226069

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226069

UNIVERSAL
LIBRARY

اِیقاظُ الرقُود

باَھُوَالِ الیوُمِ الموعُود

طُبِعَ فی المطبعِ مُفِید عام الکائِن
فی بلدۃ اکره سنه ۱۳۰۵
الھجریّۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق واحیا وحکم علی خلقه بالموت والفنا والبعث الی دار الجزاء
والفصل لی دار القضا التجزی کل نفس بما تسعی والصلوٰۃ والسلام علی خیر
خلقه محمد من رضی بقضاء ربه فکان له منه الرضا وعلی آله وصحبه الصابرین علی
مُرّ القدر والقضا **امابعد** اثناء مطالعۂ مختصر تذکرۂ امام محمد بن احمد ابی بکر خزرجی
انصاری اندلسی قرطبی رضی اللہ عنہ مین جسکو شیخ عبدالوہاب شعرانی رح نے کمال اتقان
کے ساتھہ انتخاب کیا ہے دلمین آیا کہ مضامین اہوال موقف کو نفخۂ اولی سے تا دخول
نصف یا اکثر امت محمدیہ کے جنت مین جدا کرکے لکھنا چاہیئے تاکہ جو لوگ زبان عرب سے واقف
نہین ہین انکو بھی وقائع ان مواقف پر وقوف حاصل ہو اور شاید وہ اللہ تعالی سے
جسکے سوا اوس دن کسیکا ملک نہوگا ڈر کر اپنی نجات کے درپے ہون اور مرنے سی پہلے

زاد راہ سفر آخرت کا درست کرین مینے اسیکہ اوس منتخب سے بھی اختصار اختیار کیا ہے اور احادیث صحیحہ پر بعد زیادت مناسب کے اقتصار کرنا پسند رکھا *

مقدمہ بیانمین نفخۂ اولیٰ ونفخۂ اُخریٰ کے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ ثم نفخ فیہ اخری فاذا ہم قیام ینظرون یعنی جب صور پھنکیگا تو ساری مخلوق آسمان وزمین کی بیہوش ہوجائیگی مگر جسکو اللہ چاہے کہ وہ بیہوش نہوگا پھر دوسری نفخ مین سب لوگ کھڑے ہوکر دیکھنے لگین گے بعض نے کہا مستثنیٰ انبیاء ہین اور بعض نے کہا شہداء قرطبی نے کہا صحیح یہ ہے کہ تعین استثناء مین کوئی خبر صحیح نہین آئی ہے اگرچہ احتمال ان سب کا ہے **ف** صحیحین مین ابوہریرہ سے رفعاً آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن قیامت کے زمین کو مٹھی مین لیگا اور آسمان کو داہنے ہاتھہ مین لپیٹے گا پھر فرمائیگا انا الملک این ملوک الارض یعنی مین ہون مالک زمین کا زمین کے بادشاہ کہان ہین مسلم کا لفظ ابن عمر سے یہ ہے انا الملک این الجبارون این المتکبرون ابن مسعود کہتے ہین ایک عالم یہود کا پاس حضرت کے آیا اور کہا اے محمد اللہ آسمانون کو دن قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینون کو ایک انگلی پر اور پہاڑون اور درختون کو ایک انگلی پر اور پانی ومٹی کو ایک انگلی پر اور تمام خلق کو ایک انگلی پر تھام کر ہلائیگا پھر کہے گا انا الملک انا اللہ حضرت نے اوس عالم کے اس قول سے تعجب کیا اور بطور اوسکی تصدیق کے ہنسے پھر یہ آیت پڑھی وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ والسموات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون متفق علیہ دوسری روایت مین یون ہے انا اللہ انا الملک

لمن الملک الیوم مین ہون معبود و بادشاہ آج کے دن کسکا ملک ہے آئے بتائے کوئی کچھہ
جواب نہ دیگا پھر خود ہی اپنے نفس مقدس کو یہ جواب دیگا للہ الواحد القہار یعنی اللہ واحد
قہار کا ملک ہے ابن مسعود نے کہا بلکہ یہ جواب بندے دینگے علما کہتے ہین جسوقت یہ ارشاد
ہوگا لمن الملک الیوم اوسدم زمانہ دنیا کا منقطع ہوجائیگا اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت
مین ومن ورائہم برزخ کیونکہ یہی برزخ درمیان موت وبعث کے اوٹھہ بعد اس برزخ
کے وہی نشر وحشر ہوگا ف صور ایک قرن ہے نور کا اوسمین ساری خلایق کی روحین ہین جتنی
روحین ہونگی اوتنے ہی اوسمین سوراخ ہونگے نفخ اول مین سبکے سب مرجائینگے دوسرے نفخ مین
سبکے سب جی اوٹھینگے یہانتک کہ جس سقط مین جان پڑی ہوگی وہ بہی اوٹھہ کہڑا ہوگا ابن عمرو
نے رفعًا کہا ہے الصور قرن ینفخ فیہ رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی ابن عباس نے تفسیر
فاذا نقر فی الناقور مین کہا ہے کہ مراد ناقور سے صور ہے اور راجفہ سے نفخۂ اولی اور رادفہ سے نفخۂ ثانیہ
رواہ البخاری حضرت نے جب یہ فرمایا کہ مجہے چین کیونکر ہو صاحب صور تو قرن کو منہہ مین لئے ہوئے
اذن پر کان لگائے کہڑا ہے کہ کب حکم پہونکنے کا ہو کہ مین پہونکون تو یہ بات صحابہ پر گران گزری فرمایا حسبنا
اللہ ونعم الوکیل کہو رواہ الترمذی عن ابی سعید الخدری حدیث مین آیا ہے لوگو کے بدن جو شکم
مین درندون کے یا ہوا مین یا شکم مین ماہی کے یا زیر زمین یا آگ مین یا پانی مین یا دہوپ مین متفرق
ہوگئے ہین اللہ تعالی ان سبکو اوسدن جمع کریگا اور ارواح کو صور مین بہر کر حکم پہونکنے کا دیگا ہر روح باذن خدا
اپنے بدن مین جائیگی جمع کرنا بدن کا یون ہوگا کہ عرش کے نیچے سے پانی برسیگا اوس سے گوشت پوست
بنجائیگا اور ایک نیا آسمان وزمین ہوگا جسمین لوگ اللہ کے لئے ظاہر ہونگے وہ زمین ہموار ہوگی نہ اونچی
نہ نیچی سبسے پہلے ہمارے حضرت صلعم قبر سے اوٹہینگے لوگ اوسدن جوان سی وسہ سالہ ہونگے زبان سریانی
ہوگی موقف مین ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ آکر ستر برس تک کہڑے رہینگے اللہ تعالی طرف اونکی نظر نکریگا او

نہ چھہ حکم دیگا تب وہ روئینگے اور پسینے سے ایک لگام سی لگجائیگی کہینگے کوئی ہی جو ہماری شفاعت سامنے رب کے کرے
ابو رزین عقیلی کہتے ہین مینے کہا اے رسول خدا اللہ جو اعادہ خلق کا کریگا اسکی نشانی خلق مین کیا ہے فرمایا
کیا تیرا گذر تیری قوم کے وادی مین نہین ہوا ہے جب کہ وہ خشک تھا پہر دوبارہ گزر مین تونے
اوسکو لہراتا ہرا بھرا پایا مینے کہا ہان فرمایا یہ نشانی ہے اللہ کی خلق مین کذلک یحیی اللہ الموتی
رواہ رزین ابو سعید کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے ذکر صاحب صور کا کیا اور فرمایا کہ داہنی طرف
اوسکے جبرئیل اور بائین طرف میکائیل ہونگے رواہ رزین +

باب اس بیان مین کہ ہر بندہ اوسی حالت پر اوٹھیگا جسپر وہ مرا ہے

صحیح مسلم مین رفعاً آیا ہے کہ ہر بندہ اوسی کیفیت پر اوٹھیگا جسپر مرا ہے بخاری کا لفظ یہ ہے
کہ جب کسی قوم پر عذاب آتا ہے تو وہ سب کو پہنچتا ہے پھر لوگ اپنی اپنی نیتون پر اوٹھینگے ابن عمرو
سے فرمایا تھا علی ای حال قاتلت او قتلت بعثک اللہ بتلک الحالۃ رواہ ابوداؤد
یعنی جس حالت پر تو لڑیگا یا مارا جائیگا اوسی حالت پر اللہ تجھکو اوٹھائیگا یعنی اگر تو حالت صبر
واحتساب پر مرا تو اوسیطرح اور اگر حالت ریا و مکاثرت پر مرا تو اوسطرح مبعوث ہوگا۔ ایک
حدیث مین آیا ہے کہ جو مست مرتا ہے وہ ملک الموت کو اور منکر و نکیر کو اوسی حالت مستی مین دیکھتا
ہے اور قیامت مین بھی مست اوٹھیگا اور ایک خندق مین جو درمیان جہنم کے ہے اور اوس کا
نام سکران ہے جا گریگا اوس خندق مین پانی داہو بہتا ہے وہی اوسکا کھانا پینا ہوگا مصرعہ
چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد + صحیح مسلم مین قصہ ایک شخص محرم کا آیا ہے کہ وہ ناقہ پر
سے گر کر مر گیا تھا فرمایا اسکو پانی اور بیر سے نہلا کر اسی کے دو نون کپڑون مین کفن کردو اور

نہ ملو اور نہ سر چھپاؤ یہ دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا جابر کہتے تے اذان ولبیک کہنیوالے
اپنی اپنی قبرون سے اذان دیتے ہوئے اور لبیک پکارتے ہوئے اوٹھینگے حدیث مرفوع
مین آیا ہے نہین ہے لاالہ الا اللہ والون پر کچھہ وحشت وقت موت کے اور نہ قبر مین اور نہ نشر
مین گویا مین اونکو دیکھتا ہون کہ اپنے سرون سے خاک جھاڑتے اور کہتے ہین الحمد للہ الذی
اذھب عنا الحزن مین کہتا ہون مراد وہ لوگ ہین جو مطابق اس کلمۂ طیبہ کے عقیدہ وعمل
رکہتے ہین نہ نری زبان سے کہنے والے اور تارک عمل مسلم وابن ماجہ مین آیا ہے کہ عورت نائحہ قبر سے
گرد آلودہ میلی کچیلی نکلے گی لعنت کی چادر اور آگ کا پیرہن ہوگا سر پر ہاتھہ رکھے ہوئے یا ویلاہ
کہتی ہوگی دوسری روایت مین آیا ہے کہ نوحہ کرنے والیان کتون کیطرح بھونکتی ہونگی حکم ہوگا
کہ انکو آگ مین لیجاؤ قال تعالی الذین یاکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم
الذی یتخبطہ الشیطان من المس یعنی سود کھانے والا پاگل اور خبطی سڑی کی طرح
مبعوث ہوگا ابن عباس ومجاہد نے کہا ہے ہمراہ رباخوار کے ایک شیطان ہوگا جو اسکا گلا گھونٹتا ہوگا
بعض علما نے کہا ہے رباخوار کا پیٹ بھاری ہوجائیگا بہ سبب گرانی شکم کے گر گر پڑیگا یہ علامت
ہوگی آکل ربا کی جس سے وہ محشر مین پہچانا جائیگا نسال اللہ العافیۃ من کل اثم آمین

باب بیان مین اوٹھنے رسول خدا صلعم کے قبر شریف سے

عائشہ کہتی ہین کہ کعب احبار نے ذکر کیا کہ ہر صبح وشام ستر ہزار فرشتے حضرت کی قبر پر آتے جاتے
اور درود پڑہتے ہین جسدن حضرت قبر سے اوٹھینگے اوسدن وہ آپکو گھیرے ہوئے ہون گے
توقیر کے ساتھہ ابن عمر نے کہا ہے ایکدن حضرت باہر آئے داہنا ہاتھہ ابوبکر پر اور بایان ہاتھہ
عمر پر تہا فرمایا ھکذا نبعث یوم القیامۃ اللہ تعالی ہمکو زمرۂ نبوی مین حشر کرے آمین

یہ دلیل ہے کمال اتحاد پر ساتھہ شیخین رضی اللہ عنہما کے ٥

بہار عمر ملاقات دوستاداران است	چہ حظ برد خضر از عمر جاودان تنہا

باب ۳۰ دن رات اور جمعہ مبعوث ہوگا

بسند صحیح سے رفعًا آیا ہے کہ اللہ تعالی ایام و لیالی کو اونکی ہیئت پر اوٹھائیگا اور جمعہ کے دن کو درخشان و لمعان مبعوث کرے گا اہل جمعہ اوسکو گھیرے ہوئے ہونگے جسطرح کہ کوئی دولھن طرف شوہر کریم کے بھیجی جاتی ہے وہ لوگ جمعہ کی روشنی مین چلینگے برف کی طرح سفید مشک کی طرح خوشبودار ہونگے کافورون کے پہاڑون کو پامال کرینگے ثقلین اونکو دیکھین گے اور تعجب کرینگے وہ اس رفتار سے جنت مین جائین گے سوا موذنین محتسبین کے کوئی اون مین مخالط نہوگا ابو عمران جونی کہتے تھے شب ہر رات یہ ندا کرتی ہے کہ جتنی خیر تمسے مجھہ مین بن سکے وہ کر لو کہ مین پھر قیامت تک تمہارے پاس پھر کر نہ آؤنگی ع چنان روسیم کہ دیگر بگرد ما نرسی *

باب ۳۱ مومن جب قبر سے اوٹھیگا تو دو فرشتے آگے بڑھکر اوسکو لین گے

ثابت بنانی کہتے ہین ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ بندۂ مومن جب قبر سے اوٹھیگا تو وہ دو فرشتے جو دنیا مین اوسکے ساتھہ رہتے تھے آگے بڑھکر اوسکو لین گے اور یہ بات کہین گے تو خوف نکر غمزدہ نہو تجھکو اوس جنت کی خوشی ہو جسکا وعدہ تجھسے کیا جاتا تھا پھر یہ آیت پڑھی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا

وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون عمرو بن قیس نے کہا ہے مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ مومن جب اپنی قبر سے نکلیگا تو اوسکا عمل صالح اچھی صورت پاکیزہ خوشبو مین اوسکے سامنے آئیگا اور کہیگا تو مجھے پہچانتا ہے وہ کہیگا نہین مگر اتنی بات ہے کہ اللہ نے تیری خوشبو پاکیزہ اور تیری صورت اچھی بنائی ہے وہ کہیگا مین دنیا مین بھی اسیطرح پر تہا مین تیرا عمل صالح ہون مدت تک مین تجھپر سوار رہا اب تو مجھپر سوار ہو پھر یہ آیت پڑہی یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا اسیطرح کافر کا استقبال اوسکا عمل قبیح کرتا ہے بُری صورت بدبودار ہوکر اور کہتا ہے تو مجھے پہچانتا ہے وہ کہتا ہے نہین مگر اللہ نے تیری صورت بد اور تیری بو خراب بنائی ہے وہ کہتا ہے مین دنیا مین بھی ایسا ہی تھا مین تیرا عمل بد ہون مدت تک تو دنیا مین مجھپر سوار رہا آج کے دن مین تجھپر سوار ہونگا پھر یہ آیت پڑہی وھم یحملون اوزارھم علی ظھورھم الاساء ما یزرون ہم اللہ سے سائل عافیت ہین واسطے اپنے اور جمیع مومنین کے جو اُس یوم عظیم مین حاضر ہون گے +

باب۵ لوگ اوسدن جبکہ آسمان وزمین بدلجائیگا کہان ہون گے

عائشہ نے کہا مین نے حضرت سے پوچھا تہا یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات کہ اوسدن لوگ کہان ہونگے فرمایا پل صراط پر روا ہ مسلم دوسرا لفظ مسلم کا یہ ہے کہ ایک عالم یہود کا پاس حضرت کے آیا کہا اسے محمد جسدن آسمان وزمین مبدل ہون گے لوگ کہان جائینگے فرمایا اندہیرے مین اس طرف پُلصراط کے ہونگے ترمذی مین آیا ہی کہ کسی اور نے بھی حضرت سے یہی سوال کیا تھا فرمایا صراط پر ہون گے نسأل اللہ اللطف بنا

فی ذلک الیوم مین کہتا ہون مراد تبدیل سے تغیر ہے یہ تغیر کبھی ذات مین ہوتا ہے جیسے درہم
کو دینار سے بدلنا اور کبھی صفت مین جسطرح حلقہ کو خاتم بنانا اسجگہہ یا تو تبدل صفت مراد ہے
کہ زمین صاف و ہموار ہوگی نہ درخت ہوگا نہ پہاڑ نہ دریا اور آسمان سورج چاند تارون سے خالی
ہوگا یا مراد تبدل ذات ہے کہ دوسرا آسمان اور زمین ہوگا ابن سعود نے کہا ہے لوگ سفید زمین
پر محشور ہون گے جسپر کسی نے کوئی خطا نہ کی ہوگی سوال عائشہ سے ہے کہ اوسدن لوگ کہان
ہونگے تبدل ذات کا معلوم ہوتا ہے حدیث سہل بن سعد مین فرمایا ہے یحشر الناس یوم
القیامة علی ارض بیضاء عفراء کقرصة النقی لیس فیہا علم لاحد متفق علیہ
یعنی حشر لوگون کا ایک سفید بھوری زمین پر ہوگا جیسے چپاتی سفید میدے کی کوئی نشان وہان
کسی کا نہوگا اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ چاند سورج دن قیامت کے لپیٹ رکھے جاوینگے
رواہ البخاری +

باب بیان مین حشر کے

حشر کہتے ہین جمع کرنے کو مراد حشر سے اسجگہہ جمع ہونا لوگون کا ہے زمین شام مین جسطرح اس آیت
مین اشارہ فرمایا ہے ھو الذی اخرج الذین کفروا من اھل الکتاب من دیارھم لاول الحشر
قالہ ابن عباس حضرت نے اہل کتاب سے کہا تھا یہان سے نکلجاؤ کہا کدہر فرمایا طرف زمین محشر کے
حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہے لوگ تین طرح پر محشور ہونگے راغب راہب کسی اونٹ پر دو اور کسی
پر تین اور کسی پر چار اور کسی پر دس باقی رہے سہون کو آگ جمع کرے گی دوپہر اور صبح و شام
کو جہان وہ ٹھیرینگے آگ بہی وہین ٹھیرے گی متفق علیہ قاضی عیاض نے کہا ہے یہ حشر
دنیا مین قبل قیام ساعت کے ہوگا اور یہ آخر اشراط قیامت ہے قرطبی نے کہا یہی اظہر ہے خطابی نے

کہا یہ حشر زندہ لوگون کا طرف شام کے پہلے قایم ہونے ساعت سے ہوگا اور جو حشر بعد بعث کے ہوگا وہ برخلاف اسکے ہوگا وہان سواری نہوگی جسطرح کہ حدیث ابن عباس مین رفعاً آیا ہے انکم تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا الحدیث متفق علیہ لیکن تورپشتی کہتے ہین حمل کرنا اس حشر کا بعد الموت پر اشبہ ہے پھر کئی وجوہ سے اس احتمال کو قوت دی ہے ابن عباس نے کہا ہے یہ حشر آخرت مین ہوگا اور وہ شتر نجائب جنت سے آئین گے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے حشر لوگون کا دن قیامت کو تین طرح پر ہوگا ایک لوگ پیادہ ہون گے دوسرے سوار تیسرے منہ کے بل چلینگے کہا اے رسول خدا منہ کے بل کسطرح چلینگے فرمایا جسنے اونکو پاؤن پر چلایا ہے اوسکو یہ قدرت بھی ہے کہ منہ کے بل چلاے سُن لو وہ اپنے منہ کو ہر اونچی جگہ اور کانٹے سے بچائین گے رواہ الترمذی دوسری حدیث یون ہے محشور ہونگے لوگ دن قیامت کو سب سے زیادہ بھوکے پیاسے ننگے سخت تکلیف مین پھر جسنے اللہ کے لئے کھلایا یا پلایا یا پہنایا یا کوئی عمل کیا ہوگا تو اللہ بھی اوسکو کھلائے پلائے پہنائیگا اور کفایت کرے گا معاذ بن جبل نے حضرت سے پوچھا تھا کہ مطلب اس آیت کا کیا ہے یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا فرمایا تونے بڑی بات پوچھی میری امت دس گروہ ہوکر محشور ہوگی الگ الگ اللہ اونکو اور مسلمانون سے جدا رکھیگا اور اونکی صورتین بدل دے گا کوئی بندر کوئی سور کوئی سرنگون اور پاؤن سر پر منہ کے بل چلتا کوئی اندھا کوئی گونگا پھر کسی کی زبان سینہ پر پڑی ہوگی وہ اوسکو چابتا ہوگا اور اوسمین سے پیپ جاری ہوگی جس سے لوگ گھن کرینگے کوئی مردار سے زیادہ بدبودار کوئی قطران کا کرتہ پہنے کوئی دست و پا بریدہ کوئی آگ کی سولی پر چڑھا ہوا الحاصل چغلخورون کی صورت بندر کی سی ہوگی اور حرام خوارون کی سور کیطرح اور سود خوار سرنگون اور حکم مین جور کرنیوالے اندھے اور اپنے عمل پر اترانے والے گونگے بہرے

اور زبان چبانے والے وہ واعظ ہون گے جنکا فعل مخالف اونکے قول کے تھا اور دست وپا بریدہ وہ جو ہمسایونکو ستاتے تھے سولی پر وہ جو لوگون کی برائی سامنے بادشاہون کے کرتے تھے مردار سے زیادہ بدبودار وہ جو شہوات و لذات سے مزہ اوٹھاتے تھے اور اللہ کا حق اپنے مال مین سے ندیتے قطران کا کرتہ پہنے ہوئے وہ جو کبر و فخر و خیلا رکھتے تھے انتہی اس حدیث کی تخریج شعرانی رح نے ذکر نہین کی لکن مضمون اس حدیث کا متفرق طور پر اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے ف غزالی نے کتاب کشف علوم الآخرہ مین کہا ہے کہ زنا و لواطت کرنے والون کی شرمگاہین دن قیامت کے بہت بڑی ہو جائینگی اونسے پیپ بہیگا جس سے ہمسائے اونکے ایذا پائین گے یہ بھی کہا ہے کہ عود والے کے گلے مین عود لٹکتا ہوگا اور گانیوالا باجا لیئے ہوئے اور شرابی کی گردن مین صراحی اور ہاتھ مین پیالہ شراب کا ہوگا بو اوسکی مردار سے زیادہ بدتر ہوگی اسیطرح جب قبر سے نکلین گے تو ہر کوئی اپنی اوسی صورت پر ہوگا جسپر کہ وہ مرا تھا کوئی ننگا کوئی کھلا کوئی کالا کوئی سفید کسیکا نور مانند چراغ کے کسیکا سورج کی طرح نسأل اللہ ان یلطف بنا فی ذلک الیوم العظیم مین کہتا ہون اس سے معلوم ہوا کہ جسطرح دنیا مین حالات لوگون کے مختلف ہوتے ہین اور ہر نیک و بد کی صورت اور وضع جداگانہ ہوتی ہے اور ہر شخص اپنے شوق کی چیز کے ساتھ متلبس و متلوث ہوتا ہے اسیطرح وقت بعث کے قبور سے اور میدان حشر مین حالت ہر ایک شخص کی جداگانہ ہوگی اب ہر شخص اپنے حال و شکل کو سمجھ لے اور یاد کر رکھے کہ جو بھیس اسنے بنایا ہے اور جس روپ مین رہتا ہے یہی شکل و صورت مع آلات فسق لہو و لعب و نحوہا کے اوسدن بھی موجود ہوگی و نعوذ باللہ مما کرہ اللہ +

باب بیان مین اس آیت کے
لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ

حدیث عائشہ مین فرمایا سب حشر لوگون کا دن قیامت کے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ ہوگا پوچھا مرد وعورت سب ایک دوسرے کو دیکھینگے فرمایا اے عائشہ وہ امر اس سے زیادہ سخت تر ہوگا کہ کوئی کسی کیطرف دیکھے متفق علیہ اور پہلے یہ حدیث گزر چکی ہے کہ جسنے اللہ کے لئے کسی کو پہنایا ہوگا اللہ بھی اوسکو پہنائیگا اس بنا پر مراد ننگے بدن سے اسجگہ وہ شخص ہے جسنے دنیا مین کسی کو کپڑا نہین پہنایا بلکہ غزالی نے ایک یہ حدیث بھی لکھی ہے کہ تم مبالغہ کرو کفن مین مردون کے کیونکہ میری امت اپنے کفنون مین محشور ہوگی اور باقی امتین ننگے بدن ننگے پاؤن ہونگی انتہی لیکن سند وتخریج اس حدیث کی معلوم نہین ہوئی اللہ کی تشریف سے نسبت اس امت کے یہ بات کچھ دور نہین ہے واللہ اعلم بالصواب ✣

باب اس بیان مین کہ بندہ عاصی ہمراہ اہل جملہ معاصی کے کھڑا ہوگا

عبدالرحمن اعرج کہتے ہین ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ جس شخص نے چند معاصی کئے ہین وہ ہمراہ اون معاصی والون کے کھڑا ہوگا جب کہ یہ ندا کیجاویگی کہ اے فلان گناہ والو کھڑے ہوجاؤ اوسدم کسی بندہ کو یہ طاقت نہوگی کہ وہ تخلف کرے ہائے یہ نضیحت اوسدن ہمسے لوگونکی ہوگی اور لوگ ہماری طرف نظر کرتے ہونگے اور ہم ہمراہ ہر معصیت والے کے کھڑے ہون گے انتہی رواہ ابو نعیم مین کہتا ہون دل کے گناہ ۶۰ ہین اور اعضا کے چارسو ایک جنسے سب یا بعض

انھین سے کیئے ہین اور اوسکو توبہ نصوح نصیب نہین ہوئی ہے وہ اوسی ہی مرتبہ ہمراہ
ہر قسم کے گنہگار کے استادہ ہوگا اس سے بڑھکر اور کیا رسوائی ہے **حکایت** ابوحازم
کہتے ہین ایک دن مین پاس اعرج کے گیا کیا دیکھتا ہون کہ وہ اپنے نفس سے کہہ رہے ہین
کہ تیرا حال یوم التناد مین کیا ہوگا جسدن کہ منادی یہ ندا کریگا کہ اے فلان فلان خطاوالو
اوٹھہ کھڑے ہو تو اونکے ساتھ اوٹھہ کھڑا ہوگا پڑتا ہوگی کہ اے فلان فلان قصور والو اوٹھہ کھڑے
ہو تو پھر اونکے ہمراہ قیام کریگا مین دیکھتا ہون کہ تو یہی چاہتا ہے کہ ہر گروہ اہل خطا و معصیت
کے ساتھہ کھڑا ہووے نسأل اللہ من فضلہ ان یسترفضا ئحنا یوم تبلی السرائر
وتظہر الضمائر امین مین کہتا ہون یہ قیاس اہل علم کا نہایت جلی و واضح ہے اسی قیاس
پر اہل طاعت کے حال کو بھی قیاس کرنا چاہیئے کہ جسنے چند طاعات کئے ہونگے وہ ہمراہ ہر اہل
طاعت کے وقت ندا کے قیام کریگا زہے سعادت بلکہ حدیث ابوہریرہؓ مین دلالت واضحہ
ہے اس مدعا پر وہ رفعہً کہتے ہین من انفق زوجین من شی من الاشیاء فی سبیل اللہ
دعی من ابواب یعنی الجنۃ یا عبد اللہ ہذا خیر فمن کان من اہل الصلوۃ دعی من
باب الصلوۃ ومن کان من اہل الجہاد دعی من باب الجہاد ومن کان من اہل
الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن کان من اہل الصیام دعی من باب الصیام
باب الریان فقال ابوبکر ما علی ہذا الذی یدعی من تلک الابواب من ضرورۃ فقال ہل
یدعی منہا کلہا احد یا رسول اللہ فقال نعم وارجوان تکون منہم یا ابا بکر
رواہ البخاری واللفظ لہ

باب ۹ بیان مین اہوال و شدائد موقف کے

بعض آثار مین آیا ہے کہ پہلے جن وانس برہنہ تن ذلیل خوار محشور ہونگے پھر وحوش پھر شیاطین

پھر آسمان کے تارے بکھر جائینگے سورج چاند کی چمک جاتی رہیگی آسمان پھٹ جائیگا عجب
طرح کا ہول اوسکے پھٹنے کا خلایق کے کانون مین آئیگا پھر فرشتے رب کی تقدیس کرتے ہوئے زمین
پر اوترینگے اونکی شدت عظم اجسام و ہول آواز سے ساری خلق گھبرا اوٹھیگی کہ کہین یہ حکم
نہو کہ وہ ہمکو پکڑ کر آگ مین جھونکدین حالانکہ وہ خود اوسدن کے ہول سے ذلیل و خاضع و
سرنگون ہونگے اسیطرح ہر آسمان کے فرشتے تا فلک ہفتم اوتر کر گرد خلایق کے صف باندہکر
کھڑے ہونگے ہفت آسمان و ہفت زمین کے خلق کا مجمع ہوگا اولین و آخرین یکجا فراہم ہونگے
گرمی سورج کی بقدر حرارت دہ سال کے بڑہ جائیگی آفتاب ایک یا دو کمان کے فاصلہ پر آجائیگا
سوا عرش کے کہین سایہ نہوگا لوگ دہوپ مین پکنے لگین گے ازدحام خلق اور شدت تشنگی
سے دم نکلنے لگیگا پسینا موسلا دہار ہوگا حدیث مقداد مین فرمایا ہے نزدیک کیا جائیگا سورج دن
قیامت کے خلق سے یہانتک کہ مقدار ایک میل پر ہوگا لوگ بقدر اپنے عمل کے عرق مین غرق
ہونگے کسی کے ٹخنے تک اور کسی کی کمر تک اور کسی کی کولے تک اور کسی کو لگام سی لگ جائیگی
اور ہاتھ سے طرف منھہ کے اشارہ فرمایا رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے لوگ دن قیامت
کے اتنا پسینا کرینگے کہ ستر گز زمین تک بھیگا اور لگام کی طرح ہو کر کانون تک پہنچیگا متفق علیہ
ضحاک کہتے ہین اسدن قیامت کے حکم دے گا آسمان دنیا کو وہ پھٹ جائیگا ملائکہ اوسکے کنارون
پر ہونگے پھر حکم مین پر اوترنے کا فرمائیگا وہ اوتر کر احاطہ زمین کا مع اہل ارض کرینگے اسیطرح جب
ساتون آسمان کے فرشتے آچکین گے تب ملک اعلی اپنی بہار و جمال و ملک کے ساتھہ اوترے گا
اور بائین جانب دوزخ ہوگی لوگ اوسکی آواز و چیخ سنین گے جسطرف اقطار ارض سے جائینگے
اوسیطرف صفوف ملائکہ کو کھڑا پائینگے نسأل اللہ اللطف بنا ف غزالی رح نے کہا ہے اوسدن
جن سعادتمندون کے بچے مرگئے ہون گے وہ جنت کے کوزون مین ٹھنڈا پانی بھر کر اپنے والدین

کو پلائینگے **حکایت** ایک صالح نے خواب مین دیکھا کہ گویا قیامت قایم ہوئی ہے اور وہ موقف مین پیاسا کھڑا ہے اور چھوٹے بچے لوگون کو پانی پلا رہے ہین اسنے کہا ایک گھونٹ مجھے بھی دو ایک بچہ بولا تیرا کوئی بچہ ہم مین ہے کہا نہین کہا تو پھر تیرا حصہ ہمارے پاس اس پانی مین نہین ہے اسیطرح اہل صدقات سایہ مین اپنے صدقون کے ہون گے اونکو گرمی سورج کی ستائیگی غزالی کہتے ہین جب عرش آئیگا اور آسمان و زمین بدلجائیگا تو اوسدم لوگ سرنگون اور ساری خلق ترسان لرزان ہوجائیگی وترعب اجساد الانبیاء والمرسلین ویکثر خوف العلماء العاملین وتفزع الاولیاء والصدیقون والشھداء والصالحون من عذاب اللہ انتہی مین کہتا ہون اوسجگہ اوسدم گور پرستون پیر پرستون شہید پرستون اولیاء پرستون کو حقیقت اپنی پرستش و اعتقاد ناجایز و عبادت غیر اللہ کی کھلجائیگی ابھی تو امید مین شفاعت اولیاء کے آنکھین دلکی بند ہین سعدی نے کہا ہے **ع**

	دراندم کہ از فعل پرسند و قول		اُلوالعزم را تن بلرزد ز ہول	
	بجائے کہ دہشت خورند انبیاء		تو عذر گنہ را چہ داری بیا	

ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے کہ جبرئیل نے حضرت کو قیامت کے دن سے ڈرایا اور خوب سا رولایا حضرت نے فرمایا اے جبرئیل کیا اللہ نے میرے اگلے پچھلے گناہ نہین بخشدیے ہین کہا ہان لتشھدن یا محمد من ھول ذلک الیوم ماینسیک المغفرۃ انتہی یعنی اے رسول خدا تم اوسدن کا ہول ایسا دیکھوگے جو تمکو تمہاری مغفرت بھلا دے گا بالجملہ وہ دن ایسا ہوگا کہ سورج ملکور نجوم منکدر آسمان منفطر ہوگا سموات کے چھلکے اوترجائینگے فرشتے نازل ہونگے خلایق چالیس سال سے تین سو برس تک پاؤن پر کھڑی رہیگی ورے پلصراط کے ایک اندھیرا ہوگا جس کو جسر کہتے ہین اوس ظلمت مین ٹھیری رہیگی **ف** علی خواص کہتے ہین انما تعظم الاھوال

علی العبد یوم القیامۃ لاجل تفریطہ فی عمل الخیرات ھنا انتھی یعنی عظمت ہول قیامت کی بندے پر بسبب کوتاہی کرنے کے عمل خیر مین اسجگہہ پر ہوگی امام غزالی نے کہا ہے من سلم من الجھل والغرور علم ان تعب العرق فی تحمل مصائب الدنیا اھون امرا واقصر زمانا من عرق الکرب والانتظار یوم القیامۃ انتھی یعنی اسجگہہ کا تعب وہان کے تعب سے کہین زیادہ تر ہوگا اور کم مدت ہے ابو حازم رح نے فرمایا ہے اگر کوئی منادی آسمان پر سے ندا کرے کہ فلان بن فلان اہوال یوم قیامت سے امن مین ہے تو بھی اوس شخص پر واجب ہے کہ اوسکو ڈر آگ مین جانیکا لگا رہے مین کہتا ہون کہ یہ وہ اقوال ہین جنسے جڑ شرک خفی کی کٹ جاتی ہے اسلئے کہ ایک جہان سفارش پر پیر وشیخ کے متوکل ہوکر حق توحید سے باز رہا ہے حالانکہ وہان انبیاء اولیا مارے ڈر کے دم بخود ہونگے چنانچہ حدیث طویل شفاعت جسمین ذکر درخواست شفاعت کا آدم علیہ السلام سے لیکر تا خاتم آیا ہے دلیل صریح ہے خوف انبیاء پر ہر پیغمبر شفیع ہونے سے جان چرائیگا پھر اولیا کی کیا ہستی ہے کہ وہ اپنے مریدون کو بسبب اپنی عزت ووجاہت کے عذاب وعقاب سے بچالین ہان اللہ تعالی جسکا بخشنا چاہیگا اوسکے لئے کوئی شفیع پیغمبر یا ولی یا شہید یا عالم یا حافظ یا قاری یا طفل صغیر کھڑا کردیگا وہ اوس کی سفارش کرکے نجات دلوائیگا لیکن یہ بات کسی کو معلوم نہین ہے کہ خاص اوسکا بخشنا اللہ کو منظور ہے یا نہین اور اوسکے لئے شفیع کو اذن ملیگا یا نہین اگرچہ ہر بندہ کو اللہ سے امید مغفرت ہی کی رکھنا چاہیے اور انشاء اللہ تعالی ایسا ہی ہوگا کہ مومنین صادقین ومسلمین متبعین بخشے جاوینگے حضرت نے فرمادیا ہے کہ مین اون اہل کبائر کی شفاعت کرونگا جنہون نے کسی چیز کو اللہ کا شریک نہ کیا ہوگا یعنی ظاہرا وباطنا سرا وعلانیۃ اس قید سے وہ مومن نکلگئے جو جامع ہین درمیان شرک وایمان کے **کما قال تعالی** ومایؤمن اکثرھم باللہ الا وھم

مشرکون اس آیت شریف کے مصداق یہ سارے گورپرست پیرپرست رائے پرست امام پرست شہید پرست جن پرست طاغوت پرست جبت پرست ونحوہم ہوسکتے ہین اللھم احفظنا **ف** علما نے کہا ہے اوسدن جو پسینا شدت گرمی آفتاب سے عارض خلایق ہوگا وہ باوجود کثرت عرق کے اوس عارق سے اتنا بھی تجاوز نکرے گا کہ جو شخص اوسکے پہلو مین ہے اوسکو بھی لگے جسطرح کہ اوسدن کوئی شخص کسیکی روشنی مین نہ چل سکیگا کیونکہ ہر شخص کا نور بقدر اوسکے عمل خیر کے ہوگا یہ ایک اللہ کی قدرت ہوگی ضمن آیات قیامت مین اسکی نظیر دنیا مین یہ ہے کہ مومن اپنے نور ایمان کے ساتھ چلتا ہے اور کافر اپنی ظلمت کفر مین پھر یہ دونون راہ مین ساتھ ساتھ ہوتے ہین لکن کچھ بھی اسکے نور مین سے اوسکو نہین پہنچتا اور نہ اوس کی ظلمت اسکو لگتی ہے اسیطرح بصیر ہمراہ نابینا کے ملکر چلتا ہے اسکا نور بصر کچھ بھی اوسکو نہین لگتا فافہم رہی یہ بات کہ یہ پسینا کسلیئے ہوگا سو وجہ اوسکی یہ ہے کہ دنیا مین اوسنے واسطے رضی الٰہی کے نہ جہاد کیا تھا نہ حج بجا لایا تھا نہ روزہ رکھا تھا نہ قیام کیا تھا نہ کسی مسلمان کے کام مین چلا پھرا تھا اور نہ کوئی چاہ نہر واسطے مصالح عباد کے کھودا تھا ونحو ذلک اسلیئے اللہ اوسدن موافق قیامت مین بواسطہ حیا و خجل و خوف و وجل کے استخراج اس عرق کا کریگا ؂

تردامن آگیا جو مین روزحساب مین	۵	کہنے لگے نہا ڈالا سے آفتاب مین	

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی اس بات سے خوش ہو کہ قیامت کا دن آنکھ سے دیکھ لے تو وہ اذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت پڑھے رواہ احمد والترمذی یہ اسلیئے کہ ان سورتونمین ساری کیفیت اس جہان کے درہم برہم ہونے کی مذکور ہے ؂

باب وہ کون چیز ہے جو بندہ کو اہوال قیامت سے نجات اور کرب موقف سے تخفیف دے

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے من فرج عن مسلمٍ کربۃً فرج اللہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیامۃ الحدیث متفق علیہ یعنی جو کوئی کسی مسلمان کی کوئی تکلیف دور کر دیتا ہے تو اللہ ایک تکلیف اوسکی منجملہ تکلیفات قیامت کے دور کر دے گا دوسرا لفظ یہ ہے من نفس عن مومن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیامۃ واللہ فی عون العبد مادام العبد فی عون اخیہ ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ تھا من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ مسلم مین رفعاً آیا ہے جسکو یہ بات خوش آئے کہ اللہ اوسکو کرب روز قیامت سے نجات دے اوسکو چاہیے کہ کسی تنگدست کے ساتھ نرمی کرے یا اوسکو کچھ اپنا قرض چھوڑ دے دوسرا لفظ مسلم کا یہ ہے کہ جو شخص مہلت دیگا کسی نادار کو یا کم کر دیگا قرض اوس سے تو اللہ اوسکو اپنے سایہ مین رکھیگا انس بن مالک کہتے تھے جو شخص کسی قرضدار کو مہلت دیتا ہے تو اوسکو ہر دن نزدیک اللہ کے برابر احد کے ثواب ہوتا ہے جبتک کہ وہ مطالبہ نہین کرتا حدیث مرفوع مین آیا ہے جو کوئی کسی ننگے کو پہناتا اور کسی مسافر کو جگہہ دیتا ہے تو اللہ اوسکو ہول قیامت سے پناہ مین رکھیگا طبرانی رفعاً راوی ہین جنے اپنے بھائی کو ایک لقمہ شیرین کھلایا اللہ اوس سے تلخی موقف کو قیامت مین دور کر دے گا ابو نعیم کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بعض گناہ ایسے ہین جنکا کفارہ نماز و روزہ و حج و عمرے سے نہین ہوتا پوچھا پھر وہ کسطرح مکفر ہوتے ہین فرمایا ہموم طلب معیشت سے شعرانی فرماتے ہین فاعلموا ذلک ایہا الاخوان وحصلوا الزاد قبل یوم المعاد وافعلوا ہذہ الخصال لتخفف عنکم الاہوال

واللہ یتولی ہداکم وہو یتولی الصالحین +

باب بیانمین نامۂ اعمال وحساب وغیرہ کی

عمر بن خطاب کہتے تھے تم اپنا حساب قبل حساب کے کرلو اور واسطے عرض اکبر کے طیار رہو جاؤ
حساب اوسی شخص پر ہلکا ہوگا جو اپنا حساب دنیا مین کرے گا عطاء خراسانی رح نے کہا ہے ہمین
یہ بات پہنچی ہے کہ بندہ موحد کا حساب دن قیامت کے سامنے اوسکے پہچاننے والون کے ہوگا
تاکہ اوس پر سخت تر گذرے حدیث عائشہ مین فرمایا ہے جسکا حساب لیا جائیگا اوسکو عذاب کیا جائیگا
انھون نے کہا کیا اللہ نے یہ نہین فرمایا ہے واما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب
حسابا یسیرا فرمایا یہ حساب نہین ہے یہ تو عرض ہے جس سے حساب مین الجھاؤ کیا گیا وہ معذب
ہوگا رواہ الشیخان دوسرا لفظ عائشہ کا یون ہے قال لیس احد یحاسب یوم القیامۃ
الا ہلک قلت اولیس یقول اللہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا فقال انما ذلک
العرض ولکن من نوقش فی الحساب یہلک متفق علیہ یعنی مراد حساب یسیر سے یہ ہے
کہ بندہ کے اعمال بندہ پر عرض کردیئے جائین گے بغیر بحث وفہمید کے مناقشہ یہ ہے کہ پورا
حساب سمجھا جائے کوئی شے قلیل کثیر متروک نہو ترمذی مین رفعًا آیا ہے کہ قاضی عدل کو
دن قیامت کے حاضر لائینگے وہ شدت حساب دیکھکر یہ تمنا کرے گا کہ کاش اوسنے درمیان
دو شخصون کے بھی تمام عمر مین ایک بار کوئی حکم ندیا ہوتا دوسرا لفظ ترمذی کا رفعًا ابو ہریرہ سے
یہ ہے کہ قیامت کے دن لوگ تین بار پیش کئے جاوینگے دو بار کے عرض مین فقط جدال وعذر
ہوگا اوسوقت نامۂ اعمال ہاتھون مین اوڑینگے کوئی داہنے ہاتھ مین لیگا اور کوئی بائین ہاتھ
مین تیسری عرض ہوگی جسطرح کہ ایک روایت مین آیا ہے ورواہ احمد ایضا علما کہتے

ہین جدال خاص ہوگا ساتھ اہل اہوا کے وہ اس بات پر جھگڑینگے کہ ہمکو ہمارے رب پر عرض کرو
یہ جدل اس گمان پر ہوگا کہ وہ جدال کرکے نجات پاوینگے اور اونکی حجت قایم ہو جائیگی تو اعذر
سو وہ اسکے لئے اور اللہ کی طرفسے ہوگا خلق اپنا عذر سامنے خدا کے پیش کرے گی وہ جسکا
چاہیگا عذر قبول کرے گا اور جسکا چاہیگا رد فرمائے گا اور خود آدم و خاتم وغیرہ انبیاء علیہم السلام
سے عذر کرے گا اور اپنی حجت نزدیک اونکے اعداء پر قایم فرمائیگا پھر اون اعداء کو دوزخ مین
بھیجیگا اللہ تعالی کو یہ بات محبوب ہے کہ اوسکا عذر نزدیک انبیاء و اولیاء کے ظاہر ہو جائے
تاکہ وہ گرفتار حیرت نرہین و لہذا حدیث مین آیا ہے کہ اللہ سے زیادہ نہ کسی کو اپنی مدح محبوب ہے
اور نہ عذر اور بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ عرض سوم خاص ہے ساتھ مومنین کے اللہ اونسے تخلیہ
کرکے اونپر خلوات مین عتاب کریگا تاکہ وہ شرم سے سامنے اوسکے پانی پانی ہو جائین پھر اون کو
بخش کر اونسے راضی ہو جائیگا انتہی لمعات مین کہا ہے کہ مراد جدال سے یہ ہے کہ اپنے گناہونکو
یون دفع کرنا چاہین گے کہ رسولون نے ہمکو کوئی حکم تیرا نہین پہنچایا اور ہمارے نزدیک اون کا
صدق ثابت نہوا اور معذرت سے مراد یہ ہے کہ اپنے گناہون کا اقرار کرینگے اور سہو و نسیان
و اضطرار و مجبوری کا عذر لائینگے مگر تیسری حاضری مین اونپر حجت قایم ہوکر حق ثابت ہو جائیگا
ملائکہ اور حضرت اور امت اسلام اون انبیاء کے صدق پر گواہی دینگے فکیف اذا جئنا من
کل امۃ بشہید وجئنابک علی ھؤلاء شہیدا **حکایت** ایک سوداگر کے پاس ایک عورت
ازار خریدنے کو کھڑی ہوئی تھی اور بات چیت کرنے لگی اوس تاجر کے بشرہ کو حرکت ہوئی اسنے
خواب مین دیکھا کہ قیامت قایم ہے اور اللہ نے اس حرکت کا سوال اس سے کیا تو مارے شرم کے
گوشت اسکے چہرے کا گر پڑا مین کہتا ہون حدیث صحیح مین آیا ہے کہ زنا آنکھہ کا دیکھنا ہے اور کان
کا سننا اور ہاتھہ کا پکڑنا اور پاؤن کا چلنا پھر شرمگاہ اوسکو سچا کرے یا جھوٹا غرضکہ

مالک کو اپنے غلام کی ہر تقصیر خُرد و کلان پر مُوا خذہ کرنا پہنچتا ہے یہ اُسکا عدل ہے اور اگر مواخذہ نکرے در گزر فرما دے تو یہ اُسکا فضل ہے مگر غلام کو ہر دم آقا کا خوف ہی لگا رہنا اچھا ہے بیان زنا و لواطہ و خمر و عشق و معازف کا رسالہ تحریم الخمر و الزنا و اللواط و المعازف و العشق مین کیا گیا ہے ف کہتے ہین نامۂ اعمال اوڑنے سے پہلے نیچے عرش کے رہتے ہین دن موقف کے اللہ ایک ہوا بھیجیگا وہ اونکو اوڑا کر داہنے بائین ہاتھون مین پہنچا دے گی ہر کتاب پر یہ لکھا ہوگا اقرء کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا قالہ ابو جعفر العقیلی رفعًا عائشہ نے حضرت سے کہا تھا تم اپنے گھر والونکو دن قیامت کے یاد کروگے فرمایا تین جگہون مین کوئی کسی کو یاد نکرے گا ایک پاس ترازو کے جبتک کہ یہ جان نلے کہ اُسکی ترازو ہلکی ہوئی یا بھاری دوسری نزدیک اوڑنے نامۂ اعمال کے جبتک یہ معلوم نکرلے کہ داہنے ہاتھہ مین آئیگا یا بائین ہاتھہ مین یا پس پشت سے تیسری نزدیک صراط کے جبکہ سامنے جہنم کے رکہی جائیگی یہانتک کہ اوس سے پار ہو جائے رواہ ابو داؤد لکن حدیث انس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ان ہر سہ موطن مین بھی شفاعت کرینگے ۵

هو الحبيب الذي ترجى شفاعته	في كل هول من الاهوال مقتحم

ایک روایت ضعیف مین آیا ہے کہ سبسے پہلے جسکو نامۂ اعمال دیا جائیگا عمر بن خطاب ہین وہ صحیفہ مثل آفتاب کے درخشان ہوگا کسی نے کہا ابو بکر کدہر گئے فرمایا اونکو تو فرشتے پہلے ہی جنت مین لیگئے ہونگے حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے دن قیامت کے صحیفے مہر زدہ سامنے رب عزوجل کے لائے جائینگے اللہ تعالی فرمائیگا اسکو ڈالدو اسکو قبول کرو فرشتے عرض کرینگے قسم ہے تیری عزت کی کہ ہمنے سوا خیر کے اور کچھہ نہین دیکھا اللہ عزوجل فرمائیگا حالانکہ وہ اعلم ہے کہ یہ کام میرے غیر کے لئیے تھا اور مین آجکے دن وہی عمل قبول کرونگا جس سے میری ذات

مقصود تھی رواہ الدارقطنی یہ دلیل ہے اسپر کہ اعمال ریاکار کے مردود ہوتے ہین مسلم وترمذی مین رفعًا آیا ہے یوم ندعو کل اناس بامامھم یعنی اوسدن ہر ایک کو بلاکر اوسکی کتاب دست راست مین دیجائیگی اور اُسکا بدن ساٹھ گز ہو جائیگا اور مُنھہ سفید اور سر پر ایک تاج گوہر درخشان کا وہ اپنے یارون کے پاس جائیگا وہ اوسکو دور سے دیکھکر کہین گے اللھم ائتنا بھذا وبارک لنا فی ھذا اتنے مین وہ نزدیک اونکے آکر کہیگا او خوش ہو جاؤ تم مین سے ہر کسی کو اسیطرح کا ملیگا *

باب ۱۲ بیان مین اس آیت کے
وکل انسان الزمناہ طائرہ فی عنقہ

یعنی جسطرح گلے مین قلادہ باندھتے ہین کہ وہ شعار بدن ہوتا ہے اسیطرح ہر شخص کا عمل اوسکو لازم ہوگا ابراہیم بن ادہم کہتے تھے ہر آدمی کے گلے مین ایک قلادہ ہوتا ہے اوسمین نسخہ اوسکے اعمال کا لکھا جاتا ہے جب وہ آدمی مرجاتا ہے تو اوسکو لپیٹ رکھتے ہین جب مبعوث ہوگا تو وہ نکالا جائیگا اور اُس سے کہین گے اقرء کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا ابن عباس نے کہا ہے طائر ہر شخص کا عمل اوسکا ہے وہ قیامت کے دن نکلیگا ایک کتاب منشور ہوگی حسن بصری نے کہا ہے ہر انسان اپنی کتاب پڑھ لیگا خواہ قاری ہو یا اُمی سُدی نے کہا ہے فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا سے معلوم ہوا کہ حساب بعد کتاب دینے کے ہوگا اسلئے کہ لوگ بعد بعث کے اپنے اعمال کو یاد کرین گے قال تعالی یوم یبعثھم اللہ جمیعا فینبئھم بما عملوا احصاہ اللہ ونسوہ لہذا قبور سے نکلکر موقف مین آکر کھڑے ہون گے جبتک کہ اللہ چاہیگا پھر جب وقت حساب کا آئیگا

تو نامۂ اعمال اوڑائے جائینگے اہل سعادت کے داہنے ہاتھہ مین آوینگے اور اشقیاء کو
بائین ہاتھہ مین یا پس پشت سے ملینگے وللہ در القائل حیث قال واحسن ؎

مثل وقوفک یوم العرض عریانا	مستوحشا قلق الاحشاء حیرانا
واقرء کتابک یا عبدی علی مھل	فھل تری فیہ حرفا غیر ما کانا
لما قرأت ولم تنکر قراءتہ	اقرار من عرف الاشیاء عرفانا
نادی الجلیل خذوہ یا ملائکتی	وامضوا بعبد عصی للنار عطشانا
المشرکون غدا فی النار والتھبوا	والمومنون بدار الخلد سکانا

غزالی نے کہا ہے کہ جو شخص معاصی و شرور مین مرتا ہے اور وہ اپنے ہمسایہ درد شناس
لوگون کو ستاتا تھا اوسکا نامۂ اعمال سیاہ اور بخط سیاہ ہوگا برعکس نامۂ اعمال اہل خیر و معروف کے
کہ اونکا صحیفہ سفید بخط سفید ہوگا عاصی اپنی کتاب پڑہے گا ظاہر مین حسنات باطن مین سیئات
پاکر حسنات کو قراءت کرے گا اس گمان پر کہ نجات ملیگی آخر کتاب پر پہنچکر دیکھے گا کہ وہ ساری
حسنات مردود ہوگئی ہین اسلئے کہ اونمین اخلاص نہ تھا تب اسکا منہ سیاہ پڑجائیگا اور
حزن و خوف و قنوط من الخیر اسکو گہیرے گا پہر دوبارہ اپنی حسنات مردودہ کو پڑہکر اور بہی زیادہ
تر مھموم و مغموم ہوگا اور سیاہی چہرہ کی بڑہ جائیگی اور بعض لوگ آخر کتاب مین سئیات
کو مضاعفۃ العذاب پائینگے یہ وہ لوگ ہونگے جو اول عمر مین خیر پر تھے اور پہر متغیر و
مبدل ہوکر مرتکب فواحش کے ہوئے ابن عباس کہتے ہین جسکو نامۂ اعمال پس پشت سے
ملیگا وہ اسدن حصول سعادت سے بالکل مایوس ہو جائیگا اور جسکو پس پشت سے ملیگا اوسکا
ہاتھہ اوسکی پیٹھہ کی طرف ہوگا مجاہد نے کہا ہے یحوّل وجھہ موضع قفاہ فیقرأ کتابہ
کذلک و ایجابہم واسطے ایک امر عظیم کے بنائے گئے ہین اور ہم مین کسی ایک کو یہ معلوم

نہین ہے کہ جاتا کسطور یہ ہوگا نسأل اللہ ان یلطف بنا فی جمیع ما قدر علینا و ان
یمیتنا علی الاسلام تفسیر کریمہ یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ مین کہا ہے کہ یہ آیت
حق مین اہل سنت و اہل بدعت کے اوتری ہے امام مالک نے کہا ہے مراد روسیاہون سے
بدعتی ہین یہ وہ لوگ ہین جو ائمہ کے برخلاف اہل اہوا رتہے شعرانی فرماتے ہین فعلیکم
بملازمۃ السنۃ وتطہروا بالتوبۃ قبل الموت لعل یبیض وجوہکم باتباع السنۃ
فی الدنیا لتکون بیضاء فی الاخرۃ اللہم وفقنا ؁

باب ۱۳

بیان مین آیۂ ووضع الکتاب فتری المجرمین مشفقین مما فیہ کے

عمر بن خطاب نے کعب احبار سے کہا تھا کہ کچھ آخرت کی بات کرو ؏

بہت ہرزہ گوئی کی یہان میر صاحب		کرو وان کے کچھ منہ دکھانے کی باتین

کہا دن قیامت کے سب کو لوح محفوظ اوٹھا کر دکھائین گے خلایق مین ایسا کوئی نہوگا
کہ جو اپنے اعمال کو اوسمین لکھا ہوا نہ دیکھیگا پھر نامۂ اعمال لائے جائینگے اونکو گرد عرش کے
کھولین گے اونمین اعمال عباد لکھے ہونگے قدلک **قولہ تعالیٰ** ووضع الکتاب
الی قولہ ویقولون یا ویلتنا مال ھذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا
احصاھا پھر اہل ایمان کو بلا کر اونکے داہنے ہاتھہ مین وہ کتاب دیجاے گی اور حساب
یسیر لیا جائیگا وہ اپنے گھر والون کے پاس خوش خوش آئین گے فضیل بن عیاض جب
اس آیت کو پڑہتے روتے اور کہتے یا ویلتنا ضجوا من الصغائر قبل الکبائر ابن عباس نے
کہا ہے صغیرہ تبسم ہے اور کبیرہ ضحک انتہی حدیث مین آیا ہے بچو تم محقرات ذنوب سے کہ جب

جب اونپر پکڑ ہوگی تو اونکا مرتکب ہلاک ہو جائیگا ایک جماعت اہل علم نے کہا ہے کہ سارے گناہ کبائر ہین جب کہ طرف اوسکے نظر کیجائے جسکی نافرمانی کی ہے کتاب وسنت مین جو ذکر صغائر کا آیا ہے وہ بہ نسبت بندون کے دل کے ہے کہ کبھی وہ کسی گناہ کو عظیم اور کبھی کسی گناہ کو حقیر سمجھ لیتے مین بعض علما نے کہا ہے تو گناہ کے صغر کو نہ دیکھ یہ دیکھ کہ جسکا تو نے عصیان امر کیا ہے وہ کتنا بڑا ہے اللہم غفرا +

باب اس بیان مین کہ بندے سے قیامت مین کیا سوال کسطرح ہوگا

اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنه مسئولا یعنی کان آنکھ دل سے سب ہی سے تو سوال ہوگا اور فرمایا ثم لتسألن یومئذ عن النعیم ترمذی مین رفعاً آیا ہے کہ سب سے اول بندہ سے یہ کہا جائیگا کہ کیا مینے تیرے بدن کو تندرست نہین رکھا تہا اور ٹھنڈے پانی سے سیراب نہین کیا تہا اس سے معلوم ہوا کہ صحت وآب سرد منجملہ نعیم کے ہے اس سے بھی سوال ہوگا **حکایت** خلیل صاحب عروض کو کسی نے دیکھا کہ نیچے ایک درخت کے سوکھی روٹی پانی مین بھگو کر کھا رہے ہین کہا یہ کیا حال ہے کہا ؏

ماء وخبز وظل	هذا النعیم الاجل	

ایک روایت مین آیا ہے کہ مراد نعیم سے کھجور و پانی ہے ابو نعیم کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ بندہ سے ہر قدم کا سوال ہوگا کہ کہان کس ارادے سے رکھا تھا مسلم مین رفعاً آیا ہے جنبش نکرینگے قدم کسی بندے کے دن قیامت کو یہانتک کہ چار چیزونکا سوال کیا جائیگا ایک عمر کا کہ کس چیز مین فنا کی دوسرے علم کا کہ کیا اوسپر عمل کیا تیسرے مال کا کہ کہان سے کمایا اور کہان خرچ کیا چوتھے بدن کا کہ کس

چیز مین پڑا ناکیا حدیث عمر مین رفعاً آیا ہے کہ جسطرح علم و عمل کا سوال ہوگا اسیطرح عبادہ کا سوال
بھی ہوگا ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین کہ اللہ مومن کو قریب کرکے اپنا ہاتھ اوسکے دوش پر رکھے گا
اور اوسکو ستر کرے گا یعنی اہل موقف سے تاکہ رسوا نہو پھر فرمائیگا تو فلان فلان گناہ پہچانتا ہے
وہ کہیگا ہان اے رب یہانتک کہ اوس سے اقرار اوسکے گناہون کا کرالیگا اور وہ اپنے جی مین کہیگا
کہ مین ہلاک ہوا اس کہیگا سترتها علیك فی الدنیا وانا اغفرها لك الیوم یعنی مینے
ان گناہون کو دنیا مین تجہپر پوشیدہ رکہا تہا اور آج مین اونکو تیرے لیئے بخشدونگا پہر اوسکو
کتاب اوسکے حسنات کی دیجاے گی لیکن کافر و منافق سو اونکو روس خلایق پر پکار کر یہ کہینگے
هؤلاء الذین کذبوا علی ربهم الا لعنة الله علی الظالمین متفق علیه مین کہتا ہون
کہ میرے بہت سے گناہ ایسے ہین جنکو سوا خالق لطیف خبیر کے کوئی دوسرا نہین جانتا اوسنے
محض اپنے فضل و کرم سے اتک اونکو مستور رکہا ہے اگر وہ ظاہر ہوجاوین تو شاید پہر کوئی شخص
میری صورت دیکہنے کا بہی روادار نہو گناہ ما اگر بو داشتے ہیچکس پہلوے من نتوانست
نشستے سو مجھکو اسی دنیا مین اقرار اپنے سارے ذنوب کا ہے اور مین ان سب کو کبیرہ ہی
جانتا ہون گو خلق اونکو صغیرہ سمجھے اب اللہ سے یہ امید ہے کہ جسطرح اوسنے یہان پردہ دری
نہین کی ہے اسیطرح وہان بہی پردہ پوشی فرمائے خدائے بیند و مے پوشد ہمسایہ نمے بیند و
مے خروشد مین ان سب مناہی و آثام و ذنوب و جرائم سے استغفر اللہ ہزار زبان و دل تائب
ہوتا ہون اللهم استر عوراتنا وآمن روعاتنا اللهم احسن عاقبتنا فی الامور
کلها واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرة ربنا آمین علی بن ابی طالب کہتے
ہین اللہ تعالی دن قیامت کے بندۂ مومن سے تخلیہ کرکے اوسکو ایک ایک گناہ پر اوسکے
واقف کرے گا پہر اون گناہون کو بخشدے گا اور کسی فرشتے مقرب و نبی مرسل کو اوسپر

اطلاع نہ دے گا اور جن گناہون پر وہ لوگون کے واقف ہونے کو برا جانتا اور مکروہ رکہتا تھا اونکو پوشیدہ رکہیگا پھر اوسکے سئیات سے کہیگا کہ تم حسنات ہو جاؤ مینے یہ حدیث حضرت سے سُنی ہے اسی کے لگ بھگ مسلم نے بھی روایت کیا ہے اوزاعی کہتے تہے اللہ گناہ بخشدیتا ہے لیکن اونکو صحیفہ عمل سے محو نہین کرتا یہانتک کہ قیامت کے دن بندہ کو اوسپر واقف کرے گو اوسنے توبہ کر ڈالی ہو ابن مسعود نے رفعًا کہا ہے ما ستر اللہ علی عبد ذنوبًا فی الدنیا الا ستر علیہ فی الاخرۃ رواہ مسلم وغیرہ یہ حدیث ہم گنہگارون کے لیئے ایک بڑا ذریعہ رجا کا ہے اسلیئے کہ جسطرح بہت سے گناہ ہمارے مشہور رہین اسیطرح اوسکے فضل و کرم سے بہت سے ہمارے معاصی مستور بھی رہین سو جب وہ یہان مخفی رہے تو انشاء اللہ تعالی وہان بھی پوشیدہ رہین گے کیونکہ ہمکو اون کے ظاہر ہونے سے کمال ندامت دل مین اور غایت خجالت روبرو خلق کے ہوگی بلکہ حدیث ابن مسعود مین یہی رفعًا آیا ہے من ستر علی مسلم عورتہ فی الدنیا ستر اللہ عورتہ یوم القیامۃ رواہ مسلم یعنی جو کوئی عیب کسی مسلمان کا دنیا مین چھپا رکھتا ہے تو اللہ اوسکے عیب کو دن قیامت کے چھپا رکہیگا جزاء وفاقا لیکن اس زمانہ اخیر مین یہ آسان بات سب سے زیادہ مشکل تر ہو گئی ہے اب تو عیب پوشی کا ذکر کرنا لا حاصل ہے اسلیئے کہ ناکردہ عیب لگائے جاتے ہین اور سو طرح کے افترا و بہتان بندہتے ہین اہل علم نے کہا ہے عیب مردم نمودن عیب خود بمردم نمودن است واذا مرّوا باللغو مرّوا کراما ⁂

اگر من ناجوان مردم بکردار		تو بر من چون جوان مردان گذر کن	

نسأل اللہ ان یلطف بنا و یلہمنا فعل الخیرات و ترک المنکرات حتی تلقاہ +

———— ⁂ ————

باب ۱۵ اس بیان مین کہ اللہ بندہ سے بی کسی ترجمان کے باتین کرے گا

یہ اسلئے کہ وہ بندہ دنیا مین بحکم ایمان اپنے رب سے مناجات کرتا تھا اب اللہ تعالی آخرت مین بطور کشف وشہود کے خود اوس سے مناجات کریگا یہہ گویا اوسکا اکرام ہے کچہہ نہ پوچھو کہ اوسدم اہل خیر کو کتنا سرور ہوگا اور اہل شر کو وقت گھڑکی وجھڑکی کے کتنا حزن ہوگا حدیث عدی بن حاتم مین فرمایا ہے تم مین کوئی شخص نہین ہے لیکن بات کریگا اللہ اُس سے درمیان رب اور اُس شخص کے کوئی ترجمان نہوگا اور نہ کوئی حجاب جو اوسکو حاجب ہو داہنی طرف دیکھے گا تو وہی اگلا عمل اپنا پائیگا اور بائین طرف نظر کرے گا تو وہی اگلا عمل اپنا دیکھیگا اور سامنے اپنے نظر کرے گا تو آگ کو دیکھے گا کہ روبرو اوسکے موجود ہے سو بچو تم آگ سے اگرچہ آدہی کھجور ہی دیکر ہو متفق علیہ ورواہ الترمذی ایضا اور ایک روایت مین بجاے ولو بشق تمرۃ یون آیا ہے ولو بکلمۃ طیبۃ علما نے کہا ہے یہ خطاب ہے مومنین کو اسلئے کہ اللہ کفار سے بات نکرے گا اور نہ اونکی طرف نظر فرمائیگا سنت صحیح سے تخصیص اس کلام کی سات اہل ایمان کے معلوم ہوتی ہے اب ہر انسان مومن کو لازم ہے کہ اپنی جنایات عظیمہ مین تفکر کرے کہ رب کے سوال کا جواب اوسدن منہہ در منہہ دینا پڑے گا اللہ کہیگا اے بندے میرے تجھے مجھ سے شرم نہ آئی جب کہ تو نے کھلم کھلا سامنے میرے ارتکاب قبائح کا کیا تو نے مجھے مثل احاد عباد ہی کے سمجھکر شرم کی ہوتی جسطرح کہ وقت عصیان کے تو کسی آدمی سے شرم کرتا تھا کیا مین نگاہبان تیری آنکھون کا نہ تھا جب کہ تو طرف اونا روا کے نظر کرتا تھا کیا مین تیرے کانونکا نگاہبان

نہ تھا جبکہ تو سخن ناجایز سنتا تھا کیا مین تیری زبان کا رقیب نہ تھا
جب کہ تو تکلم ناروا کرتا تھا کیا مین تیری شرمگاہ پر رقیب نہ تھا جبکہ تونے زنا کیا تھا اسیطرح
بابت جملہ جوارح ظاہر و باطن کے خطاب فرمائیگا کیونکہ وقت مناقشۂ حساب کے یہہ سوالات بندہ
سے ضرور ہونگے اگر اوسنے اقرار ان گناہون کا کیا تو مارے خجل و حیا رکے گوشت چہرہ
کا گل کر گر جائیگا اور اگر انکار کیا اور جوارح نے اوسکے افعال پر گواہی دی تو اور زیادہ حالت
سخت و درشت ہوگی فنعوذ باللہ من الفضیحۃ علی رؤس الاشہاد عقلمند وہ ہے
جو اس خانۂ ناپائدار مین کثرت سے استغفار کرتا رہے کہ اس سے جبار قہار کا غضب فرو
ہوتا ہے بلکہ اگر کوئی بندہ بقیہ عمر تک ایک ہی گناہ سے استغفار کرتا رہے تو یہی کچھہ بہت بڑا
کام نہوگا بلکہ ایک امر قلیل سمجھا جائیگا پھر بھلا اوس شخص کا کیا ذکر ہے جسکے ذنوب کا حصر ایک
دیوان نکرسکے اسلئے ضرور ہے کہ تدارک نفس کا استغفار سے کیا جائے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون وللہ الحمد ٭

باب ۱۶ بیانمین قصاص حقوق خلق کے

صحیح مسلم مین رفعًا آیا ہے تم اداکروگے حقوق اہل حقوق کے دن قیامت کو یہانتک کہ بدلا
لیا جائیگا بے سینگ کے بکری کا سینگ والی بکری سے بخاری کا لفظ یہ ہے جس کسی کے پاس
کوئی مظلمہ اوسکے بھائی کا ہو آبرو یا مال سے وہ آج کے دن اوس سے معاف کرائے قبل
اسکے کہ نہ دینار رہیگا اور نہ درہم اگر عمل صالح ہوا تو بقدر مظلمہ کے لیا جائیگا اور اگر حسنات نہوئی تو
مظلوم کی سیئات لیکر ظالم پر لادی جاوینگی اور نیز صحیح مسلم مین رفعًا آیا ہے کہ تم جانتے ہو
کہ مفلس کون ہے کہا مفلس ہم مین وہ ہے جسکے پاس نہ درہم ہے نہ متاع فرمایا مفلس میری

امت مین وہ ہے جو آئیگا دن قیامت کو نماز و زکوۃ و روزہ لیکر اور اوسنے کسی کو گالی دی ہوگی
اور کسی کو تہمت لگائی اور کسی کا مال کھایا اور کسی کا خون بہایا اور کسی کو مارا پیٹا سو کسی کو کچھہ
حسنات اوسکے اور کسی کو کچھہ نیکیان اوسکی دیجائینگی اگر قبل از انقضاء حقوق کے وہ حسنات اوسکی
فنا ہوگئی تو مظلومون کی خطایا لیکر اس ظالم پر ڈالی جائینگی پھر اوسکو آگ مین جھونکدیا جائیگا
حدیث مین آیا ہے جو شخص مرا اور اوسپر کسی کا ایک دینار یا درہم تہا تو دن قیامت کے اوسکے
حسنات سے لئے جائینگے کیونکہ وہان نہ درہم ہوگا اور نہ دینار دوسری حدیث مین فرمایا ہے
کہ اللہ بندون کو حشر کریگا اور ہاتھ سے اشارہ طرف شام کے کیا پہر اونکو پکاریگا ایسی
آواز سے جسکو بعید و قریب یکسان سنین گے کہیگا مین ہون بادشاہ جزا دینے والا نہ کوئی جنتی
جسپر کسی دوزخی کا کوئی مظلمہ ہوگا یہانتک کہ ایک ہی طمانچہ ہو تو وہ جنت مین نجا سکیگا اور نہ
کوئی دوزخی جسپر کسی جنتی کا کوئی مظلمہ ہوگا ایک ہی طمانچہ ہی تو وہ بھی دوزخ مین جا سکیگا
کہا اے رسول خدا ہم تو پاس اللہ کے ننگے پاؤن ننگے بدن جائینگے فرمایا حسنات سئیات
تو ہونگی ربیع بن خیثم کہتے تہے اوسدن قرضخواہ تر سے تقاضا اپنے قرض کا بہ نسبت دنیا کے زیادہ
کرینگے قرضدار قید کیا جائیگا یہانتک کہ اوسکا حق دلایا جاسے مدیون کہیگا اے رب تو دیکھتا ہے
کہ مین ننگا برہنہ پا ہون اللہ کہیگا کہ تم اوسکے حسنات بقدر اپنے قرض کے لیلو اگر حسنات نہ ہون تو
تم اپنی سئیات اوسکے گلے مڑہو حدیث مین آیا ہے قرضدار دن قیامت کے بعوض قرض کے قیدی
ہوگا اللہ تعالی فرشتون سے کہیگا کہ مدیون کے اعمال صالحہ لیکر ہر انسان کو بقدر اوسکے مظلمہ کے
دیدو اگر مدیون اللہ کا ولی ہے اور ایک حبہ خردل کی برابر نیکی اوسکی فاضل ہوگی تو حقتعالی
اوسکو مضاعف کرکے جنت مین داخل کریگا پہر حضرت نے یہ آیت پڑہی ان اللہ لا یظلم
مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضاعفہا ویؤت من لدنہ اجرا عظیما اور اگر مدیون

بندہ شقی ہے تو فرشتے کہینگے اے رب اسکی حسنات فنا ہوگئی اور مطالبہ باقی ہے اللہ تعالے فرمائیگا اونکے اعمال سیئہ لیکر اسکے اعمال کے ساتھ بڑہا دو اور اسکو دوزخ مین ڈھکیل دو نیز بھی آیا ہے کہ اگر ماں باپ کا قرض اولاد پر ہوگا تو وہ دن قیامت کے اولاد کو پکڑینگے کہ ہمارا قرض دے وہ کہیگا کہ مین تمہارا بیٹا ہون اوسوقت ماں باپ یہ تمنا کرینگے کہ کاش اس سے بھی زیادہ تر قرض ہوتا ابوہریرہ نے کہا ہے مجھکو یہ بات پہنچی ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی سے دن قیامت کے اولجھیگا یہ اوسکو پہچانتا نہوگا کہیگا کہ تجھے کیا ہوا ہے میری تیری کچھ جان پہچان نہین ہے اور نہ کبھی جیسے تجھکو کوئی معاملہ پڑا وہ کہیگا تو مجھکو منکر و خطا پر دیکھتا تھا اور منع نکرتا تھا غرضکہ سئیات ایک کے دوسرے کے گردن پر رکھے جائینگے ولیحملن اثقالھم واثقالا مع اثقالھم اور یہ کچھ منافی کریمہ ولا تزر وازرۃ وزر اخری کے نہین ہے اسلئے کہ یہ سئیات عوض مین مظالم کے لادی جائینگی نہ ابتداً اور یہ عین عدل ہے بندہ کو رب کے کسی حکم پر اعتراض کرنا نہین پہنچتا ہے **ف** علما نے کہا ہے کہ حساب لینا اپنے نفس کا یون ہوتا ہے کہ ہر معصیت سے جو کی ہے توبہ کرے قبل مرنے کے اور جتنے مظالم ہون اونکو واپس دے اور جسکی آبروریزی کی ہو اوس سے معاف کرائے یہانتک کہ اسکا جی خوش ہوجائے پس جب اسطرح پر حساب اپنے نفس کا لیگا تو جنت مین انشاء اللہ تعالی بلا حساب جائیگا اسلئے کہ حساب دن قیامت مین نہوگا مگر بندہ کی تفریط پر ترک تحاسب سے امام غزالی رح نے کہا ہے اوسدن بہت سے لوگ اپنے بھائی مسلمان سے اولجھینگے کوئی کہیگا اے رب اسنے میری غیبت مین وہ بات کہی جو مجھے بری لگتی تھی کوئی کہیگا مین اسکا ہمسایہ تھا اسنے مجھے اور میری اولاد کو ستایا خوشبو اسکے طعام کی اونکو آتی تھی اور یہ اونکو کھانا نہ دیتا تھا کوئی کہیگا تو نے عیب متاع کا چھپا کر مجھسے معاملہ کیا کوئی کہیگا تو نے فلان روز مجھے محتاج دیکھا اور تو غنی تھا تو نے میری حاجت دور نہ کی۔

کوئی کہیگا تونے مجھے مظلوم پایا تہا اور تو اوس ظلم کو دور کر سکتا تہا لکن تو نے دور نہ کیا غرضکہ مظلومین اپنے ظالمین سے اسیطرح پر متعلق ہونگے اور ظالم سامنے اونکے ذلیل و خاضع ہوگا ہول سے اوسدن کی اور کثرت ارباب حقوق سے مبہوت و متحیر رہجائیگا اور دخول جنت سے محبوس ہوگا یہانتک کہ سب کا انصاف اوس سے دلاجائے اوسوقت ایک منادی یہ ندا کریگا الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لاظلم الیوم ان اللہ سریع الحساب علی خواص کہتے تہے عقلمند وہ شخص ہے جو یہان بہت سے عمل نیک کر رکہے اور اونمین مخلص ہو تاکہ وہان پہنچکر اصحاب حقوق کا حق ادا کرکے اونکو راضی کرے ورنہ پہر سیئات مظلومین کی پشت ظالم پر لادے جائینگے جسطرح کہ احادیث مین آیا ہے کبہی کوئی شخص اتنے اعمال صالحہ کرتا ہے کہ اوسکی نظر مین برابر پہاڑ کے ہوتے ہین اور یہ گمان کرتا ہے کہ مجہے نجات ملے گی پہر وقت مناقشہ حساب کے وہ سب خلط ملط یا ریا نکلتے ہین اور حبط ہوجاتے ہین جیسے کوئی شخص نفع مطالب کرکے ایک خرجی پر کرے اور جانے کہ اسمین سونا بہرا ہے پہر گہر مین آکر جو اوسکو دیکہے تو خذف یا براز پایا یہی مثال اس شخص کی ہے نسأل اللہ العافیۃ امام قشیری نے شرح اسم مقسط جامع مین ذکر کیا ہے کہ اگر ایک شخص پر ایک دانگ کسی کا آتا ہوگا اور اوسکا عمل برابر ستر پیغمبرون کے ہوگا تب بھی وہ جنت مین نجائیگا جب تک کہ وہ ایک دانگ ندیدے پہر کہا ہے کہ وہ ایک دانق کے عوض سات سو نمازین مقبول دے گا لکن صاحب دانق راضی نہوگا امام غزالی کہتے ہین اگر کوئی بندہ جو رات دن صایم قایم ہے تامل کرے اور نظر انصاف سے دیکہے نہ نظر اعتراض سے تو اس ساری عبادت کے ثواب کو اتنا بھی نپائیگا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو عوض اوسکے خطرۂ غیبت کے راضی کر سکے جب کہ اللہ تعالی حاکم کریگا خصوصًا اعداء و حاسدین کے مقابلہ مین وہ کب اس قدر پر راضی ہونگے اسیطرح بندہ

عالم عامل دن قیامت کے اپنے صحیفۂ عمل مین ایک حسنہ بھی نہ دیکھیگا کہیگا اسے رب میرے
اعمال کا ثواب کہان گیا جواب ملیگا کہ تیرے خصما کے صحایف مین منقول ہوگیا کل یوم یوم
یعنی اوسکے ہر دن کے عوض مین تیرا دن لگ گیا اور کوئی بندہ اپنے صحیفہ مین نری سئیات
پائیگا کہے گا اے رب مین تو یہ جانتا ہون کہ مجھسے یہہ سئیات نہین ہوئی ہین جواب ملیگا کہ
یہ سئیات تیرے خصوم کی ہین تونے اونکی آبرو لی اونکو حقیر کیا اپنی جان کو اونسے افضل
جانا معاملت مبایعت مجاورت ومخاطبت ومناظرت ومذاکرت ومدارست وسائر انواع و
اصناف معاملات مین تونے اونپر ظلم کیا امام قشیری کہتے ہین کہ حشر بہائم و وحوش کا کچھہ ثواب
وعقاب کے لیئے نہوگا بلکہ واسطے مشاہدہ رسوائی وفضائح بنی آدم کے جنکو وہ لوگون
سے مخفی رکھتے تھے ہوگا انتہی نسأل اللہ ان یستر فضائحنا فی ذلک الیوم امین
اللھم امین امام ابوبکر بن العربی کہتے ہین کہ اخذ مظالم کا سارے اعمال سے ہوگا مگر صوم
اسلیئے کہ الصوم لی وانا اجزی بہ فرمایا ہے لکن اس شرط سے کہ خلق مین کسی کو معلوم
نہو اور نہ صحف مین مکتوب ہو اللہ ایسے ہی روزہ کو عباد سے مستور رکھتا ہے اور وہ صوم
عذاب سے سپر ہوتا ہے جب مظلومین کی سئیات اُس ظالم صائم کے سر پر ڈالے جائین گے
جس صوم کو کوئی جانتا نہ تھا وہ اُس صوم کو آگ جہنم سے سپر پائیگا اور وہ سئیات مظلومین
کے کچھہ نقصان اوسکو نہ دینگے انتہی قرطبی کہتے ہین وھو تاویل حسن وجمع بین الایات
والاخبار انتہی مین کہتا ہون حدیث الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ حق مین صوم
رمضان کے آئی ہے ولہذا اس حدیث متفق علیہ ابو ہریرہ کو کتب حدیث مین ہمراہ دیگر
احادیث فضایل رمضان کے ذکر کیا ہے اور اگر اسکو شامل فرض ونفل کہین تب بھی الفاظ حدیث
سے کسی جگہہ یہ بات ثابت نہین ہوتی ہے کہ یہہ ثواب مشروط ہے ساتھہ عدم علم خلایق و

کتابت صحائف کے بلکہ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی نے اس عبادت کو بجملہ دیگر عبادات کے خاص
واسطے اپنے کر لیا ہو اور جملہ عبادات وحسنات سے عوض حقوق ومظالم وعباد کا فرمائے اور
اس ایک حسنہ کو مستثنی کر رکھے کہ یہہ عوض مین کسی مظلمہ یا حق کے ندیا جاویگا اور اس حسنہ
کو سبب اوسکی مغفرت کا ٹھیرادے پس یہ اشتراط ابن العربی رح کا نفس حدیث سے بیگانہ
معلوم ہوتا ہے خصوصًا اسوجہ سے کہ کار بر عنایت است باقی بہانہ بلکہ نفس حدیث مین اس کے
خلاف پر تصریح موجود ہے اسلئے کہ آخر حدیث مین یہہ فرمایا ہے فان سابّه احد او قاتله
فلیقل انی امرء صائم انتہی یہہ دلیل واضح ہے اسبات پر کہ آمین بصورت سباب وقتال
کے حکم اعلام صیام کا آیا ہے چہ جاے اس علم کے جو خود بخود کسی کو ہوجائے کہ اوس مین
صائم معذور ہے اور یہان تو خود ارشاد اعلام کا فرمایا ہے نہ اخفاء کا بہر حال یہہ حدیث ظالمین
انفس کے لئے ایک بڑی بشارت ہے اس بنیاد پر کہ یہہ عبادت انشاء اللہ تعالی عوض حقوق
عباد کے ضائع نہ جاے گی اور اونکے مظالم مین مجرا نہوگی اللہ نے اسکو بمقتضاے سبقت
رحمتی علی غضبی واسطے اظہار رحمت خود او مغفرت عبد کے اپنی طرف اضافت فرماکر
جزا اوسکی اپنی ہی ذمت عالی ہمت پر رکھی ہے و للہ الحمد مرقات مین کہا ہے کہ ثوابه
لا یقادر قدره ولا یحصی حصره الا اللہ لاشتماله علی خصوصیات لا
توجد فی غیره ولذالک یتولی جزاءه بنفسه ولا یکله الی ملائکة قدسه
انتہی ہان اتنی بات ضرور ہے کہ صوم رفث وصخب وغیبت وغیرہ مکروہات ومفسدات سے
منزہ ہوتا کہ لیاقت قبول کی پاکر سبب مغفرت کا ٹھیرے واللہ اعلم وعلمه اتم واحکم

باب بیان مین ارضاء خصماء کی

صحیح مین رفعًا آیا ہے کہ اللہ تعالی آخرت مین درمیان اپنے بندون کے صلح کرادے گا

اور خصوم کو راضی فرمادے گا جو شخص اپنے حق کے لینے مین سختی کرے گا اور ظالم کے لئے کوئی حسنہ باقی نرہیگا تو فرمائیگا اپنی نگاہ اوٹھا کر دیکھیہ وہ ایک محل سونے کا اور باغستان سرسبز دیکھیگا کہیگا اے رب یہہ کسکا گھر ہے حق جل وعلا فرمائیگا یہہ اوسکا گھر ہے جو اوسکی قیمت دے وہ کہیگا بھلا اسکی قیمت کون دیسکتا ہے حق فرمائیگا تو دیسکتا ہے وہ کہیگا کیونکر فرمایا اسطرح کہ تو اپنے بھائی کو معاف کردے وہ کہیگا اے رب مین نے معاف کیا اپنا حق چھوڑا اللہ فرمائیگا اب تو اسکا ہاتھہ پکڑکر جنت مین لے جا انتہی علما نے کہا ہے کہ یہہ محمول ہے اس شخص پر جسکے عذاب کرنے کا ارادہ اللہ نے نہین کیا ہے بلکہ اوسکا بخشنا چاہا ہو اسی لئے اوسکے مدعیون کو اسطرحپر راضی کردیا یہہ جمع ہے درمیان احادیث کے ابو سعید خدری رضی کہتے ہین مومنین نار سے رہائی پاکر ایک پل پر درمیان بہشت و نار کے روکے جائینگے بعض کا بدلا بعض مظالم سے لیا جائیگا جو درمیان اونکے دنیا مین تھے یہانتک کہ جب مہذب ومنقی ہو جائینگے تب اونکو اجازت دخول جنت کی ہوگی قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری ہر ایک اونمین کا رستہ اپنے گہر کا بہشت مین اپنے دنیا کے گہر سے زیادہ پہچان لیگا رواہ البخاری +

باب اس بیان مین کہ سب سے پہلے کسکا حساب اور کس عمل کا حساب ہوگا اور کون مدعی بنیگا

ابن ماجہ مین رفعًا آیا ہے سب امتون مین پہلی امت حشر وحساب کی راہ سے میری امت ہوگی کہینگے امت اُمیہ اور اُس امت کا پیغمبر کہان ہے فنحن الآخرون السابقون یعنی سو ہم ایسے پچھلے ہین کہ سب سے پہلے ہونگے ابو داود طیالسی کا لفظ یہہ ہے کہ تین

ہمارے لئے رستہ چھوڑ دینگی ہم درخشان رو و اعضا آثار وضو سے گزر کرینگے امم
کہین گی لگتا ہے کہ یہہ اُمت سب کی سب پیغمبر ہو صحیحین وغیرہا مین رفعاً آیا ہے کہ سب سے پہلے
فیصلہ درمیان لوگون کے دن قیامت کو مقدمۂ خون مین ہوگا دوسری روایت مین ہے
کہ سب سے پہلے حساب بندہ کا نماز کی بابت لیا جائیگا اول حقوق عباد ہے اور ثانی حق اللہ
بخاری مین علی سے مروی ہے کہ سب سے پہلے واسطے خصومت کے مین دن قیامت کے
سامنے رحمن کے دو زانو ہونگا مراد مبارزہ ہے دو شخص قریش سے جو کفار مین سے تھے
ابوذر نے کہا ہے یہ آیت انہین کے حق مین اوتری ہے هذان خصمان اختصموا فی ربھم
حدیث مرفوع مین آیا ہے ہر قتیل راہ خدا کا اپنا سر لئے ہوئے آئیگا اور رگون سے خون بہتا
ہوگا کہے گا اے رب اس شخص سے پوچھہ کہ اسنے مجھے کیون قتل کیا اللہ تعالی فرمائیگا حالانکہ
وہ خوب جانتا ہے کہ تونے اسکو کیون جان سے مارا وہ کہیگا اے رب مین نے اس لئے
مارا کہ تو غالب رہے اللہ فرمائیگا تو سچا ہے اور اوسکے چہرہ کو سورج کیطرح کردے گا اور
ملائکہ بہشت تک اوسکی مشایعت کرینگے پھر وہ شخص آئیگا جو اور طرح پر مارا گیا ہے وہ بھی
سر لئے ہوئے آئیگا اور اوسکی رگون سے خون بہتا ہوگا کہے گا اے رب اس سے پوچھہ
کہ اسنے مجھے کیون قتل کیا اللہ فرمائیگا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ تونے اسکو کیون قتل
کیا تھا وہ کہیگا اسلئے کہ مین غالب رہون اللہ تعالی فرمائے گا تو ہلاک ہوا پھر کوئی قتل و
مظلمہ باقی نہ رہیگا مگر کہ یہ عوض اوسکے ماخوذ ہوگا اور اللہ کی مشیت مین رہیگا چاہے عذاب
کرے چاہے رحم فرمائے حدیث مین آیا ہے بندہ کے عمل مین سب سے پہلے نماز مین نظر
کیجاسے گی اگر قبول ہو چکی ہے تو رہے سہے عمل مین نظر کرینگے اور اگر قبول نہین ہوئی ہے
تو پھر کسی عمل مین بھی نظر نہ کیجائیگی ٥

روز محشر کہ جان گداز بود *	اولین پرسش نماز بود

ابوداؤد و ترمذی کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ اول حساب لوگون کا دن قیامت کے اون کے اعمال مین اسی نماز کا ہوگا اللہ عزوجل ملائکہ سے فرمائیگا میرے بندے کی نماز کو دیکھو کہ پوری کی ہے یا ناقص رکھی اگر پوری تھی تو پوری لکھی جائے گی اور اگر کچھہ کم کیا تھا تو فرمائیگا کہ اسکے نفل دیکھو اور اُس سے فرض کو پورا کردو پھر اسیطرح مواخذہ باقی اعمال کا ہوگا بعض عارفین نے کہا ہے کہ جب فرایض نوافل سے کامل ہونگے تو ہر نوع اپنے نوع سے کامل کیجائے گی اور ہر رکن اوسی جنس کے رکن سے مکمل ہوگا اور سنت سنت سے قرارت فاتحہ فرض مین قرارت فاتحہ فی النافلہ سے اور سورت بعد الفاتحہ سورت بعد الفاتحہ سے وقس علیٰ ذلک ف ابو امامہ نے رفعًا کہا ہے وعدنی ربی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی رواہ احمد والترمذی وابن ماجة یعنی میرے رب نے مجھہ سے یہہ وعدہ کیا ہے کہ ستر ہزار آدمی میری امت کے بہشت مین بے حساب و عذاب داخل کرے ہر ہزار کے ساتھہ ستر ہزار اور اور رہون گے اور تین لپ اللہ کے ابو سعید خدری نے حضرت سے کہا مجھے خبر دو کہ قیامت کے دن کسکو طاقت کھڑے ہونے کی سامنے اللہ کے ہوگی قال تعالیٰ یوم یقوم الناس لرب العالمین فرمایا یخفف علی المومن حتی یکون علیہ کالصلوة المکتوبة یعنی وہ دن مومن پر ایسا ہلکا ہوگا جیسے کہ نماز فرض کا وقت دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ حضرت سے کہا وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا کیا بڑا طول ہے فرمایا والذی نفسی بیدہ انہ لیخفف علی المومن حتی یکون اھون علیہ من الصلوة المکتوبة یصلیہا فی الدنیا رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور اسماء بنت یزید

نے رفعاً کہا ہے لوگ ایک ہی زمین مین دن قیامت کے محشور ہونگے ایک منادی ندا کریگا وہ لوگ کہان ہین جنکے پہلو اونکے بسترون سے الگ رہتے تھے وہ اوٹھ کہڑے ہونگے اور تھوڑے ہونگے جنت مین بے حساب جائین گے پھر باقی لوگون کے لئے حکم حساب کا ہوگا رواہ البیہقی فی شعب الایمان +

باب ۱۹

اس بیانمین کہ بندہ کے اعضا بندہ پر گواہی دینگے

قال تعالی الیوم نختم علی افواھہم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون وقال تعالی یوم تشھد علیھم السنتھم وایدیھم وارجلھم بما کانوا یعملون وقال تعالی وقالوا لجلودھم لم شھدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شئی حدیث مرفوع مین آیا ہے کہ جب دن قیامت کے دہن پر مہر لگا دیجاے گی تو لوگ یہ گمان کرینگے کہ اونکی افواہ پر عذاب ہے انس کہتے ہین ہم پاس حضرت کے تھے آپ ہنسے اور فرمایا تمنے جانا کہ مین کیون ہنسا ہمنے کہا اللہ ورسول جانین فرمایا بندہ کی مخاطبت سے ساتھ اپنے رب کے بندہ کہیگا اے رب کیا تونے مجھے ظلم سے نہین پناہ دی ہے رب فرمائیگا ہان وہ کہیگا مین اپنی جان پر روا نہین رکھتا مگر اپنی ہی شہادت کو اللہ تعالی کہیگا کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا وبالکرام الکاتبین شھودا پھر اوسکے منہہ پر مہر لگا دیجاے گی اور ارکان یعنی اعضا سے کہا جائیگا کہ تم بولو وہ اوسکے اعمال کا حال بیان کرینگے پھر اوسکو بات کرنے کی اجازت دیجاے گی وہ اپنے اعضا سے کہیگا بعدا وسحقا لکن فعنکن کنت اجادل انتہی رواہ مسلم یعنی تمہارا

بُرا ہو ستیاناس جائے مین تو تمہاری ہی طرف سے جھگڑتا تہا شعرانی کہتے ہین یہہ حدیث اگرچہ حق مین کفار کے آئی ہے لیکن ڈر لگتا ہے کہ شاید ایسا معاملہ ساتہہ کسی مسلمان کے بہی واقع ہو نسأل اللہ العافیة اسی جگہہ سے حضرت نے جدال فی العلم سے منع فرمایا ہے یہہ شفقت ہے امت پر کہ مین یہہ جدال مرتے دم تک ساتہہ نرہے پہر استمرار اسکا ہمراہ اونکے قیامت تک جائے

باب

بیان مین آیہ وجاءت کل نفس معہا سائق وشہید کے

ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے یہہ آیت پڑہی یومئذٍ تحدث اخبارہا پہر کہا تم جانتے ہو کہ زمین کا اخبار کیا ہے کہا اللہ ورسول جانے فرمایا یہہ ہے کہ وہ گواہی دے گی ہر بندہ وکنیز پر اوسکے عمل کے جو پشت زمین پر کیا ہے کہیگی فلان فلان کام فلان فلان دن کیا تہا یہہ ہے خبر دینا اوسکا رواہ الترمذی حافظ ابونعیم نے رفعًا کہا ہے ابن آدم پر جو دن آتا ہے اوسمین یہہ ندا کیجاتی ہے اے ابن آدم مین خلق جدید ہون اور جو کچھہ تو کرتا ہے اوسپر شہید ہون تو اچھا کام کر کہ کل مین تیرے لئے گواہی دون کیونکہ اگر مین چلا گیا تو پہر کبہی تو مجھکو نہ دیکھے گا اسیطرح رات کہتی ہے ابن عمر کہتے ہین جو شخص نزدیک کسی حجر ومدر کے سجدہ کرتا ہے وہ قیامت مین اسکا گواہ ہوگا عثمان رضی اللہ عنہ نے آیت باب مین کہا ہے کہ ایک سایق ہوگا جو امر خدا کی طرف ہانکے گا اور ایک شاہد ہوگا جو عمل پر گواہی دے گا حدیث ابوسعید مین فرمایا ہے جو شخص کسی کا مال ناحق لیلیتا ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کہائے اور پیٹ نہ بہرے وہ مال دن قیامت کے اوسپر شاہد ہوگا رواہ مسلم روایت امام مالک وغیرہ مین آیا ہے کہ یہہ مال ہرا بہرا میٹہا ہے اور اوس شخص کے لئے بہت اچہا ہے جو یتیم ومسکین وابن السبیل کو دیتا ہے یہہ مال دن قیامت

کے گواہی دے گا اُس شخص پرجسنے حق اوسکا رد کا انتہی پس اشاہد اللہ تعالیٰ ہے آدمی سے شرماکر ہر قبیح کو ترک کرنا چاہیے تاکہ کسی اور شاہد کی نوبت نہ آئے لیکن اللہ اپنے بندون سے معاذیر کو پسند رکھتا ہے اسی لئے اوسنے رسول بھیجے ملائکہ حفظہ اعمال پر مقرر کیئے یہہ اوسکی رحمت ہے حال پر عباد کے پھر اونکو انشاء اللہ تعالیٰ بخشے گا اگر وہ توحید پر مرینگے اللھم امتنا علی التوحید والسنۃ ✤

باب (۲۱) اس بیان مین کہ انبیاء علیہم السلام سے سوال تبلیغ رسالت کا ہوگا اور یہہ امت شاہد ہوگی

قال تعالیٰ فلنسألن الذین ارسل الیھم ولنسألن المرسلین فلنقصن علیھم بعلم وما کنا غائبین و قال تعالیٰ فوربك لنسألنھم اجمعین عما کانوا یعملون وقال تعالیٰ یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انك انت علام الغیوب بعض علما نے کہا ہے یہہ جواب انبیاء علیہم السلام کا شدت ہول وعظم خطب وصعوبت امر کے وجہ سے ہوگا ہیبت اسطرح اونکے دلون کو پکڑلیگی کہ وہ جواب سے غافل وذاہل ہوجائینگے پھر جب ان شدائد پر اداان ہوجاے گا تو اللہ تعالیٰ اونکو بھولی بات یاد دلاے گا تب وہ جواب امم کی شہادت دینگے ابن ماجہ مین رفعاً آیا ہے کوئی نبی دن قیامت کے آئیگا اور اوسکے ساتھہ ایک ہی شخص ہوگا اور کسی کے ساتھہ دو آدمی ہونگے اور کسی کے ہمراہ تین یا زیادہ اوس پیغمبر سے یہہ بات کہی جاے گی کہ تونے پہنچا دیا وہ کہیگا ہان اوسپر اس نبی کی قوم بلائی جاے گی اور کہا جائیگا کہ اسنے تمکو پہنچا دیا

وہ کہین گے کہ نہین پیغمبر سے کہا جائیگا کہ تیرا گواہ کون ہے وہ کہیگا محمدؐ اور اونکی امت ہے
تب حضرت کی امت بلائی جاے گی اور کہینگے کہ کیا اسنے پہنچا دیا ہے وہ کہین گے کہ ہان اونسے
کہا جائیگا تمکو کہان سے یہہ علم ہوا وہ کہین گے ہمکو ہمارے نبی محمد صلعم نے خبر دی ہے کہ سب
رسولون نے اپنے ربکے رسالات کو پہنچا دیا ہے اور ہمنے اونکی تصدیق کی ہے فذلك
قولہ تعالیٰ وكذلك جعلنٰكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون
الرسول عليكم شهيدا حدیث ابوسعید مین فرمایا ہے کہ دن قیامت کے نوح کو لاکر کہا جائیگا
هل بلغت تو نے پہنچا دیا وہ کہینگے ہان اے رب پھر اونکی امت سے سوال ہوگا کہ انہون نے
تمکو پہنچا دیا وہ کہین گے ہمارے پاس کوئی نذیر نہین آیا تب نوح سے کہا جاے گا کہ تمہارے
شہود کہان ہین وہ کہینگے کہ محمدؐ و امت محمدؐ حضرت نے کہا پھر تم لائے جاؤگے اور گواہی دوگے
کہ ہان اونہون نے پہنچا دیا تھا پھر حضرت نے یہہ آیت پڑہی وكذلك الخ رواہ البخاری بعض
روایات مین آیا ہے کہ یہہ سوال تبلیغ رسالت کا اسرافیل و جبرئیل سے لیکر جملہ انبیا تک ہوگا اور
اخیر توڑ اوسکا شہادت امت اسلام و آنحضرت صلعم پر رہیگا بعض علما نے کہا ہے کہ ہمکو یہہ بات پہنچی ہے
کہ ساری امت حضرت کی اوسدن گواہی دے گی مگر وہ شخص کہ درمیان اوسکے اور درمیان
اوسکے بھائی کے دشمنی یا برابر ایک دانہ کے کینہ ہوگا غزالی نے کہا ہے کہ یہہ امور بعد حکمرانی کے
درمیان بہائم و وحوش و طیور و قصاص یکدیگر اور اونکی خاک ہو جانے کے بعد ہونگے اوسوقت
کفار تمنا کرینگے کہ کاش ہم مٹی ہو جاتے پھر سراپردہ جلال سے یہہ ندا ہوگی وامتازوا
اليوم ايها المجرمون اس آواز سے عجب طرح کا خوف لوگونکو ہوگا جن و انس و ملائکہ سبکے سب
گڑبڑ ہو جائین گے تب ایک دوسری آواز ہوگی کہ اے آدم لشکر آتش کو نکال وہ کہین گے
کس حساب سے حکم ہوگا ہر ہزار مین سے نوسو ننانوے دوزخ کیطرف اور ایک بہشت کیطرف

جائے وہ ایک ایک لشکر ملحدین فاسقین نافلین کا نکالین گے یہانتک کہ کچھہ باقی نرہے گا مگر بقدر
دو حفنۂ رب کے جسطرح کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ہے نحن حفنة من حفنات الرب سبحانہ
وتعالی مین کہتا ہون لفظ ابو سعید خدری کا رفعاً یہہ ہے کہ اللہ تعالی کہے گا اسے آدم وہ
کہینگے لبیك وسعدیك والخیر کله فی یدیك حکم ہوگا کہ آگ کا لشکر نکالو وہ کہینگے
لشکر آگ کا کیا ہے اللہ تعالی فرمائیگا ہر ہزار مین سے نوسو ننانوے اوسوقت بچا بوڑہا ہو جائیگا
اور ہر حمل والی کا حمل گر جائیگا تو لوگون کو دیکھے کہ وہ نشہ مین ہین حالانکہ اونکو نشہ نہین ہے
لکن اللہ کا عذاب سخت ہے کہا اے رسول خدا وہ ایک شخص ہم مین کا کون ہوگا فرمایا تم
خوش ہو جاؤ تم مین کا ایک اور یاجوج ماجوج مین سے ہزار پھر فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ
مین ہے جان میری مجھے امید ہے کہ تم چوتھائی جنت والون کے ہو ہمنے تکبیر کہی فرمایا مین امید
کرتا ہون کہ تم ثلث اہل جنت ہو ہمنے پھر اللہ اکبر کہا فرمایا مجھے امید ہے کہ تم نصف اہل جنت
ہو ہمنے پھر تکبیر کہی فرمایا تم درمیان لوگون کے نہین ہو مگر ایک موے سیاہ کی طرح سفید گاؤ مین
یا ایک سفید بال کیطرح کالی گاؤ مین متفق علیہ یہہ حدیث مشتمل ہے ترہیب و ترغیب و خوف
و رجا پر نسأل اللہ تعالی من فضلہ ان یلطف بنا فی ذلك الیوم العظیم ؎

باب ۲۲ بیان مین شہدا کی بوقت حساب

اہل علم نے کہا ہے کہ اللہ تعالی پیغمبرون اور شہیدون کا بھی حساب لیگا یہہ قول ماخوذ ہے
اس آیت سے وجائی بالنبیین والشہداء وقضی بینہم بالحق وہم لا یظلمون
اور فرمایا فکیف اذا جئنا من کل امة بشہید وجئنا بك علی ھؤلاء شہیدا اور
یہہ بات معلوم ہے کہ شہید ہر امت کا اوسی امت کا پیغمبر ہوتا ہے بعض نے کہا ہے مراد

شہید سے کا تبان اعمال ہین واللہ اعلم علما کہتے ہین جب امم و رسل حاضر ہونگے تو امم سے کہا جائیگا کہ تمنے مرسلین کو کیا جوابدیا اور رسل سے کہا جائیگا کہ تمکو کیا جواب ملا رسل کہین گے ہم نہین جانتے تو عالم الغیب ہے پھر ہر ایک شخص الگ الگ پکارا جاے گا اور اوسکا حساب ہوگا اسطرح کہ دوسرا شخص نہ جانے گا یہہ ماجرا اس موقف کا ہے بخلاف مواقف سابقہ کے کہ وہان اہل موقف اپنے حساب کے عالم ہونگے اور اس موقف مین زبان و ہاتھہ و پائون گواہی دینگے وھو قولہ تعالیٰ یوم تشھد علیھم السنتھم وایدیھم وارجلھم بما کانوا یعملون غزالی کہتے ہین ہمکو یہہ بات پہنچی ہے کہ بعضا آدمی جو سامنے اللہ کے کھڑا کیا جائیگا اللہ اُس سے فرمائیگا یا عبد السوء کنت مجرما عاصیا اے میرے بندے تو مجرم گنہگار تہا وہ کہیگا مجھہ پر جھوٹہہ باندہا ہے یعنی دونون ملائکہ حافظین نے تب اوسکے جوارح اوسپر گواہی اوسکے فعل کی دینگے پھر اوسکی نسبت حکم نار کا ہوگا نسأل اللہ العافیۃ۔

باب ۲۳ اس باب مین یہہ بیان ہے کہ حضرت اپنی امت پر گواہی دین گے

سعید بن مسیب کہتے تہے کوئی دن نہین ہے لکن حضرت پر اعمال آپ کی است کے صبح و شام عرض کئے جاتے ہین حضرت اونکو اونکی سیماء و اعمال سے پہچان لینگے اسی جگہہ سے آپ اونپر گواہی بھی دینگے کما قال تعالیٰ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنابک علی ھؤلاء شھیدا ۔

باب ۲۴ بیان مین حوض کے

قرطبی کہتے ہین حضرت کے دو حوض ہین دونون کا نام کوثر ہے یعنی خیر کثیر بعض نے کہا ایک

حوض بعد نکلنے کے قبور سے ہوگا اور دوسرا بعد گذرنے کے صراط سے جبکہ صراط پر چلنے والون کو
شدت سے گرمی جہنم کی معلوم ہوگی ابو ہریرہ رضی کہتے ہین مین حوض پر کہڑا ہونگا کہ اتنے مین
ایک گروہ آئیگا مین اونکو پہچان لونگا میرے اور اونکے بیچ مین سے ایک مرد نکلکر یہہ کہیگا کہ آؤ
مین کہونگا کدہر کو وہ کہیگا آگ کی طرف مین کہونگا انکا کیا حال ہے وہ کہیگا یہہ اپنی پشت پر اولٹے
پاؤن پہرے پہر ایک اور گروہ آئیگا جب مین اونکو پہچان لونگا تو ایک آدمی میرے اور اون کے
بیچمین سے یہہ کہیگا کہ آؤ مین کہونگا کدہر وہ کہے گا طرف آگ کے مین کہونگا انکا کیا حال ہے
وہ کہیگا کہ یہہ اپنی پشت پر پہر گئے مین دیکہتا ہون کہ اونمین سے کوئی خلاص نہوگا مگر مثل لنبے
اونٹون کے یعنی ناجی اونمین سے بہت کم ہونگے رواہ البخاری ابن عباس کہتے ہین حضرت
سے پوچہا تہا کہ موقف مین سامنے رب العالمین کے پانی بہی ہوگا فرمایا ای والذی نفسی
بیدہ ان فیہ لماء اللہ کے ولی انبیاء کے حوضون پر آئینگے اللہ تعالی ہزار فرشتے کہڑے
کردے گا اونکے ہاتہ مین آگ کے عصے ہونگے وہ اوس سے کفار کو ہٹائینگے قرطبی کہتے ہین
کہ اس حدیث اور اگلی حدیث سے یہہ نکلا کہ حوض پل و ترازو سے پہلے ہوگا اسیطرح سارے
انبیاء کے حوض بخلاف قول بعض علما کے انتہی اور جسنے یہہ کہا ہے کہ ہمارے حضرت کے دو حوض
ہونگے حمل اوسکے کلام کا بہی صحیح ہوسکتا ہے کہ دوسرا حوض بعد صراط و میزان کے ہوگا اسیطرح
حال حیاض انبیاء علیہم السلام کا ہے کہ کسی کا حوض پہلے اور کسی کا پیچہے پل و ترازو کے ہوگا
اور بعض اہل کشف کا مذہب یہہ ہے کہ حوض وسط صراط مین ہوگا اسطرح پر یہہ حوض بہت بڑا
اور گنجایش دار ہوگا جسطرح کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ میرا حوض مابین کعبہ و بیت المقدس
کے ہوگا اور دوسری قوم سے کہا کہ عدن سے ایلیا تک اور کسی سے کہا کہ صفا سے عدن تک
اور کسی سے فرمایا کہ ایک ماہ راہ تک غرضکہ خطاب حضرت کا ہر قوم کو موافق اون مسافات کے تہا

جنکو وہ پہچانتے تہے معنی مین کچہہ اختلاف نہین ہے ف علمانے کہا ہے بعض لوگون کو یہہ خطرہ
ہوتا ہے کہ حوض کا پانی روے زمین پر موافق ظاہر احادیث کے ہوگا سو یہہ وہم ہے بلکہ
وہ شکم زمین مین اندر نشیب کے جاری ہوگا جسطرح کہ عادت انہار دنیا کی ہے اور بعض نے کہا کہ حوض
اول زمین مبدل پر ہوگا اور دوسرا بعد صراط کے انتہی شعرانی کہتے ہین جسکو جو کچہہ کشف ہوا
اوسنے اوسی کے موافق کہا اور کیا دور ہے کہ حوض بہت سے ہون اور حوض اعظم سے برآمد
ہوئے ہون جسطرح کہ دنیا مین ہوتا ہے ہر قطر دوسرے قطر سے دور رہا اور وہان کے حوض
سے لوگ پانی پئین اور حوض اعظم تک نہ پہنچین یعنی بسبب شدت زحمت کے مثلاً انتہی یہہ
بات بے توقیف کے نہین کہی جاتی صاحب غیلانیات نے انس سے روایت کیا ہے کہ میرے حوض
کے چار رکن ہین پہلا رکن ہاتہہ مین ابو بکر کے دوسرا ہاتہہ مین عمر کے تیسرا ہاتہہ مین عثمان کے چوتھا
ہاتہہ مین علی کے ہوگا سو جو کوئی ابو بکر کا دوست اور علی کا دشمن ہوگا ابو بکر اوسکو پانی نہ پلائینگے
اور جو کوئی محب عمر و مبغض ابا بکر ہوگا اوسکو عمر پانی نہ دینگے اور جو شخص محب عثمان و دشمن علی
ہوگا اوسکے ساقی عثمان نہ ہونگے اور جو شخص دوستدار علی اور باغض عثمان ہوگا اوسکو علی
پانی نہ پلائینگے انتہی مین کہتا ہون اس روایت کی سند پر مجہے اطلاع نہین ہے لکن مضمون
اسکا صحیح ہے اسلئے کہ خلفاء اربعہ باہم محب یکدیگر تہے اونمین ایسا کوئی نہ تہا جو دوسرے کے دشمن
سے راضی ہوتا یہہ تو روافض کا خیال باطل ہے کہ باہم اونکے اتحاد و ربط نہ تہا یا ظاہر خلاف باطن
کے تہا زید بن ارقم رفعاً کہتے ہین کہ تم ایک جزء بہی تو ایک لاکہہ ستر ہزار جزء مین سے نہین ہو جو اسدن
میرے حوض پر آئینگے زید نے کہا وہ اوسدن آٹہہ یا نو سو نفر تہے رواہ ابو داؤد الطیالسی
ابن ماجہ کا لفظ رفعاً یہہ ہے کہ سب سے پہلے جو لوگ میری حوض پر آئینگے فقراء مہاجرین ہونگے
میلے کچیلے کپڑے پریشان سر جو کہ منعمات سے نکاح نہین کرتے تہے اور نہ اونکے لیئے دروازے

کھوے جاتے تھے دوسری روایت مین یون ہے کہ سب سے اول وہ لوگ آوینگے جوکہ ذابل
ناحل سائح ہین جب رات آتی تو وہ استقبال اوسکا ساتھ حزن کے کرتے بخاری کا لفظ
رفعًا یہہ ہے کہ آئے گی میرے پاس حوض پر ایک جماعت میرے اصحاب کی وہ حوض سے
راندی جاے گی مین کہونگا کہ اے رب یہہ تو میرے اصحاب ہین او سپر یہہ کہا جائیگا تو نہین جانتا
کہ انھون نے بعد تیرے کیا احداث کیا تہیہ اپنی پشت پر پہر گئے علما کہتے ہین ہر مرتد دین
خدا سے اور ہر محدث دین خدا مین ایسی چیز کا جسکو اللہ پسند نہین کرتا اور نہ اللہ نے اوسکا
اذن دیا ہے منجملہ مطرودین کے حوض نبوی سے ہوگا اوسکو وہان سے دور رکھیگا دینگے
اور سب سے زیادہ تر طردمین وہ ہوگا جو مخالف اہل سنت وجماعت کا اور مفارق سبیل
مومنین ہے جیسے خوارج منجملہ فرق خود باوجود اختلاف باہم کے اور جیسے روافض باوجود
تباین ضلال کے اور جیسے معتزلہ باوجود اصناف اہواء کے سو یہہ سب مبدلین ہین قرطبی
نے کہا اسیطرح ظالمین مسرفین فے الجور جو حق کو مٹاتے اور ستم کرتے ہین پھر اگر تبدیل اعمال
مین ہے تو شاید حوض سے قریب ہون اور اللہ اونکو بخشدے اور اگر وہ تبدیل اصل دین
مین ہے تو پھر وہ طرف آگ کے کہدیرے جائینگے. اس بیان مین قرطبی نے طول کیا ہے
مین کہتا ہون بہتر فرقے ناری سب داخل ہین زمرۂ مبدلین مین اسیطرح طائفہ اہل تقلید
جو کسی شخص کبیر کے قول کو بلا دلیل واجب الاتباع جانتے ہین اسیطرح وہ لوگ جوکہ جامع
ہین درمیان ایمان وشرک کے الغرض صالح ورود کا حوض نبوت پر وہی مسلمان ہوگا جو
خالص راہ ورسم زمانۂ رسالت پر چلتا ہے اور ہر احداث وبدعت سے منزہ ہے ترمذی مین رفعًا
آیا ہے کہ ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور وہ ناز کرینگے کہ کسکے حوض پر لوگ بیشتر آتے ہین ابن الواسطی
نے کہا ہے کہ ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا مگر صالح علیہ السلام کہ انکا حوض انکے ناقہ کا تھن ہوگا

واللہ اعلم نسأل اللہ من فضلہ ان یمیتنا علی الاسلام وان یسقینا من حوض نبینا صلعم شربۃ لانظمأ بعدھا ابدا آمین ف حدیث انس مین فرمایا ہے مین جنت مین سیر کرتا تھا کہ اتنے مین ایک نہر دیکھی جسکے کنارون پر خالی موتیون کے قبے تھے مین نے کہا یہہ کیا ہے اے جبریل کہا یہہ وہ کوثر ہے جو تجھکو تیرے رب نے دی ہے اوسکی مٹی مشک اذفر تھی رواہ البخاری ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے کہ میرا حوض یکماہ راہ ہے اور زوایا اوس کے برابر ہین پانی دودھ سے زیادہ سفید اور بو مشک سے زیادہ خوشبودار اور کوزے مثل آسمان کے تارون کے جو کوئی ایک بار اُس سے پئیگا وہ کبھی پیاسا نہوگا متفق علیہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ میری حوض دورتر ہے ایلہ سے بہ نسبت عدن کے اور وہ برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیرین اور برتن اوسکے زیادہ تر آسمان کے تارون سے اور مین روکونگا لوگون کو اوس سے جسطرح کہ آدمی غیر کے اونٹون کو اپنے حوض سے روکتا ہے کہا اے رسول خدا کیا آپ ہمکو پہچان لینگے فرمایا تمہارے لئے ایک علامت ہوگی جو کسی امت کے لئے نہوگی تم میرے پاس آؤگے روشن پیشانی درخشان دست و پا اثر سے وضو کے رواہ مسلم سہل بن سعد نے رفعاً کہا ہے مین تمہارا فرط ہون حوض پر جسکا گزر مجھپر ہوگا وہ اوس حوض سے پئیگا اور جو پئیگا وہ کبھی پیاسا نہوگا مجھپر کچھہ اقوام وارد ہونگی جنکو مین پہچانتا ہونگا اور وہ مجھکو پہچانتے ہونگے پھر درمیان میرے اور اونکے حیلولت ہوجاے گی مین کہونگا یہہ تو میرے ہین مجھسے کہا جائیگا انک لاتدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی متفق علیہ یہہ حدیث دلیل صریح ہے اِس بات پر کہ مراد احداث سے اس جگہہ بدعت ہے اور مراد تغیر سے ترک سنت ہے یہہ نص شامل ہے سارے مغیرین و محدثین کو زمانہ حضرت سے لیکر تا زمانۂ قیام ساعت اب ہر شخص اپنے عقاید و اعمال کو سیرت صحابہ و ہدی و

دلّ وسمت نبوت پر عرض کرکے معلوم کرسکتا ہے کہ اسکی اور اونکی وضع مین اتحاد ہے یا مغایرت اور ائتلاف ہے یا اختلاف اگر اتفاق ہے تو فحبذا الوفاق اور اگر کچھ تغیر و تبدیل ہوگئی ہے تو وہ مصداق اس حدیث باب کا ہے وعیاذاً باللہ من الخذلان والنفاق۔

باب ۲۵ بیان مین میزان کے

قال تعالیٰ ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئاً الآیۃ۔ وقال تعالیٰ فامامن ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ وامامن خفت موازینہ فامہ ھاویۃ علماء نے کہا ہے وزن اعمال کا بعد انقضاء حساب کے ہوگا کیونکہ وزن واسطے جزاء کے ہے پہلے محاسبہ ہولے تب جزا ملے محاسبہ واسطے تقدیر اعمال کے ہوتا ہے اور وزن واسطے اظہار مقادیر کے تاکہ جزا موافق عمل کے دیجاے قال تعالیٰ ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسھم فی جہنم خالدون اس آیت مین خبر دی ہے وزن اعمال کی مراد اس سے کفار ہین اسلئے کہ اونہین کی ترازو ہلکی پڑے گی کیونکہ اونہون نے اللہ کی نشانیون کو جھٹلایا تھا کقولہ تعالیٰ فکنتم بہا تکذبون وقولہ تعالیٰ بما کانوا بآیاتنا یظلمون وقولہ تعالیٰ فامہ ھاویۃ اطلاق ایسے وعید کا کفار ہی پر ہوتا ہے جب اسکو اور آیہ وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا بہا وکفی بنا حاسبین کو جمع کرو تو یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اصل و فروع دین مین جہان کہین کفار نے مخالفت کی ہے اُس مخالفت کا اونسے سوال کیا جائیگا وقال تعالیٰ ویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوۃ اسمین اونکو توعد کیا ہے زکوۃ نہ دینے پر اور مجرمین کے حال سے یہہ خبر دی ہے کہ اونسے یون کہا جائیگا ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین الآیۃ غرضکہ اللہ تعالیٰ نے یہہ

بیان کردیا کہ مشرکین مخاطب ہین ساتھہ ایمان بالبعث اور اقامت نماز وایتا زکوۃ کے اونسے
ان اُمور کا سوال ہوگا اور حساب لیا جائیگا بخاری مین ابوہریرہ سے رفعًا آیا ہی کہ دن قیامت کے ایکمرد
فربہ وعظیم کو لائین گے وہ اللہ کے نزدیک برابر ایک پر پشہ کے بھی نہوگا تم چاہو تو یہہ آیت
پڑہو فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا مین کہتا ہون کہ یہہ حدیث متفق علیہ ہے مراد وزن
سے اس آیت مین مقدار وحساب یا اعتبار یا میزان ہے مطلب یہہ ٹھیرا کہ اوسکے لئے وزن نہوگا
اسلئے کہ کفار خالص بغیر حساب کے نار مین جائینگے اور میزان واسطے مومنین کاملین ومرائین و
منافقین کے ہوگی قالہ فی المرقاۃ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ خود کافر ہی تولا جائیگا بعض علماء
نے کہا ہے کہ معنی حدیث کے یہہ ہین کہ اونکو کچھہ ثواب نہ ملیگا اونکے اعمال کے مقابلہ مین عذاب
ہوگا اونکی کوئی نیکی ہی نہین ہے کہ جسکا وزن موازین قیامت مین کیا جائے اور جسکے لئے
کوئی حسنہ نہین ہے وہ دوزخی ہوگا ابوسعید کہتے ہین اعمال مثل جبال کے لائے جاینگے
لکن کچھہ بھی وزن نہوگا قرطبی نے حدیث اول مین کہا ہے کہ حدیث دلیل ہے تحریم کثرت
اکل زائد پر قدر کفایت سے جس سے مقصود ترفہ وفربہی ہو اسیکا یہہ قول نبوی بھی موید ہے
ان ابغض الرجال الی اللہ الحبر السمین انتہی یہہ اسلئے کہ عالم اگر سالک طریق ورع وایثار رہوتا
تو ایسی چیز جو اُسکو فربہ اندام کرتی ہرگز نپاتا بلکہ اوسکا بدن مثل تازیانہ یا مشک کہنہ کے ہوتا واللہ اعلم

باب ۲۶ بیان مین کیفیت میزان ووزن اعمال کے

ابن عمر نے رفعًا کہا ہے کہ بیشک اللہ ایک شخص کو میری امت مین سے دن قیامت کے الگ کرکے
ننانوے سجل اوسپر کھولیگا ہر سجل برابر حد بصر کے ہوگا پھر فرمائیگا کیا تجھکو انکار ہے کسی شئے کا
اسمین سے کیا تجھپر میرے کاتبین حافظین نے کچھہ ظلم کیا ہے وہ کہیگا نہین اے رب اللہ تعالی

فرمائیگا تیرا کوئی عذر ہے وہ کہیگا نہین اے رب فرمائیگا ہان تیری ایک نیکی ہے ہمارے پاس
اور آج کے دن تجھپر ظلم نہوگا پھر ایک پرچہ کاغذ نکالا جائے گا اوسمین اشهد ان لا اله الا الله
وان محمدا عبده ورسوله ہوگا اللہ تعالی کہیگا تو اپنے وزن پر حاضر ہو وہ کہیگا اے رب
اس بطاقہ کے سامنے ان سجلات کی کیا ہستی ہے فرمائیگا تجھپر ظلم نہ کیا جائیگا پھر وہ سجلات ایک
پلہ مین اور وہ بطاقہ ایک پلہ مین رکھا جائیگا وہ سارے طومار ہلکے اور وہ پرچہ بھاری ہوجائیگا
اللہ کے نام کے ساتھ کوئی شیے بھاری نہین ہوتی رواہ الترمذی وابن ماجۃ اس حدیث کو
حدیث بطاقہ کہتے ہین اس سے زیادہ باب رجا مین کوئی حدیث نہوگی کیونکہ اسمین فقط شہادت
صادقہ کلمہ طیبہ پر نجات ملگئی وبعد الحمد ۵

مهما تفكرت في ذنوبي		خفت على قلبي احتراقه	
لكنه ينطفي لهيبي		بذكر ما جاء في البطاقه	

سجل کہتے ہین کتاب کبیر کو اور بطاقہ بر وزن کتابہ رقعہ صغیر کو کہتے ہین جو کپڑے کے کنارے پر قیمت
لکھکر لگا دیتے ہین اور یہہ ارشاد کہ تجھپر ظلم نہ کیا جائیگا اسکا مطلب یہہ ہوا کہ یہہ بطاقہ اگرچہ تیری
نظر مین حقیر خفیف ہے لیکن نفس الامر مین عظیم ثقیل ہے اگر ہم اسکو ترک کر دینگے تو ظلم لازم
آئیگا یا یہہ مطلب ہے کہ ہم کوئی عمل تیرا جلیل ہو یا حقیر ترک نکرینگے تاکہ تجھپر ظلم نہو اسلئے
اسکا وزن کرنا ضرور ہے قالہ فی اللمعات امام قشیری نے اس حدیث کی تفسیر مین لکہا ہے
کہ جب مومن کی حسنات دن قیامت کے خفیف ہو جائینگی تو حضرت صلعم اوسکے لئے ایک
بطاقہ برابر ایک پور انگلی کے نکالین گے اور اوسکو پلہ راست میزان مین جسمین حسنات کہی جاتی
ہین ڈالدینگے اوسدم حسنات بھاری ہوجائینگی وہ بندہ مومن حضرت سے عرض کرے گا
بابی انت وامی ما احسن وجهك وما احسن خلقك فمن انت یعنی میرے ماں باپ تمپر

واری ہون تمہاری صورت و عادت کیا خوب ہے تم کون شخص ہو حضرت فرمائینگے مین تیرا
نبی ہون اور یہہ وہ درود ہے جو تو مجھپر پڑھتا تھا آج مینے وہ تجھکو کہ تو اسدم سخت اوسکا محتاج
ہے دیدی انتہی مین کہتا ہون مجھے اسکی سند پر اطلاع نہین ہے آگلی حدیث مین نجات بطاقہ
شہادت توحید پر مذکور ہے اور اسمین درود شریف پر اسمین شک نہین کہ یہہ دونون عمل یعنی
شہادت صادقہ کلمہ طیبہ اور کثرت صلوٰۃ علی النبی صلعم انفع اعمال ہین اللہم وفقنا حدیث
مین آیا ہے جسنے کوئی حاجت برادر مومن کی نکالدی مین پاس اوسکی ترازو کے ہونگا اگر
بھاری ہوئی فبہا ورنہ اوسکی شفاعت کرونگا **ف** امام غزالی کہتے ہین وہ ستر ہزار شخص جو
بیحساب جنت مین جائینگے اونکے لئے میزان کھڑی نہ کیجائے گی اور نہ وہ صحایف اعمال
لینگے بلکہ اونکو برات نامہ ملجائیگا اوسمین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہا ہوگا ہذہ براءۃ
فلان بن فلان قد غفر و سعد سعادۃ لا یشقی بعدہا ابدا یعنی یہہ صفائی نامہ
ہے مثلاً صدیق بن حسن کا وہ عزیز و سعید ہوا آب کبھی بعد اسکے شقی نہوگا انشاء اللہ تعالی غزالی
کہتے ہین اس مقام سے زیادہ کوئی مقام مسرت کا مجھپر نگذرا انتہی قرطبی نے فرمایا ہے اسیطرح
یہہ بھی آیا ہے کہ اوسدن موازین واسطے اہل نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج کے بھی کھڑے کئے جاینگے
اور اونکے اعمال وزن ہوکر مطابق وزن کے اجر دیا جائیگا رہے اہل بلا اونکے لئے نہ میزان
منصوب ہوگی اور نہ کوئی دیوان کھولا جائیگا بلکہ اونپر بھرمار اجر و ثواب بیحساب کی ہوگی —
دوسری روایت مین آیا ہے کہ اہل عافیت اونکو دیکھکر موقف مین یہہ تمنا کرینگے کہ کاش اونکے
اجسام مقاریض سے کترے جاتے یہہ تمنا حسن ثواب خدائے عزوجل کو دیکھکر پیدا ہوگی اخرجہ
ابو نعیم وغیرہ حسن بن علی کہتے تھے کہ مجھسے میرے نانا نے کہا اے لڑکے بہشت مین ایک
درخت ہے اوسکو شجرۃ البلوی کہتے ہین وہان اہل بلا یا کو لائینگے اونکے لئے نہ ترازو کھڑی ہوگی

اور نہ کچہری کہولی جائیگی بلکہ خوب سا اجر بہایا جائیگا پھر یہ آیت پڑہی انما یوفی الصابرون
اجرھم بغیر حساب ذکرہ ابن الجوزی رح مین کہتا ہون مراد اہل بلا سے اسجگہہ وہ مومنین
صادقین ہین جنہون نے راہ خدا مین تکلیف انتقام و آلام و اوجاع بدن یا روح کی پائی تہی
اور معتقد دین پر مستقیم اور آفات پر صابر رہے نہ وہ گدا و محاویج جو بیدین بے نماز تارک اسلام
و احکام شرع ہین اور صبر اونکا بلا پر اضطراری ہے اور ہر وم اللہ کے شاکی و فریادی رہتے ہین کہ
یہہ لوگ اوسدن خسر الدنیا والاخرہ ہونگے صبر پر وعدہ اجر بے حساب اسی لیئے آیا ہے کہ صبر
اشیا سے زیادہ تلخ و مشکل تر ہے بیان مراتب صبر و اجر صبر و مصداق صبر کا رسالہ اداۃ الشکر
مین کیا گیا ہے اوسکی طرف رجوع کرکے اتصاف و عدم اتصاف اپنا ساتہہ اس فضیلت عظمی
کے معلوم کرنا چاہیئے ورنہ مجرد دعوی سے کچہہ کام نہین چلتا ہے ۵

بحرف و صوت میسر نگردد آزادی		ببین اسیر قفس طوطیان گویا را		

ف ابن عباس کہتے تہے اللہ تعالی جب اعمال کا وزن کرنا چاہیگا تو اونکو اجسام بناکر قیامت
کے دن تولیگا ابن عمر نے کہا صحائف اعمال اجسام ہونگے اونکا وزن کیا جائیگا اوسوقت اللہ تعالی
ایک پلہ کو بہاری کردیگا انتہی معتزلہ نے انکار وزن اعمال کا اسلیئے کیا ہے کہ اعمال اعراض
ہین اور اعراض کا وزن نہین ہوسکتا ہے کیونکہ وہ فی نفسہا قایم نہین ہوتے ہین لکن اگر
آیات و اخبار مین تامل کرتے تو اونکو اس بات کا جزم ہوجاتا کہ میزان حق ہے اور وزن اعمال
بہی حق ہے اہل سنت و جماعت کا اسپر اجماع ہے کہ وزن اعمال حق ہے اور ایمان لانا
اوسپر واجب حدیث مین آیا ہے کہ کفہ حسنات نور کا ہوگا اور کفہ سئیات ظلام کا حکیم ترمذی
نے کہا ہے کہ جنت بجانب راست عرش ہوگی اور نار جانب چپ پر اور کفہ حسنات یمین عرش پر
اور کفہ سئیات یسار عرش پر تو جنت مقابلہ حسنات کے ہوئی اور نار مقابل سئیات ابن عباس

نے کہا ہے کہ جس ترازو مین نیکی بدی وزن کیجاے گی اوسکے دو پلے ایک زبان ہوگی شیخ
احمد سہرندی نے کہا ہے کہ قیامت کی ترازو برخلاف دنیا کی ترازو کے ہوگی یعنی بھاری پلہ
اوپر کو او ٹھہ جائیگا اور ہلکا پلہ زمین سے لگ جائے گا انتہی لکن ماخذ اس قول کے مجھے اطلاع
نہین ہوئی واللقدرۃ صالحۃ لکل شئ احمد بن حرب تابعی جلیل کہتے ہین کہ لوگ دن قیامت
کے تین فرقے ہوکر مبعوث ہونگے ایک فرقہ اعمال صالحہ کیوجہ سے اغنیاء ہوگا دوسرا اعمال صالحہ
سے فقراء تیسرا فرقہ اغنیاء ہوگا لکن پھر بسبب تبعات خلایق کے مفلس ہو جائیگا سفیان ثوری
نے کہا ہے اگر بندہ درمیان اپنے اور اللہ کے ستر گناہ لیکر ملے تو یہ آسان ہے اِس سے کہ ایک
گناہ درمیان اپنے اور لوگون کے لیکر ملے یعنی تبعات خلق کا بڑا اندیشہ ہے اور اوسپر سخت مواخذہ
ہوگا قرطبی نے فرمایا ہے یہہ بات ٹھیک ہے اسلئے کہ اللہ تعالی غنی کریم غفور رحیم ہے اور ابن آدم
فقیر و مسکین وہ اوسدن ایک حسنہ کا محتاج ہوگا جسکی وجہ سے اوسکی ترازو بھاری پڑے حدیث
صحیح مین فرمایا ہے جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ جنت مین جائیگا یہ بھی آیا ہے کہ ترازو مین
کوئی چیز حسن خلق سے زیادہ بھاری نہوگی یہہ بات پہلے گذر چکی ہے کہ درود شریف پڑہنے سے
ترازو بھاری ہو جائے گی اسی جگہہ سے بعض اہل دل نے کہا ہے کہ بما وجدنا ما وجدنا
یعنی جو کچہہ ہمنے پایا ہے وہ طفیل مین اسی درود خوانی کے پایا ہے **حکایت** ایک بزرگ نے
اپنے بعض اصحاب کو بعد موت کے خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تیرے ساتھہ کیا معاملہ کیا کہا
میری نیکی بدی تولی گئی بدی نیکی پر بھاری ہوئی اتنے مین ایک کیسہ آسمان سے کفہ
حسنات مین آکر گرا پلہ نیکی کا بھاری ہو گیا مینے جو اُس تھیلی کو کھولا تو اوسمین ایک کفدست
خاک نکلی جو مینے لپ بھر کر ایک مسلمان کی قبر مین ڈالی تھی وہب بن منبہ نے کہا ہے مدار اون
وزن اعمال کا جنکے سبب سے ترازو بھاری پڑجاتی ہے اور صاحب اعمال سعادتمند ٹھہرتا ہے

اوس عمل پر ہے جسپر کہ بندہ کا خاتمہ ہوتا ہے اللہ جب یہ چاہتا ہے کہ کسی بندے کے ساتھ بھلائی
بہتری کرے تو اوسکا خاتمہ بالخیر کرتا ہے اور جب یہ چاہتا ہے کہ برائی کرے تو خاتمہ اوسکا برائی
پر ہوتا ہے انتہی حدیث انما الاعمال بالخواتیم اسی کے موید ہے نسأل اللہ من فضلہ
ان یمن علینا بالموت علی التوحید والعمل الصالح امین —

باب ۲۷ بیان مین اصحاب اعراف کے

حدیث جابر مین فرمایا ہے کہ دن قیامت کے موازین رکھی جائینگی حسنات وسیئات کا وزن ہوگا
جسکی حسنات سیئات پر برابر ایک تواۃ یعنی گٹھلی کے بھاری ہونگی وہ جنت مین جائیگا
اور جسکی سیئات حسنات پر بھاری ہوئی برابر ایک تواۃ کے تو وہ آگ مین داخل ہوگا پوچھا جسکی
حسنات وسیئات برابر ہونگی اوسکا کیا حال ہے فرمایا وہ اعراف والے ہین جنت مین داخل
نہین ہوئے لیکن اوسکی طمع رکھتے ہین رواہ خیثمۃ بن سلیمان فی مسندہ ابن مسعود کہتے
تھے قیامت کے دن لوگون کا حساب ہوگا جسکی نیکی بدی سے زیادہ ہوگی گو ایک ہی حسنہ
ہو وہ جنت مین جائیگا اور جسکی بدی نیکی سے زیادہ ہوگی گو ایک ہی سیئہ ہو تو وہ آگ مین
جائے گا پھر یہ آیت پڑہی فمن ثقلت موازینہ فاولئک ہم المفلحون ومن خفت
موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسہم فی جہنم خالدون پھر کہا کہ ترازو ایکدانہ
برابر سے ہلکی یا بھاری ہو جائے گی اور جسکی حسنات وسیئات برابر ہونگی وہ شخص اصحاب اعراف
مین ہوگا کعب احبار نے کہا ہے دو آدمی جو دنیا مین باہم دوستدار تھے ایک کا گذر دوسرے
پر ہوگا اوسکو طرف آگ کے کھینچے لئے جاتے ہونگے یہہ اوس سے کہیگا واللہ بجز ایک نیکی کے
میرے پاس باقی نہین رہا ہے جسکے سبب سے مین نجات پاؤن اے برادر یہ نیکی تو ہی لیلے

تجھی کو نجات ملجائے پھر وہ دونون منجملۂ اصحاب اعراف کے ہونگے اللہ تعالیٰ اون دونونکی
نسبت حکم دیگا وہ جنت مین جائین گے مین کہتا ہون یہہ اسلئے کہ اللہ اکرم الاکرمین و
اجود الجوادین ہے جب آدمی نے یہہ جود کیا کہ اپنی نیکی برادر مومن کو دیدی تو اللہ کا فضل و
کرم بنسبت بنی آدم کے کہین بڑہ کر ہے اگر اوسنے اون دونون گنہگارون کو بخشدیا تو کیا تعجب
ہے چنانچہ غزالی نے کتاب کشف علوم الآخرہ مین لکھا ہے کہ ایک آدمی کو دن قیامت کے
لائین گے وہ کوئی حسنہ جس سے ترازو بھاری ہو نپائیگا اللہ تعالیٰ براہ رحم فرمائیگا جا لوگون
مین کسی سے ایک نیکی مانگ لا کہ مین تجھکو جنت مین داخل کردون وہ لوگون کے بیچ مین گھسکر
جس کسی سے اس بابت بات چیت کرے گا وہ یہی کہیگا مجھے ڈر ہے کہ کہین میری ترازو ہلکی ہوجائے
تجھسے زیادہ مین محتاج ہون وہ نا امید ہو جائیگا اتنے مین ایک شخص کہیگا کہ تو کیا طلب کرتا ہے
وہ کہیگا ایک حسنہ میرا گزر ایک قوم پر ہوا جنکی ہزارون نیکیان ہین اونہون نے مجھپر بخل کیا
یہہ آدمی کہیگا کہ مین اللہ سے ملا میرے صحیفے مین ایک ہی نیکی ہے مین گمان نہین کرتا کہ وہ مجھے
میرے کام آئے لے تو ہی اسکو لیلے مین نے وہ تجھکو ہبہ کی وہ اوسکو لیکر شادان و فرحان
چلیگا اللہ تعالیٰ اوس سے کہیگا کہ تیرا کیا حال ہے حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے وہ اپنا ماجرا
حکایت کرے گا اوسوقت اللہ اُس مرد کو پکارے گا جسنے وہ نیکی ہبہ کی ہوگی اور اُس سے
کہیگا کرمی اوسع من کرمك خذ بيد اخيك وانطلقا الى الجنة اسیطرح ایک اور شخص کو
بلائین گے جسکی حسنات سئیات برابر ہونگی اللہ تعالیٰ اوس سے کہیگا تو نہ اہل جنت مین سے
اور نہ اہل نار مین اتنے مین ایک فرشتہ ایک صحیفہ لاکر ترازو مین رکھدیگا اُسمین لفظ اُف لکھا ہوگا
اوسکے سبب سے سئیات کا پلہ بھاری پڑجائیگا کیونکہ یہہ کلمۂ عقوق کا ہے دنیا کے پہاڑون سے
بھی گران تر ہے اوسکو حکم دوزخ کا ہوگا وہ کہیگا اے رب مجھکو تو امید تیرے عفو کی تھی اس نے

سے اللہ فرمائیگا اپنے باپ کا ہاتھہ پکڑکر جنت مین جا انتہی کلام الغزالی رح مین کہتا ہون اللهم
مغفرتك اوسع من ذنوبی و رحمتك ارجی عندی من عملی فاغفرلی انك
انت الغفور الرحیم حذیفہ کہتے ہین صاحب میزان جوکہ اوسدن مقرر ہونگے جبرئیل علیہ السلام
ہین جسکی ترازو بھاری نکلے گی یہ ایسی آواز سے ندا کرینگے جسکو سارے خلایق سنینگے کہ ان فلانا
سعد سعادۃ لایشقی بعدھا ابدا یعنی فلان مثلاً صدیق حسن سعادت مند ہوا اب وہ
بدبخت نہوگا انشاء اللہ تعالی اور جسکی ترازو ہلکی ہوگی تو یون ندا کرینگے کہ ان فلانا شقی
شقاوۃ لایسعد بعدھا ابدا و نعوذ باللہ منه ہناد بن سری کہتے تھے اہل اعراف
کا نام دن قیامت کے مساکین اہل جنت ہوگا عبداللہ بن حارث نے کہا ہے اصحاب اعراف
کو ایک نہر پر لے جائین گے جسکو نہر حیات کہتے ہین وہ اوسمین غسل کرینگے اونکی گردنون مین
ایک تل ظاہر ہوگا پھر دوبارہ اوسمین نہائینگے ہر غسل مین سفیدی بڑہتی جاے گی اونسے
کہینگے کہ تم کچھہ تمنا کرو وہ تمنا کرینگے جو اللہ چاہیگا اوسپر اونسے کہا جائیگا کہ تمہارے لئے
ستر گنا تمہاری تمنا سے ہے وہ مساکین اہل جنت کہلائینگے جب جنت مین جائین گے تو وہ
تل اونکی گردن مین موجود ہوگا جس سے درمیان لوگون کے پہچانے جائینگے ف
قرطبی نے کہا ہے علما کا تعین اہل اعراف مین اختلاف ہے بارہ قول پر پھر یہ اقوال ذکر کئے
ہین سب آثار صحابہ وغیرہم ہین کوئی خبر مرفوع نہین ہے ولہذا کسی قول کو راجح نہین کہا ہے
بعض صحابہ کہتے تھے اودانی کنت من اهل الاعراف یہ کہنا ڈرسے نار کے تھا ع
ازدوزخیان پرس کہ اعراف بہشت ست ✤ بعض نے کہا ہے اعراف ایک فصیل ہے
درمیان جنت و نار کے فتح البیان مین زیر کریمہ وعلی الاعراف رجال اختلاف
اہل اعراف کا لکھا گیا ہے ✤

باب ۲۰ اس بیان مین کہ قیامت کو ہر اُمت اپنی معبود کے ساتھہ ہوگی اور اس امت کے منافقین کا امتحان بضرب صراط کیا جاے گا

ترمذی مین رفعاً آیا ہے کہ اللہ سب کو ایک زمین مین جمع کرکے جھانکیگا اور فرمائیگا کہ ہر انسان ساتھہ اپنے معبود کے ہو جائے صلیب والے کے لئے صلیب اور تصاویر والے کے لئے تصاویر اور آتش پرست کے لئے آتش متمثل ہو جائے گی سب لوگ پیرو اپنے معبودین کے ہو جائینگے فقط مسلمان باقی رہینگے الحدیث بطولہ مسلم کا لفظ رفعاً یون ہے کہ جب اللہ دن قیامت کے سب لوگون کو جمع کرے گا تو یہہ فرمائیگا من کان یعبد شیئاً فلیتبعہ یعنی جو کوئی جس کسی شئے کا عابد ہو وہ اوسکے ساتھہ ہو جائے چنانچہ آفتاب پرست ہمراہ آفتاب کے اور ماہتاب پرست ہمراہ ماہ کے ہو جائیگا اور طاغوت کے پوجنے والے پیچھے طواغیت کے ہونگے اور عابد مسیح تبع شیطان مسیح ہو جائین گے فقط یہہ امت باقی رہجائیگی اس مین اس امت کے منافق ہونگے اللہ اونکے پاس سواے صورت شناختہ کے اور صورت مین آئیگا اور کہیگا مین تمہارا رب ہون وہ کہین گے نعوذ باللہ منك ہم اسجگہہ کہڑے ہین جب تک کہ ہمارا رب آئے جب ہمارا رب آئیگا ہم اوسکو پہچان لینگے تب اللہ تعالی صورت شناختہ مین آئیگا اور کہیگا مین تمہارا رب ہون وہ کہینگے ہان تو ہمارا رب ہے پھر اوسکے ساتھہ ہو جائینگے اور سامنے جہنم کے پلصراط رکہا جائیگا پہلے مین اور میری امت اوسکے پار ہوگی اور اوسدن کوئی بات نکرسکیگا مگر رسل پھر رسل کا کلام بھی اوسدن یہہ ہوگا اللھم سلم سلم جہنم مین آنکڑے ہونگے جیسے خار درخت سعدان کے تمنے سعدان دیکھا ہے کہا ہان اے رسول خدا فرمایا وہ کلالیب

اسیطرح کے ہونگے فقط اتنی بات ہے کہ اندازہ اونکی عظمت کا کوئی نہین جانتا ہے مگر اللہ
وہ لوگون کو بسبب اونکے اعمال کے اوچک لین گے کوئی اپنے عمل کے سبب ہلاک ہو جائیگا
اور کوئی جزا پاکر نجات پائیگا قرطبی کہتے ہین مراد منافقین سے اس حدیث مین وہ لوگ ہین
جو اعمال مین ریا کار تھے یہی اشبہ ہے بقرینۂ حدیث دیگر جسمین یون آیا ہے کہ کوئی ساجد
خدا کا باقی نرہیگا لکن اوسکو حکم سجدہ کا ہوگا باقی وہی رہیگا جسنے ریا و اتقا سے سجدہ کیا ہوگا
اللہ اوسکی پشت کو ایک طبقہ کردے گا وہ جب ارادہ سجدے کا کرے گا تو اپنی پشت پر گر یگا
الحدیث نسأل اللہ السلامة من الزیغ عن الاسلام آمین۔

باب ۲۹ بیانمین کیفیت جواز و حبس کے صراط پر

وقوله تعالیٰ وان منکم الا واردها کان علی ربک حتما مقضیا غزالی
کہتے ہین کوئی صراط کے پار نہوگا جب تک کہ سات پلون پر سؤال نہولیگا ایک قنطرہ پر سوال
شہادت کلمۂ طیبہ کا ہوگا اور دوسری پر نماز کا اور تیسری پر روزہ کا چوتھی پر زکوۃ کا پانچوین
پر حج وعمرہ کا چھٹے پر غسل جنابت و وضو کا ساتوین پر مظالمات مردم کا یہ سب سے زیادہ صعب نرہوگا
اگر ان سب اعمال کو پورا پورا ادا کیا ہے تو بیڑا پار ہو جائیگا پھر صراط پہ کوئی ادنے سے منہ
ہوگا اور کوئی محبوس اعراف مین وہکذا اور کوئی سو برس مین پار ہوگا اور کوئی ہزار برس
مین معذا آگ اوسکو نہ جلائیگی جسنے اپنے رب کو عیانا دیکھا ہوگا اور اوسکی رویت مین کچھ
شک نرکہتا ہوگا انتہی اسجگہہ مسلمان کو یہہ چاہیئے کہ اپنی جان کو یون سمجھے کہ مین صراط
پر ہون اور جہنم میرے نیچے ہے کالے بھرے اور شرار اوسکے شعلہ کے اوڑ رہے ہین اور
کوئی اوسپرسے گزرتا ہے اور کوئی چلتا ہے اور کوئی گھسٹتا ہے اور لوگ پتنگون کی طرح اوسمین

گرتے ہین اور اونکے دوش کانپتے لرزتے ہین چلنے والے اور گھسٹنے والے تھوڑے ہین اور پل
ذرکے گرنے والے بہت ۵

فان تنج منها تنج من ذی عظیمة	والا فانی لا اخالك ناجیا

مسلم مین رفعًا آیا ہے کہ سب اول گزرنیوالا صراط پر سے وہ ہوگا جو مثل بجلی کے گزریگا پھر ہوا
کی طرح پھر پرندہ کیطرح پھر دوڑنے والے مرد کی طرح عمل کے موافق ہر کوئی گزر کرے گا
اور تمہارے پیغمبر صراط پر کھڑے ہون گے رب سلم سلم کہینگے یہانتک کہ اعمال عباد عاجز
آجائینگے پھر ایک مرد آئیگا وہ چل نسکیگا مگر گھسٹتا سرین کے بل الحدیث دوسری روایت
مین یون ہے کہ جسر یعنی پل کو جہنم پر رکہینگے پوچھا جسر کیا ہے فرمایا ایک دہستی جگہہ لغزش
کی ہے اوسمین خطاطیف و کلالیب وحسک ہونگے الحدیث ابو سعید خدری نے کہا ہے مجھے یہ
بات پہنچی ہے کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہوگا اوسمین کلالیب و خطاطیف
ہونگے ایک کلوب اوسکا ربیعہ و مضر سے زیادہ لوگون کو پکڑیگا سعید بن ہلال کہتے ہین ہمنے
سُنا ہے کہ صراط اہل تقوی پر مثل ایک وادی وسیع کے ہوجائیگی بجسب کثرت اعمال صالحہ
اسبعاب سرعت مرور کے موافق قوت ہمت و نشاط عبادت کے ہوگی جب کوئی یہہ کہیگا کہ اے
رب مجھکو تو نے صراط پر بطی السیر کیون کیا تو یہہ جواب ملیگا کہ تو ہی اداے عبادت سے اول
وقت مین بطی تھا ابن مسعود نے کہا ہے کہ تم پل کے پار اللہ کے عفو سے ہوگے اور جنت مین
اوسکی رحمت سے جاؤگے اور گہر کی تقسیم موافق اعمال کے ہوگی ابن الجوزی نے حدیثًا ذکر
کیا ہے کہ لغزش کرنیوالے صراط پر بہت ہونگے سب سے زیادہ لغزش عورتون کو ہوگی حدیث
مین آیا ہے کہ جسنے بیجا نے کوئی بات آبرو مین اپنے بھائی کے کہی ہوگی وہ صراط پر روکا جائیگا
اُس سے کہین گے کہ تو اس بات کو ثابت کر اگر نکرے گا تو اوسکا پانون لغزش کرکے آگ مین گریگا

ھذا وقد عظمت الاھوال واشتدت الاحوال والعصاۃ یتساقطون عن الیمین والشمال والزبانیۃ یتلقونھم بالسلاسل والاغلال وتنادیھم الملائکۃ اما نھیتم عن کسب الاوزار اما خوفکم نبیکم من عذاب النار اما انذرکم کل الانذار اما جاءکم النبی المختار ذکرہ ابن الجوزی رح ف شعرانی وغیرہ نے کہا ہے کہ کثرت درود واستغفار کے واسطے یاد دہانی شفاعت وخفت ہول کے نافع ہے کم سے کم ہر روز بارہ ہزار بار درود پڑھے بلکہ اگر رات دن مین لاکھہ بار بھی پڑھیگا تو پھر یہ مقدار بمقابلہ امر شفاعت مین کم ہوگا کثرت استغفار سے بقیہ اعمار مین الله شدائد واہوال کو سبک کردیتا ہے وبالله التوفیق +

باب بیانمین شعار مومنین کے صراط پراور جو طرفۃ العین بھی اسپر توقف نکریگا

ترمذی مین رفعًا آیا ہے کہ شعار مومنین کا صراط پر سلم سلم ہوگا یہہ حدیث گزر چکی کہ خود حضرت وہان پر رب سلم سلم کہتے ہونگے و آئلی کہتے ہین حضرت نے ابو ہریرہ سے فرمایا تھا علم الناس سنتی وان کرھوا ذلک وان احببت ان لا توقف علی الصراط طرفۃ عین حتی تدخل الجنۃ فلا تحدث فی دین الله حدثا برائک یہہ حدیث حسن ہے اسکو قرطبی نے روایت کیا ہی قالہ الشعرانی یعنی تو لوگون کو میری سنت سکہا گو اونکو برا لگے اور اگر تو یہ چاہتا ہے کہ ایک پل بھی پلصراط پر نہ ٹھیرے اور جنت مین جا پہنچے تو اپنی عقل سے کوئی احداث الله دین مین نکر معلوم ہوا کہ موجد بدعت صراط پر متوقف ہوگا اگرچہ حسنہ ہی کیون نہو اور اگر سیئیہ ہے تو پھر نجات ہی مشکل پڑے گی حدیث مین آیا ہے جسنے اچھا صدقہ دیا دنیا مین وہ صراط سے پار ہو جائیگا رواہ ابو نعیم ابو الدرداء رفعًا کہتے ہین جسکا گہر مسجد ہو گی الله اسکی لئے

روح و رحمت وجواز علی الصراط کا ضامن ہے رواہ الختلی یہ اسلیئے کہ مسجد کا گھر ٹھہرانا علامت ہے ترک دنیا و توجہ الی الآخرۃ کی وصایائے خواجہ عبدالخالق غجدوانی مین آیا ہے باید کہ خانہ تو مسجد باشد مین کہتا ہون جو کوئی انتظار نماز مین اکثر حاضر باش مسجد رہتا ہے وہ اسی حکم مین ہے اوسکو حضرت نے رباط کہا ہے اور رباط کا اجر ہمیشہ جاری رہتا ہے گھر بنانے سے یہ مراد نہین ہے کہ شب و روز مسجد ہی کے اندر گھر کیطرح رہے کھائے پیئے سوئے کام کاج کرے

حکایت شیخ ابو جعفر کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا کہ گویا مین جہنم کے پلون پر کھڑا ہون مینے ایک ہول عظیم کی طرف نظر کی اور اپنے جی مین سوچنے لگا کہ ان اہوال سے کسطرح عبور کرونگا اتنے مین ایک قائل نے میرے پیچھے سے کہا اے بندہ خدا ضع حملک و اعبر یعنی اپنا بوجھہ رکھہ اور پار ہو جا مینے کہا میرا بوجھہ کیا ہے کہا ضع الدنیا و اعبر انتہی یعنی دنیا کو چھوڑ کر پار ہو جاے

تو رہ از کثرت اسباب بر خود تنگ میداری		سبک روحان چو بوی گل فرو بستند محملہا

حکایت شعرانی کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا کہ صراط منصوب ہے اور شیخ نور الدین شونی شیخ مجلس درود شریف جامع ازہر کمر کسے ہوئے کھڑے ہین اور ایک کمر بند سفید بعلبکی بندھا ہے اپنے اصحاب کا جو حضرت پر درود پڑہتے تھے ہاتھہ پکڑ کر ایک ایک کو جو اونکے سامنے آتا ہے پل پار کرتے ہین یہانتک کہ سب کو پار کرا دیا انتہی احمد بن رفاعی نے کہا ہے بلغنی انہا تجیز صاحبہا علی الصراط بسرعۃ اور اپنے یارون کو شوق درود خوانی کا دلاتے فاکثروا الیہا لاخوان من الصلوۃ والسلام علی رسول اللہ صلعم واللہ الموفق +

باب ۲۱ اس بیان مین کہ حضرت صلعم تین واسطون مین سے کسی ایک جگہہ مین ملینگے

انس کہتے ہین مینے حضرت سے سوال اپنی شفاعت کا دن قیامت کے کیا فرمایا مین تیری شفاعت
کرونگا مینے کہا مین آپکو کس جگہہ طلب کرون فرمایا سب سے پہلے صراط پر جستجو کرنا مینے کہا اگر وہان
نپاؤن فرمایا نزدیک میزان کے ڈہونڈہنا مینے کہا اگر وہان بھی آپ کو ندیکھون فرمایا نزدیک
حوض کے تلاش کرنا کہ مین ان تین موطن کو چھوڑ کر کہین اور نہونگا رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب مین کہتا ہون مشہور یہ ہے کہ میزان قبل صراط کے ہے اور
نظم حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ صراط مقدم ہے میزان پر اسکا جواب یہ ہے کہ طلب کرنا مظان
مرتبہ مین ہر طرف سے جایز ہے جدہر سے طالب پاہے طریق متقدم یا متاخر سے یہی حال ہو افق
مرتبہ کا ہے کہ ہر طرف سے ابتدا طلب کی ہوسکتی ہے کیونکہ ترتیب بحسب ذکر دلالت ترتیب پر بحسب
زمان یا طبع یا ذات نہین کرتی ہے اور ایک جواب یہ بھی دیا ہے کہ حضرت صلعم ایک وقت مین کبھی
صراط پر اور کبھی میزان پر ہون گے اور وقوف آپکا ہر ایک پر متکرر ہوگا اور بعض لوگ صراط
سے پار ہوگئے ہونگے اور بعض کا وزن ہوتا ہوگا ایک ہی وقت مین واللہ اعلم اور حدیث عائشہ
مین آیا ہے کہ ایکبار وہ دوزخ کو یاد کرکے روئین حضرت نے پوچھا کیون روتی ہو کہا
مجھے نار یاد آئی مین روئی کیا تم دن قیامت کے اپنے گہر والون کو یاد کروگی فرمایا اما
فی ثلثۃ مواطن فلا یذکر احد احدا عند المیزان حتی یعلم ایخف میزانہ
ام یثقل وعند الکتاب حین یقال ھاؤم اقرؤا کتابیہ حتی یعلم این یقع کتابہ
افی یمینہ ام فی شمالہ من وراء ظہرہ وعند الصراط اذا وضع بین ظہری
جہنم رواہ ابو داؤد یعنی تین جگہو نمین کوئی کسی کو یاد نکریگا ایک پاس ترازو کے
دوسرے وقت ملنے نامۂ اعمال کے تیسرے پلصراط پر جبتک کہ ہر ایک کو اپنا انجام
معلوم نہولیگا نسأل اللہ العافیۃ بمنہ وکرمہ ❖

باب ۳۲ اس بیانمین کہ ملائکہ انبیاء اور اونکی امم کو بعد صراط کے آگے بڑہکر لینگے اور اعداء انبیاء کے ہلاک ہونگے

عبداللہ بن سلام نے کہا ہے اللہ دن قیامت کے انبیاء کو جمع کرے گا ایک ایک نبی اور ایک ایک امت یہانتک کہ آخر مرکز حضرت اور آپ کی امت ہوگی اور پل جہنم پر رکہا جائیگا منادی ندا کریگا کہ احمد اور اونکی امت کہان ہے حضرت کہڑے ہوجائین گے اور آپ کے پیچہے آپکی امت ہوگی کیا نیک اور کیا بد جب صراط پہنچین گے تو دشمنونکی آنکہین اندہی ہوجائینگی وہ دائین بائین آگ مین گرنے لگین گے اور حضرت مع صالحین کے گزر جائینگے ملائکہ آگے بڑہکر اونکو لینگے اور جنت کے رستہ پر دائین بائین لگائینگے یہانتک کہ آپ پاس اپنے رب کے پہنچینگے آپکے لئے کرسی بجانب راست رحمن کے رکہی جائے گی پہر آپکے پیچہے عیسی علیہ السلام اسیطرح پر آئین گے اور اونکے پیچہے اونکی امت کے نیک و بد ہونگے جب صراط پر پہنچین گے دشمنون کی آنکہونکا نور جاتا رہے گا وہ یمینا وشمالا آگ مین گرینگے اور عیسی علیہ السلام مع صالحین کے آگے بڑہین گے اونکو فرشتے آگے بڑہکر لین گے اور جنت کے رستہ پر دائین بائین لگائینگے یہانتک کہ وہ نزدیک اپنے رب کے پہنچین گے اونکے لئے کرسی دوسری طرف رکہی جائیگی پہر ہر ایک نبی بعد نبی کے اور ہر ایک امت بعد امت کے بلائی جائے گی یہانتک کہ سب کے آخر مین نوح علیہ السلام بلائے جائین گے اللہ نوح پر رحم کرے انتہی یہہ معنی ہین حدیث نحن الآخرون السابقون کے نسأل اللہ من فضلہ ان یمیتنا علی ملۃ رسول اللہ صلعم حتی تجاوز الصراط معہ امین

باب ۳۳ بیانمین صراط دوم کے

یہ وہ قنطرہ ہے جو درمیان جنت و نار کے ہوگا کیونکہ آخرت مین دو پل ہونگے ایک گزرگاہ
سارے اہل محشر کا کیا ثقیل اور کیا خفیف مگر وہ شخص جو کہ بغیر حساب جنت مین جائیگا یا وہ شخص
جسکو گردن آگ کی نکلکر اوٹھا لیگی اُس صراط اکبر سے وہی مومنین خلاص ہونگے جنکی نسبت
اللہ کو یہ بات معلوم ہے کہ قصاص سے اونکی حسنات تمام نہونگے وہ اس صراط سے گزرکر
دوسرے صراط پر محبوس کیئے جائین گے یہ صراط خاص واسطے انکے ہوگی انمین سے انشاء اللہ
تعالیٰ کوئی شخص بھی طرف آگ کی پھر کر نہ آئیگا اسلیئے کہ یہ لوگ صراط اول سے جو پشت
جہنم پر تھی گزر کر کے پار ہو چکے ہونگے اور جسکو اوسکے گناہ نے ہلاک کیا تھا اور جرم اُسکا
باوجود قصاص کے حسنات پر بڑہگیا تھا وہ پہلے ہی اوسمین گر چکا ہوگا حدیث ابوسعید خدری
مین فرمایا ہے یخلص المومنون من النار فیحبسون علی قنطرۃ بین الجنۃ والنار فیقتص
لبعضھم من بعض مظالم کانت بینھم فی الدنیا حتی اذا ھذبوا ونقوا اذن
لھم فی دخول الجنۃ فو الذی نفس محمد بیدہ لاحدھم اھدی بمنزلہ
فی الجنۃ منہ بمنزلہ کان لہ فی الدنیا رواہ البخاری قرطبی نے کہا ہے کہ معنی
خلاص کے آگ سے یہ ہین کہ اُس صراط سے جو آگ پر رکھی جاوے گی پار ہوگئے پھر جب جنت
مین جانا چاہین گے تو رضوان مع اصحاب خود اونکا استقبال کرے گا اور اونسے کہیگا
سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین نسأل اللہ تعالیٰ اللطف بنا وبجمیع
اخواننا فی ذلک الیوم امین +

باب ۳۴ بیان مین دخول موحدین کے آگ مین

حدیث ابوسعید خدری مین فرمایا ہے کہ اہل نار جو دوزخ والے ہین وہ نار مین نہ زندہ ہونگے

اور نہ مرده ولکن کچھہ لوگون کو بسبب اونکے گناہون کے آگ لگے گی یا بسبب اونکی خطاؤن کے
آگ پہنچیگی سو اللہ اونکو مار ڈالیگا یہانتک کہ جب وہ کوئلہ ہو جائین گے تو اونکے لئے اذن
شفاعت کا ہوگا اونکو گروہ گروہ کرکے انہار جنت پر لائین گے اور جنت والون سے کہا جائیگا
کہ تم ان پر پانی بہاؤ وہ اُس پانی کے پڑنے سے ایسے اوگین گے جیسے دانہ راہ مین سیلاب
کے اوگتا ہے ایک مرد نے قوم مین سے کہا کہ گویا حضرت بیابان مین جانور چراتے تھے رواہ
مسلم یعنی جب تو آپکو اُگنا دانہ کا حمیل سیل مین معلوم ہے دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ حضرت
نے فرمایا جب جنت والے جنت مین اور دوزخ والے دوزخ مین جا چکین گے تو اللہ تعالے
فرمائیگا جس شخص کے دلمین برابر دانہ رائی کے ایمان ہو اسکو نکالو انکو نکالینگے وہ جل بہنکر کوئلہ
ہو گئے ہونگے نہر جنت مین ڈالدئے جائین گے مثل دانہ کے راہ سیل مین اوگین گے تمنے
نہین دیکھا کہ وہ دانہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے متفق علیہ مراد ایمان سے اسجگہہ توحید ہے
حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ بعض موحدین بھی داخل نار ہونگے اور آگ مین جلکر مر جائینگے
پھر شفاعت سے باہر نکلینگے یہ بھی ثابت ہوا کہ شفاعت خاص ہے ساتھہ اہل توحید کے کسی
مشرک کی ہرگز شفاعت نہو گی اور نہ وہ دوزخ سے باہر نکلیگا و لہذا حدیث عوف بن مالک
مین فرمایا ہے اتانی ات من عند ربی فخیرنی بین ان ادخل نصف امتی الجنۃ و بین الشفاعۃ
فاخترت الشفاعۃ وھی لمن مات لایشرک باللہ شیئا رواہ الترمذی و ابن ماجۃ
یہہ نص صریح ہے عدم شفاعت مومنین مشرکین پر ہان موحدین اہل کبائر کی شفاعت ہوگی جیسا
کہ حدیث انس مین فرمایا ہے شفاعتی لاھل الکبائر من امتی رواہ الترمذی و ابوداؤد
ورواہ ابن ماجۃ عن جابر لمعات مین کہا ہے یہ شفاعت واسطے وضع سیئات کے ہوگی
رہی شفاعت واسطے رفع درجات کے سو سارے انبیاء و اولیا کرینگے یہہ بات اہل ملت

مین متفق علیہ ہے ۔

باب بیانمین ترتیب شفعاء کے

حدیث عثمان رضی اللہ عنہ مین فرمایا ہے کہ دن قیامت کے تین گروہ شفاعت کرینگے انبیاء پھر علما پھر شہداء رواہ ابن ماجۃ ابن مسعود کہتے تھے کہ شفاعت کرینگے تمہاری نبی محمد صلعم اور یہہ رابع اربعہ ہونگے جبرئل پھر ابراہیم پھر موسی پھر عیسی پھر تمہارے پیغمبر پھر ملائکہ پھر باقی انبیاء پھر صدیق پھر شہید اور ایک قوم جہنم مین پڑی رہجاے گی اونسے کہین گے ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین الی قولہ فما تنفعھم شفاعۃ الشافعین سو باقی رہنے والے جہنم مین یہی لوگ ہونگے ترمذی مین مرفوعاً آیا ہے کہ شفاعت سے ایک مرد کے میری امت مین سے بنی تمیم سے بھی زیادہ لوگ جنت مین جائینگے کہا آپکے سوا فرمایا ہان سوا میرے بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ ایک شخص کی شفاعت سے برابر ربیعہ یا مضر کے لوگ داخل بہشت ہونگے دارمی و ابن ماجہ کا لفظ عبداللہ بن ابی الجدعاء سے رفعاً یوں ہے یدخل الجنۃ بشفاعۃ رجل من امتی اکثر من بنی تمیم بعض نے کہا ہے کہ مراد اس شخص سے عثمان رضی اللہ عنہ ہین اور کسی نے کہا اویس قرنی اور کسی نے کسی اور کو بتایا ہے حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے کہ میری امت مین بعض شفاعت فئام کی کرینگے یعنی گروہ با گروہ کی اور بعض ایک قبیلہ کی اور بعض ایک عصبہ کی اور بعض ایک ہی شخص کی یہانتک کہ وہ سب بہشت مین جائینگے رواہ الترمذی قبیلہ ایک باپ کی اولاد کو کہتے ہین اور عصبہ دس سے چالیس تک کو بزار کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ کوئی آدمی دو آدمیون کی یا تین کی شفاعت کرے گا یعنی مقدار شفاعت کا قلت و کثرت

مین مطابق مراتب شفعاء کے ہوگا عیاض نے ذکر کیا ہے کہ صحابہ مین ہر شخص کے لیے شفاعت
ہوگی انتہی مین کہتا ہون جسکو ایک مرد کی شفاعت کا بہی رتبہ ملا وہ بڑا سعید ہے اور جسکو
زیادہ کا ملا اوسکا کیا پوچھنا ہمسے عاصی اگر سیکی شفاعت مین آجائین تو یہی غنیمت ہے شفاعت
کرنا تو کجا نسأل اللہ من فضلہ واحسانہ ان یلھم احدا من الشافعین فی ذلک
الیوم ان یشفع فینا انہ غفور رحیم امین انس نے رفعًا کہا ہے اہل نار کی صف
پر ایک مرد جنتی کا گزر ہوگا ایک مرد ناری کہیگا اے فلان تو مجھے نہین پہچانتا مین وہ آدمی
ہون کہ مینے تجھے ایکبار پانی پلایا تہا اور کوئی یون کہے گا کہ مینے تجھکو وضو کا پانی دیا تہا
یہ شخص جنتی اوسکی شفاعت کرے گا اور جنت مین لیجائیگا رواہ ابن ماجۃ یہ ساری
شفاعات بعد اذن خدا کے ہونگی اور اوسکے لئے ہونگی جو مشرک نہین مرا ہے ورنہ نہ اذن ہوگا
اور نہ شفاعت ہوگی اللھم احفظنا من الاشراک بانواعہ +

باب ۳۶ بیان مین شافعین جہنمین کے

ابن ماجہ مین رفعًا آیا ہے کہ روزہ و قرآن بندہ کی شفاعت کرینگے روزہ کہیگا اے رب مینے
اسکو دن مین کہانے پینے سے روکا تو میری سفارش اسکے حق مین قبول فرما قرآن کہیگا
مینے اسکو رات مین سونے نہ دیا جگایا تو میری شفاعت قبول کر یہ دونون شفیع ہونگے یہ بہی
ابن ماجہ مین رفعًا آیا ہے کہ جو ایماندار لوگ نار مین جائینگے وہ اپنے اون اخوان دین
کی جو نار مین گئے ہین شفاعت کرینگے کہین گے اے رب یہ ہمارے بہائی ہمارے ساتہ
تہے دنیا مین ہمارے ہمراہ روزہ رکہتے نماز پڑہتے حج کرتے حکم ہوگا اچہا جنکو تم پہچانتے ہو
اونکو نکالو اونکی صورتین آگ پر حرام ہونگی وہ ایک خلق کثیر کو باہر نکالینگے کسی کو آگ نے

ساق تک اور کسی کو گھٹنے تک پکڑا ہوگا پہر وہ کہین گے اے رب جنکا تونے ہمکو حکم دیا تہا
اونمین سے تواب کوئی آگ مین باقی نہین رہا حکم ہوگا تم پہر جاؤ اور جسکے دلمین برابر ایک
دینار کے خیر پاؤ اوسکو باہر نکالو یہ جاکر پہر ایک خلق کثیر کو نکالینگے پہر عرض کرینگے کہ ای
رب ہمنے آگ مین کسی کو نہین چھوڑا جنکا تونے ہمکو حکم دیا تہا ارشاد ہوگا کہ پہر جاؤ جس کے
دلمین برابر نصف دینار کے خیر پاؤ اوسکو نکالو چنانچہ پہر ایک خلق کثیر کو باہر نکالینگے
اور کہینگے ہمنے اونمین سے جنکا حکم ہمکو دیا تہا کسی کو باقی نہین چھوڑا ارشاد ہوگا پہر جاؤ
اور جسکے دلمین برابر ایک ذرہ کے خیر پاؤ اوسکو باہر نکالو چنانچہ پہر ایک خلق کثیر کو باہر
نکالینگے اور ایک روایت مین برابر دانہ رائی کے آیا ہے پہر اللہ تعالی فرمائیگا کہ ملائکہ شفاعت
کرچکے اور انبیاء اور مومنین بہی اور باقی نرہا مگر ارحم الراحمین پہر ایک مٹھی آگ مین سے بہر یگا
اور ایک ایسی قوم کو باہر نکالیگا جنہون نے کبہی کوئی خیر نہ کی ہوگی وہ کوئلہ ہوگئے ہونگے
اونکو ایک نہر مین دروازۂ جنت پر ڈالدیگا اوسکو نہر حیات کہتے ہین یہ اوسمین سے ایسے
نکلینگے جیسے دانہ سیل مین نکلتا ہے دوسری روایت مین یون ہے کہ مثل موتی کے نکلینگے
اونکی گردنون مین مہرین لگی ہونگی جنت والے اونکو پہچانینگے اور کہین گے کہ یہ وہ لوگ
ہین جنکو اللہ تعالی نے بغیر کسی عمل کے جو کیا ہو اور بغیر کسی خیر کے جو آگے بہیجی ہو داخل
بہشت کیا ہے اللہ اونسے فرمائیگا تم جنت مین جاؤ جو کچھ تم دیکھو وہ تمہارا ہے وہ کہین گے
اے رب تونے ہمکو وہ دیا ہے جو کسی کو جہان بہر مین نہین دیا اللہ فرمائیگا میرے پاس
تمہارے لیے اس سے بہی افضل تر ہے وہ عرض کرینگے اس سے افضل تر کونسی چیز
ہوگی فرمائیگا میری رضا ہے مین تمپر بعد اسکے کبہی خفا نہونگا انتہی مین کہتا ہون یہ لوگ
ادنی درجہ کے موحد ہونگے انہون نے کوئی عمل خیر نہ کیا ہوگا اور سراپا گناہ ہونگے لکن

برکت توحید سے آخر کو خود بشفاعت رب العالمین ورحمت ارحم الراحمین نار سے نجات پاکر بہشت مین جائینگے یہ صدقہ اسی توحید کا ہوگا ورنہ اگر سارے جہان کی عبادت واعمال خیر لیکر آتے اور موحد نہوتے تو ہرگز نہ اللہ انکو بخشتا اور نہ کسی پیغمبر وولی وشہید وعالم کو یہ جرأت ہوتی کہ انکی شفاعت کے لیئے دم مارے و لہذا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا کہ اسعد الناس بشفاعتی یوم القیامۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ او نفسہ رواہ البخاری خلوص کے معنی یہ ہین کہ غیر کا تصور بھی دل مین نہ آئے سوا اللہ کے کسی کو معبود نہ ٹھہرائے اور سوا خدا کے کسی پر بھروسا نجات کا نکرے سو جسکو یہ خلوص نصیب ہوتا ہے ضرور ہے کہ وہ عامل خیر بھی ہو اور اتباع سنت مین سبقت کرے ورنہ عقیدہ و عمل مین جسکا دل طرف غیر کے گیا وہی تباہ و برباد ہوا ٥

غیر حق ہرچہ دلت را ربود		صد رہ تو ہمان خواہد بود		

مجھے اسجگہہ بلاحظہ کثرت ذنوب وقلت طاعات بلکہ فقدان عمل خیر یہ آرزو دامنگیر ہوتی ہے کہ کاش اوسدن اسی گروہ آخرین ہون جنکو اللہ تعالی اپنے قبضہ مین لیکر آگ سے نجات دے گا لکن چونکہ اوسکی درگاہ عالیجاہ مین کسی توفیق وارشاد کی کچھہ کمی نہین ہے اسلیئے مین یہی دعا کرتا ہون کہ مجھکو سرے ہی سے نار مین داخل نکرے اور آگ کا کوئلہ نہ بنائے پھر اگرچہ مین اسکی لیاقت نہین رکھتا ہون مگر اللہ تو لایق رحم عمیم وکرم عظیم وعفو ومغفرت کے ہے وما ذلک علیہ بعزیز ٥

تو مگر از طرف رحمت خود نزدیکی		ورنہ من از طرف خویش بغایت دورم		

حدیث مین آیا ہے اللہ نے فرمایا ہے وعزتی وجلالی لاخرجن یعنی من النار من قال لا الہ الا اللہ مرۃ فی عمرہ وما نت علی ذلک حدیث شفاعتی لاھل الکبائر من امتی مین

ابو داؤد طیالسی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے فمن لم یکن من اھل الکبائر فما لہ وللشفاعۃ دوسری روایت مین یون ہے کہ میری شفاعت اونہین کے لئے ہوگی جو مذنبین خاطئین ملوثین ہین تیسری روایت یہ ہے نعم انا لشرار امتی کہا پھر خیار کے ساتھہ آپ کسطرح پر ہونگے فرمایا خیارھم ید خلون الجنۃ باعمالھم واما شرارھم فید خلون الجنۃ بشفاعتی انتہی معلوم ہوا کہ شفاعت کا استحقاق عاصیان امت کو ہے نہ مطیعان ملت کو ٭

نصیب ماست بہشت اے خدا شناس برو	کہ مستحق کرامت گناہگارانند

مین کہتا ہون کہ جس گناہگار نے دنیا مین گناہ سے کبیرہ تھا یا صغیرہ توبہ کر لی ہے اور پھر اوسکو توڑا نہین تو وہ بموجب حدیث التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ حکم مین مطیع کے ہوگا نہ زمرۂ عصاۃ مین عاصی وہی ہے جو گناہ مین پھنسا رہا اور بے توبہ مر گیا مگر توحید پر مرا تو بحسب مقدار عصیان سزایاب ہو کر ایک دن شفاعت شافعین یا رحمت ارحم الراحمین سے نجات پاکر داخل بہشت ہوگا خوبی ایمان کی یہ ہے کہ مسلمان کا جہد وجد اس بات مین رہے کہ ارتکاب معاصی سے بچے اور اگر بوجہ عدم عصمت و اغواء ابلیس کوئی گناہ ہو جاوے تو فی الفور توبہ کرے اور نادم ہو کر عزم عدم عود کا بالجزم کرے کیونکہ انسان کے چار دشمن قوی ہین ابلیس و دنیا و نفس و ہوی سو جب تک یہ شخص چست کمر باندہکر درپے دفع اعداء مذکورہ کے نہوگا تب تک نجات ہونا مشکل ہے کیونکہ اگر ایک کے پنجے سے نکلگیا تو دوسرا کب چھوڑیگا اور اگر دوسرے سے بچگیا تو تیسرا چوتھا موجود ہے نسأل اللہ من فضلہ ان یمیتنا علی التوحید الخالص بمنہ وکرمہ امین ٭

باب اس بیان مین کہ جنکی شفاعت ہوگی وہ آثار سجود وبیاض وجوہ سے پہچانے جائینگے

صحیح مسلم مین رفعاً آیا ہے کہ جب اللہ تعالی قضا سے درمیان عباد کے فارغ ہوگا اور
چاہیگا کہ اپنی رحمت سے بعض لوگون کو آگ سے باہر نکالے تو فرشتون کو حکم دیگا کہ جنے
کسی شئے کو اللہ کے ساتھ شریک نکیا ہو اسکو آگ سے نکالو اسیطرح جب قائلین لا الہ الا اللہ
کا آگ سے نکالنا براہ رحمت منظور ہوگا تو فرشتے اونکو آگ مین اثر سجود سے شناخت کرینگے
آگ ابن آدم کو کہاے گی مگر اثر سجود کو اللہ نے آگ پر حرام کیا ہے کہ اثر سجدہ کی جگہہ کو کہائے
یہ لوگ آگ مین سے جلے بھنے نکلینگے اونپر آبحیات گرایا جائیگا جسطرح کہ دانہ راہ سیل
مین اوگتا ہے اسطرح وہ اوگینگے الحدیث بطولہ ایک روایت مین یون ہے کہ ایک
قوم آگ سے نکلیگی وہ اوسمین جلبلتی ہوگی مگر دائرہ اونکے چہرون کا یہانتک کہ جنت مین جائیگی
اس حدیث مین دلیل ہے اس بات پر کہ اہل کبائر منجملہ موحدین کے سیاہ روے اور آنکہون
کے نیلے ہونے اور طوق پہنے سے محفوظ رہینگے بخلاف کفار کہ اونکے سارے تن مین
آگ اپنا اثر کرے گی حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے شفاعت دن قیامت کے اون لوگون
کے لئے ہوگی جنہون نے میری امت مین سے کبائر کئے ہین پھر اوسی حالت پر مرگئے وہ باب
اول جہنم مین ہونگے نہ اونکے چہرے سیاہ ہون اور نہ آنکہین نیلی اور نہ گردنون مین طوق
اور نہ ساتھ شیطانون کے جکڑینگے اور نہ اونکو ہتہوڑون سے مارین اور نہ وہ درکات مین
پھینکے جائین بعض اونمین ایک ساعت ٹہیرینگے پہر خارج ہونگے اور کوئی اونمین ایک دن
رہیگا اور کوئی ایک ماہ اور کوئی ایک سال پہر باہر آئیگا اور سب سے اطول مکث مین وہ
ہوگا جو برابر دنیا کے رہیگا دنیا کے پیدا ہونے کے دن سے فنا ہونے تک اور یہ سات ہزار
برس کی مدت ہوگی الحدیث رواہ الحکیم الترمذی امام غزالی نے کتاب کشف علوم الآخرہ
مین ذکر کیا ہے کہ حضرت کی امت کے اہل کبائر شیوخ وعجائز وکہول ونساء وشباب باب

اول جہنم مین داخل کئے جاوینگے لکن بلا اغلال وسلاسل کے اور اونکے چہرے سیاہ نہونگے
آگ اونکے دلون کو نکہاے گی اسلئے کہ وہ ظرف قرآن وآوند ایمان ہونگے اور نہ آب گرم
اونکے پیٹ مین ڈالا جاے گا اور نہ آگ اونکے جباہ کو بسبب سجدہ کے کہائیگی ایمان اونکے
دلونمین چمکتا ہوگا اور وہ جل بہنکر کوئلہ ہوگئے ہونگے نسأل اللہ تعالیٰ ان لایسلبنا التوحید
والایمان انہ کریم منان ؂

باب اس بیانمین کہ لوگ پاس انبیاء کے واسطے طلب شفاعت کے جاوینگے آخر کو ہمارے ہی حضرت حامی بہرینگے باقی پیغمبر پہلوتہی کرینگے

انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا قیامت کے دن مومنین روکے جائینگے یہانتک کہ غمزدہ
ہونگے پھر کہینگے چلو اپنے رب کے پاس کسیکو شفیع بنائین کہ ہمکو اسجگہہ سے راحت بخشے
پھر پاس آدم کے آکر کہینگے کہ تم آدم ہو باپ لوگون کے اللہ نے تمکو اپنے ہاتھہ سے بنایا اپنے
بہشت مین بسایا اپنے فرشتون سے تمکو سجدہ کرایا تمکو ہر چیز کے نام سکہاے تم ہماری
سفارش نزدیک اپنے رب کے کرو کہ ہمین اسجگہہ سے راحت دے وہ کہین گے مین اس
کام کا نہین ہون اور اپنی خطا کا ذکر کرینگے کہ مینے درخت کا پہل کہا لیا تہا حالانکہ مجہکو اس سے
منع کیا گیا تہا لکن تم پاس نوح علیہ السلام کے جاؤ وہ پہلے نبی ہین جنکو اللہ نے طرف
زمین والون کے بہیجا تہا وہ پاس نوح علیہ السلام کے آکر کہینگے نوح بہی یہی جواب دینگے
لست ہناکم اور اپنی خطا کا ذکر کرینگے کہ مینے اپنے رب سے بغیر علم کے سوال کیا تہا لکن
تم پاس ابراہیم خلیل الرحمن کے جاؤ اونکے پاس آکر عرض کرینگے وہ بہی یہی کہینگے کہ مین
اسکام کا نہین ہون اور اپنے تین سخن دروغ کا ذکر کرینگے ولکن تم پاس موسی کے جاؤ وہ

اللہ کے ایسے بندے ہین جنکو خدا نے توریت دی تھی اور اونسے بات چیت کی تھی اور
اونکو نزدیک اپنے بلاکر سرگوشی فرمائی تھی یہ سب لوگ اونکے پاس آئینگے وہ کہین گے لست
ھناکم اور اپنی خطا کا ذکر کرینگے کہ مینے ایک شخص کو قتل کر ڈالا تھا لکن تم پاس عیسیٰ کے
جاؤ وہ اللہ کے بندے و رسول و روح و کلمہ ہین یہہ لوگ اونکے پاس جائینگے وہ فرمائینگے
لست ھناکم لکن تم پاس محمد صلعم کے جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے ہین جنکے اگلے پچھلے سارے
گناہ اللہ نے بخشدئے ہین وہ لوگ میرے پاس آئینگے مین اللہ سے اللہ کے گھر مین اللہ کے
پاس آنیکا اذن چاہونگا مجھکو اذن ہوگا جب مین اللہ کو دیکھونگا سجدہ مین گر پڑونگا جبتک
اللہ چاہے گا مجھے سجدہ مین چھوڑ رکھیگا پھر فرمائیگا اے محمد سر اوٹھاؤ اور کہو تمہاری
بات سُنی جائے گی تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی تم مانگو تمکو ملیگا تب مین سر
اوٹھاکر اپنے رب پر ثنا و حمد کرونگا جو وہ مجھکو سکھادیگا پھر شفاعت کرونگا اللہ تعالیٰ میرے
لیئے ایک حد مقرر کردے گا پھر مین وہان سے نکلکر اونکو آگ مین سے باہر نکالونگا اور جنت
مین لیجاؤنگا پھر دوبارہ آکر اپنے رب پر اوسکے گھر مین اذن چاہونگا مجھکو اذن ملیگا مین رب
کو دیکھکر سجدہ مین گرونگا وہ مجھکو سجدہ مین جب تک چاہیگا پڑا رہنے دیگا پھر فرمائیگا اے
محمد سر اوٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سُنی جاے گی اور سفارش کرو پذیرا ہوگی مانگو تم کو دیا
جائیگا مین سر اوٹھاکر اپنے رب پر ثنا و حمد کرونگا جو وہ مجھکو سکھادیگا پھر سفارش کرونگا
اللہ میرے لیئے ایک حد مقرر فرمادیگا مین وہانسے باہر آکر آگ سے لوگون کو نکالکر داخل
جنت کرونگا پھر تیسری بار جاکر اوسکے گھر مین اذن داخل ہونیکا اوسپر چاہونگا مجھکو اذن
ملیگا جب مین اوسکو دیکھونگا سجدہ مین گرونگا وہ مجھکو جب تک چاہیگا سجدہ مین گرا ہوا رہنے دیگا
پھر کہے گا اے محمد سر اوٹھاؤ کہو سُنی جائے گی شفاعت کرو قبول ہوگی مانگو تمہین ملیگا مین سر

اوٹھا کرا اپنے رب پر ثنا و حمد کرونگا جو وہ مجھکو سکہاوے گا پھر شفاعت کرونگا میرے لئے
ایک حد مقرر کردے گا مین وہان سے نکلکر اونکو آگ سے باہر لاکر جنت مین داخل کرون گا
یہانتک کہ کوئی آگ مین باقی نرہیگا مگر وہ شخص جسکو قرآن نے روکا ہوگا یعنی اوسپر خلود
واجب ہوگیا ہوگا پہر حضرت نے یہ آیت پڑہی عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا فرمایا
وہ مقام محمود جسکا وعدہ اللہ نے تمہارے نبی سے کیا ہے وہ یہی مقام ہے متفق علیہ
حدیث دلیل صریح و حجت قطعی ہے اس بات پر کہ یہ شفاعت بعد اذن کے ہوگی نہ بلا اذن
اور نہ قبل اذن کے پھر ہر بار کی شفاعت مین ایک حد مقرر کردی جائیگی مثلاً تارک جماعت
کی شفاعت کرو یا اوسکی جسنے نمازون مین خلل کیا ہے یا زانیون کی وغیر ذلک پھر یہ شفاعت
ماذون محدود واسطے اہل کبائر کے ہوگی نہ واسطے مشرکین کے جیسے گور پرست پیر پرست
امام پرست راے پرست دنیا پرست ونحوہم اگرچہ یہ لوگ کلمہ گو نمازی روزہ دار حاجی عمال
کیون نہون قید اذن کے وقوع شفاعت مین قرآن کریم سے بھی بدلالۃ النص ثابت ہے
کمافی قولہ تعالی من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اس شفاعت سے
علو رتبہ ہمارے حضرت کا سارے انبیاء علیہم السلام پر سامنے ساری خلایق اولین و
آخرین کے بخوبی ثابت ہو جائیگا وللہ الحمد دوسرا لفظ انس کا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا
قیامت کے دن بعض لوگ بعض مین مختلط و مضطرب و موجزن ہونگے پہر آدم کے پاس
آکر کہینگے ہماری شفاعت اپنے رب کے پاس کرو وہ کہین گے لست لھا مین اس کام کا
نہین ہون ولیکن تم پاس ابراہیم کے جاؤ کہ وہ رحمن کے خلیل ہین یہ لوگ اونکے پاس
آئینگے وہ بھی لست لھا کہین گے اور فرمائینگے کہ تم پاس موسی کے جاؤ کہ وہ اللہ کے
کلیم ہین یہ پاس موسی کے آئینگے موسی بھی لست لھا کہکر فرمائین گے کہ تم عیسی کے

پاس جاؤ کہ وہ روح و کلمۂ خدا ہین یہہ اونکے پاس جائینگے وہ کہین گے مین اس کام کا نہین ہون تم پاس محمد صلعم کے جاؤ وہ میرے پاس آئینگے مین کہونگا انا لہا یعنی ہان مین شفاعت کرونگا پہر مین اپنے رب پر اذن چاہونگا مجھکو اذن ملیگا اور کچہہ محامد کا الہام فرمائیگا جنکے ساتھہ مین اوسکی حمد کرونگا وہ محامد اسدم مجھے حاضر نہین ہین تین اُن محامد کے ساتھہ حمد کرکے سجدہ مین گر پڑونگا مجھسے کہا جائیگا یا محمد ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع مین کہونگا یارب امتی امتی مجھسے کہا جائیگا جا جسکے دلمین برابر ایک جو کے ایمان ہو اوسکو آگ سے نکال تین جاکر اور یہ کام کرکے پھر آؤنگا اور وہی محامد بیان کرکے سجدہ مین گر پڑونگا مجھسے کہا جائیگا اے محمد سر اوٹھا کہہ سُنا جائیگا مانگ دیا جائیگا سفارش کر قبول ہوگی مین کہونگا اے رب میری امت میری امت کہا جائیگا جا اور جسکے دلمین ذرہ برابر یا دانہ رائی کے برابر ایمان ہو اوسکو نکال تین جاکر اور یہی کام کرکے پھر عود کرونگا اور وہی محامد بیان کرکے سجدہ مین گرونگا مجھسے کہا جائیگا یا محمد ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع مین کہونگا یارب امتی امتی مجھسے کہا جائیگا جا اور جسکے دلمین برابر ادنی ادنی ادنی دانہ رائی کے ایمان ہو اوسکو آگ سے باہر نکال مین جاکر یہی کرونگا پھر بار چہارم آکر اور وہی محامد بیان کرکے سجدہ مین گرونگا مجھسے کہا جائے گا کہ اے محمد سر اوٹھا کہہ سُنا جائیگا مانگ تجھکو ملیگا سفارش کر پذیرا ہوگی مین کہونگا اے رب مجھے اذن دے کہ جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہے مین اوسکی شفاعت کرون اللہ فرمائیگا لیس ذلك لك ولكن و عزتی وجلالی وکبریائی وعظمتی لاخرجن منها من قال لا اله الا الله متفق علیه یعنی یہہ تیرا کام نہین ہے یہ تو میرا کام ہے مجھے اپنے عزت و جلال و کبریا و عظمت کی سوگند ہے کہ جسنے یہ کلمہ کہا ہوگا مین اوسکو آگ سے باہر نکالونگا یہ حدیث بھی متفق علیہ شیخین

رضی اللہ عنہا ہے اور اسمین بھی قید اذن کی واسطے شفاعت کیے لگی ہوئی ہے پہلی حدیث مین ذکر استجازت کا تین بار آیا تھا اور اسمین ذکر استیذان کا چار بار ہے غرضکہ ہر بار کی شفاعت مین اذن جدید کی حاجت ہوگی بے اذن یہ شفاعت عمل مین نہ آئے گی اور پہلے حدیث مین مقدار ایمان مشفوع لہم کا ذکر نہ تھا اس حدیث مین چار درجے ایمان کے بیان فرمائے ایک برابر جَو کے دوسرا برابر ذرہ کے یہ جَو سے بھی کمتر ہوا تیسرا برابر دانہ رائی کے یہ ذرہ سے بھی کمتر ہوا چوتھا برابر ادنی ادنی ادنی دانہ رائی کے یہ گویا بقدر جزء لایتجزی کے ٹھیرا اب اسکے بعد کوئی درجہ قلت مقدار کا معلوم نہین ہوتا ہے ؎

لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض شفاعت کو	تماشا گاہ محشر مین تکینگے نیک منہ بد کا

غرضکہ اس درجہ تک کا موحد نار سے ناجی ہوگا نہ وہ مومن جو مبتلائے شرک تھا کہ اوسکے لئے نص قطعی ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء موجود ہے سو یہ ذرہ والے اور اس سے کم مقدار منجملہ اہل من یشاء کے ہون گے اسجگہ پیر پرست گور پرست امام پرست پیغمبر پرست جن پرست طاغوت پرست بت پرست صنم پرست شہید پرست نفس پرست شہوت پرست وغیرہم امید شفاعت کی ہرگز نرکھین اسلئے کہ یہ سب انواع شرک کے ہین اور اللہ شرک کو کسیطرح نہین بخشے گا افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ یہ آیت شامل ہے ان سب اقسام پرستش کو اللہ نے ہوی کو اسجگہ معبود باطل بنا ہوا ٹھہرا دیا ہے بہرحال شفاعت موحدین عصاۃ کی ہوگی نہ مومنین مشرکین کی کوئی صاحب توحید کیسا ہی گنہگار کیون نہو گا وہ بالیقین دیر مین یا جلدی شفاعت رسول خدا صلعم سے نجات پاکر انجام کو بہشت مین جائیگا کوئی گناہ اوسکا بسبب برکت توحید کے باقی نرہیگا

نماند بعصیان کسے در گرو ؎		کہ دارد چنین سید پیشرو

پھر اگر بسبب فقدان عمل نیک کے رہ گیا شفاعت رسول سے بھی گیا تو رحمت ارحم الراحمین سے تو کسیطرح پر بہی باقی نرہیگا خود رب العالمین اوسکا شفیع ہوگا ؎

اے خدا قربان احسانت شوم	اینچہ احسان ست قربانت شوم

باب ۳۹

اس بیان مین کہ جنت مکارہ سے اور نار شہوات سے گھری ہوئی ہے

صحیحین مین رفعًا آیا ہے حفت الجنة بالمکارہ وحفت النار بالشہوات یعنی بہشت اندر مکارہ کے اور دوزخ اندر شہوتون کے ہے مطلب یہ ٹھیرا کہ جو شخص مکروہات پر صبر کرتا ہے وہ جنت مین جائیگا اور جو شخص شہوتو نمین رہتا ہے وہ نار مین داخل ہوگا ترمذی مین رفعًا آیا ہے کہ جب اللہ نے جنت بنائی جبرئیل سے کہا جا کر دیکھہ وہ کیسی ہے اور آیا کیا طیاری واسطے اہل جنت کے ہوئی ہے جبرئیل نے جا کر دیکھا اور واپس آکر کہا قسم ہے تیری عزت کی کوئی اسکی خبر نہ سنیگا مگر اوسمین داخل ہوگا تب اللہ نے حکم دیا کہ اوسکو مکارہ سے محفوف کر دا اور فرمایا کہ ابتو جا کر دیکہہ دیکھا تو وہ مکارہ سے گہری ہوئی ہے پہر آکر عرض کیا کہ تیری عزت کی قسم ہے مجھے ڈر ہوا کہ اب اسمین کوئی نجائیگا پہر فرمایا کہ آگ کو جا کر دیکہہ دیکھا تو بعض اوسکا بعض پر سوار ہے پہر آکر کہا قسم ہے تیری عزت کی کہ کوئی اوسکو نسنے گا پھر وہ اوسمین جاے اوسپر حکم دیا کہ شہوات سے محفوف ہو پھر فرمایا کہ ابتو جا کر دیکہہ دیکھا تو شہوتون سے گہری ہوئی ہے آکر عرض کیا کہ قسم ہے تیری عزت کی مجھے ڈر ہے کہ کوئی اوس سے نجات نہ پائیگا انتہی علماء نے کہا ہے مراد مکارہ سے ہر وہ چیز ہے جسکا کرنا اور بجا لانا نفس پر شاق ودشوار ونا گوار ہو جیسے طہارت کرنا شدت برد مین اور امر بالمعروف

ونہی عن المنکر بجالانا اور جو تکلیف ہاتھ سے اہل منکر کے پہنچے اوسپر صبر کرنا اور ساری مصائب وجمیع مکروہات پر شکیبا رہنا اور مراد شہوات سے ہر وہ شئے ہے جو موافق وملایم ہوائے نفس کے ہو اور نفس طرف اوسکے بلائے اور اوسکو پسند فرمائے جیسے ترک طہارت وقت سونے کے سرما مین اور ترک قیام لیل اور ترک توریع طعام وکلام مین ونحو ذلک اور اصل معنی حفاف کے یہ ہین کہ کوئی چیز کسی شئے کے ارد گرد محیط ہو اور اوس شئے تک پہنچنا بغیر اوسکے پامال کرنے کے میسر نہو سکے مثال احاطۂ مکارہ وشہوات کی جنت ونار کو اسطرح پر ہے ـ

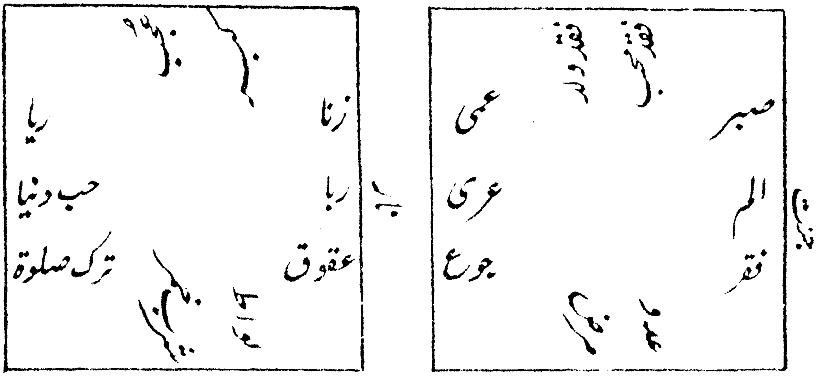

معلوم ہوا کہ پہنچنا جنت تک بدون ترک شہوات وارتکاب شدائد کے نہین ہو سکتا ہے اور نار مین وہی جائیگا جو رات دن اپنے نفس کی لذتون اور خواہشون مین رہتا ہے جو شخص اپنی کثافت کو لطافت اور اپنے حجاب کو باریک کرلیتا ہے اور یہ بات مزاولت کتاب و سنت واتباع قرآن وحدیث بغیر حاصل نہین ہوتی ہے تو وہ گویا مشاہدہ جنت ونار کا رأی العین سے ہو جاتا ہی ورنہ صاحب حجاب کو کہان یہ قدرت ہے کہ وہ ترک شہوات یا عدم ارتکاب مکروہات کرسکے وباللہ التوفیق نسأل اللہ تعالی الجنۃ ونعوذ بہ من النار +

باب بیان میں محبت جنت و نار کے

ابو ہریرہ رفعہ کہتے ہین کہ بہشت و دوزخ مین باہم محبت و تکرار ہوئی نار نے کہا مجھمین جبارین متکبرین داخل ہونگے جنت نے کہا مجھمین ضعفاء و مساکین آئین گے اللہ عزوجل نے نار سے فرمایا یعنی دونون کے بیچمین یہ نیاؤ کیا کہ اے آگ تو میرا عذاب ہے مین جسکو چاہون تجھسے عذاب کرون اور جنت سے کہا تو میری رحمت ہے مین جسے چاہون تجھسے رحمت کرون لکل واحد منکما ملؤھا یعنی تم دونون کا مجھپر بھرنا ضرور ہے رواہ البخاری علما نے کہا ہے مراد ضعفاء سے ہر وہ شخص ہے جو اپنے نفس کے حول و قوت سے ہر دن بیش پچاس بار بیزاری ظاہر کرتا ہے جسطرح کہ ایک روایت مین بھی آیا ہے اور مساکین سے خاکسار لوگ مراد ہین جنکی طرف اس حدیث مین اشارہ کیا ہے اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین ٥

جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی	دیکھا تو خاکساری ہی عالیمقام ہے

عیاض بن حمار کہتے ہین کہ حضرت نے ایکدن خطبہ پڑھا فرمایا جنت والے تین شخص ہین ایک بادشاہ عادل منصف صدقہ دینے والا صاحب توفیق دوسرا مرد رحیم رقیق القلب واسطے ہر قرابتمند کے تیسرا مسلمان پارسا صاحب عیال رواہ مسلم دوسری حدیث مین فرمایا ہے کیا خبر ندون مین تم کو اہل جنت کی ہر ضعیف مستضعف کہ اگر اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اوسکو سچا کردے کیا نہ بتاؤن مین تمکو اہل نار ہر عتل جواز جعظری مستکبر ایک روایت مین ہر زنیم مستکبر آیا ہے زنیم اوس شخص کو کہتے ہین جو ساتھ شر کے مشہور ہو یا لئیم کو عتل کہتے ہین صاحب جفا اور شدید الخصومت کو جواظ کہتے ہین جموع منوع کو یا اکول شروب ظلوم کو یا فربہ

اندام اترانی والے گویا جانی سخت دل کو جعظری وہ ہے جو منقاد خیر نہو یا جسکے سر مین کبھی درد نہو حدیث مین آیا ہے کہ تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین جسکو تم برا کہوگے اوسکے لئے دوزخ واجب ہوجائیگی یہ بھی فرمایا ہے کہ اہل نار ہر بخیل کذاب ہے دوسری حدیث مین ہے کہ اہل نار ہر فحاش خائن ہے تیسری روایت یہ ہے کہ اہل نار ہر شنظیر یعنی بدخلق ہے چوتھی روایت یہ ہے کہ اہل نار ہر ضعیف العقل خدّاع ہے جو کہ اپنے دین کے کام کی کچھ پروا نہین کرتا ابن مسعود کہتے تھے علامات اہل جنت مین سے ایک یہ علامت ہے کہ بہت لوگ اوسکو دوست رکھین یہانتک کہ جب کوئی جنازہ اودہر گزرتا تو کسی شخص کو بھیجتے کہ دیکھ جن لوگون نے اس جنازہ پر نماز پڑھی ہے وہ بہت ہین یا تھوڑے اگر بہت ہوتے تو کہتے یہ اہل جنت مین سے ہے قسم ہے رب کعبہ کی اونسے کہا یہ کیا بات ہے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن وُدًّا یعنی اللہ تعالی محبت مومنین صالحین کی دلمین لوگون کے حیات وممات مین ڈالدیتا ہے انتہی حدیث مین آیا ہے اللہ جب کسی بندے کو چاہتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے مین فلان شخص کو دوست رکھتا ہون تو بھی اوسکو دوست رکھ سو وہ بھی اُسکو چاہنے لگتے ہین پھر آسمان مین پکار دیتے ہین کہ اللہ فلان کو چاہتا ہے تم بھی اوسکو چاہو چنانچہ آسمان والے بھی اوسکو چاہنے لگتے ہین پھر اوسکے لئے قبول زمین مین رکھا جاتا ہے اسیطرح کی کارروائی بابت بغض کے بھی ذکر فرمائی رواہ الشیخان قرطبی کہتے ہین جس اسکی مصدق ہے ہمیشہ لوگ ساتھ علماء وصلحاء ہر عصر کے اعتقاد و محبت رکھتے چلے آئے ہین اور جس کسیکو تو دیکھے کہ وہ اونکو مکروہ رکھتا ہے تو اوسکے دلمین نفاق ہے اور اوسکی صورت پر ظلمت وغبار بلکہ کبھی علماء وصالحین کے محب طوائف جن ہوتے ہین اور بہ نسبت طوائف انس کے اکثر یہانتک کہ بعض کے جنازے کے ساتھ

ہزار ہزار جن ہو جاتے ہین جسطرح کہ جنازہ عمر بن قیس فارسی پر اتفاق ہوا تھا کہ ایک خلایق بے حساب جمع ہو گئی تھی جب اونکو دفن کر چکے تو کسی ایک کو اون لوگون مین جنہون نے نماز جنازہ کی پڑہی تھی ندیکھا تب سبنے یہ کہا کہ وہ جن تھے یہ عمر بن قیس منجملہ اون صلحاء کے تھے جیسے سفیان ثوری اور اونکے امثال تبرک حاصل کیا کرتے تھے اور اونکی صورت کیطرف دیکھتے تھے اسیطرح جب امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اہل بغداد نے اون پر نماز جنازہ کی پڑہی شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ چھ لاکھ نفر کے قریب تھے اور جنات کے مرثیئے اونکے حق مین سنے اور قریب تیس ہزار یہود و نصاریٰ کے اوسدن اس کثرت خلایق کو اونکے جنازہ پر دیکھکر ایمان لے آئے خلیفہ متوکل نے حکم دیا کہ اس زمین کو ناپو جسپر لوگون نے نماز اونکے جنازہ کی پڑہی تھی دیکھا تو وہ جگہہ موقف الفی الف وثلثمانہ الف کی تھی پہر جب خبر موت کی منتشر ہوئی تو لوگ شہرون اور گاؤن سے چلکر آئے اور قبر پر نماز پڑہی اتنے خلایق آئی جسکی تعداد اللہ ہی جانتے اسیطرح جب سہل بن عبد اللہ تستری کا انتقال ہوا تو ایک بیحساب خلق نے اون پر نماز جنازہ کی پڑہی اللہ ہی جانتے کہ وہ کتنے تھے ایک یہودی معمر کلان سال نے دیکھا کہ فرشتے آسمان سے فوج فوج اوترکر جنازہ کا مسح کرتے ہین وہ اسلام لے آیا اور اچھا مسلمان بنگیا بعض نے کہا ہے کہ کعبہ معظمہ کبھی طواف سے خالی نہین رہتا ہے کوئی نہ کوئی ضرور ہی اوسکا طواف کیا کرتا ہے لیکن جسدن مغیرہ بن حکیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا لوگون نے طواف چھوڑکر اونکے جنازہ پر واسطے تبرک کے ازدحام کیا اور قبر تک ہمراہ گئے قرطبی کہتے ہین بہت سے صلحاء کے جنائز دیکھے گئے کہ اونکی مشایعت پرندون نے کی اور دفن تک ساتھہ رہے اونمین ایک ذوالنون مصری ہین اور امام ابراہیم مزنی صاحب امام شافعی یہ ذکر ثقات نے کیا ہے انتہی مین کہتا ہون بعد امام احمد کے جو کثرت جنازہ پر

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح کے ہوئی وہ بھی ایک ضرب المثل ہے کئی لاکھ آدمی جمع تھے شہر
کے دروازون مین رستہ چلنے کا باہر کو نہین ملتا تھا اور جنازہ ابن عباس رضی اللہ عنہ پر سفید
پرندے سایہ گستر تھے بعد دفن کے یہ آواز سنی اور قائل کو نہ دیکھا یا ایتھا النفس المطمئنة
ارجعی الی ربك راضية مرضية ف شعرانی رح کہتے ہین اے بھائیو تمکو لازم ہے کہ
تم علماء و صلحاء کی اقتدا کرو اونکے زہد و ورع و خوف مین تاکہ جسطرح اللہ نے اونکو دوست
رکھا تھا اوسیطرح وہ تمکو بھی اپنا دوست کرے اور جبرئیل علیہ السلام آسمان مین تمہاری محبت کی
ندا کردین اور زمین مین تمہارے لئے قبول رکھا جائے اور سوا منافق کے کوئی تمکو مکروہ نرکھے
اور ان صفات سے جنکو تمہارے پیغمبر نے صفات اہل نار کہا ہے اجتناب کرو حدیث ابو ہریرہ
مین فرمایا ہے دو صنف ہین اہل نار سے جنکو مینے نہین دیکھا ایک وہ قوم ہے جنکے پاس کوڑے
ہین مثل اذناب بقر کے یعنی جیسے دم گاو کی وہ اون کوڑون سے لوگون کو مارتے ہین یعنی
دو رباش کرتے ہین دوم کچھ عورتین کپڑے پہنے ننگی جھکتی جھکاتی سر اونکے جیسے کوہان اونٹ
کے یہ بہشت مین نجائینگی اور نہ بہشت کی ہوا پائینگی حالانکہ اوسکی ہوا بہت دور سے آتی
ہے رواہ مسلم بعض اہل علم نے کہا ہے کہ مراد اہل سیاط یعنی تازیانہ سے چوبدار ہین
جو امرا کے دربار مین لتبی لعبی چوبدستی مثل گاو کی دم کے ہاتھ مین لئے ہوئے کھڑے رہتے ہین اور
حاجتمند لوگون کو امیر تک جانے نہین دیتے اگر کوئی قصد کرتا ہے تو اوسکو روکتے مارتے
ہٹاتے دباتے ہین انکے سوا اور کوئی مصداق اس حدیث کا ابتک معلوم نہین ہوا اور
یہ عورتین تو مدت سے موجود و مشہود ہین ایسا باریک کپڑا پہنتی ہین جس سے سارا سینہ و شکم
تا ناف نظر آتا ہے گویا درحقیقت برہنہ ہین انکا کام یہ ہے کہ خود طرف مردون کے جھکتی ہین
اور مردون کو اپنی طرف مائل کرتی ہین سر پر اتنا بڑا موباف باندھتی ہین اور اوسکو ایسا

کسکر لگاتی ہین کہ کوہان شتر کی طرح الگ مائل دم مرتفع معلوم ہوتا ہے تو گویا ان دو نوع
بشر پر جنمین ایک جماعت مردون کی ہے اور دوسری جماعت عورتون کی حکم قطعی جہنمی
ہونیکا لگا دیا ہے یہ شان بھی نسوان کی غالبا اونہین امراء کے خاندانون مین ہوتی ہے
جنکے دربار مین ایسے مرد جو بدار دست بستہ کھڑے رہتے ہین اب ضعیف الایمان مسلمانون
نے بھی کچھہ کچھہ چال اونکی سیکھہ لی ہے انا للہ **ف** بعض سلف صالح کہتے تھے کہ علامت
اہل جنت کی ایک یہ ہے کہ دل بدگمانی سے ساتھہ مسلمین کے صاف ہو اور اللہ کا خوف بہت
غالب ہو جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے داخل ہونگے جنت مین کچھہ لوگ جنکے دل پرندون کے سے
دل ہونگے یہ اسلئے کہ پرندہ سب حیوانات مین اکثر الخوف شدید الحذر ہوتا ہے خصوصا غراب
اسی جگہہ سے حق مین اوس شخص کے جو اپنے امر دین مین دانا ہوتا ہے یون کہتے ہین کہ انہ
احذر من غراب شعرانی کہتے ہین فمن وجد منکم ایہا الاخوان فی قلبہ خوفا وھیبۃ
من اللہ یحجزہ عن معاصیہ فلیبشر فانہ من اھل الجنۃ ومن وجد نفسہ بالضد
من ذلک فلیتجہز للنار یعنی جو کوئی اپنے جی مین ایسا ڈر اللہ کا پائے جو اوس کو
گناہ سے روکے تو اوسکو خوش ہونا چاہیئے کہ وہ اہل جنت مین سے ہے اور جو برخلاف
اس حالت کے ہو تو اوسکو چاہیئے کہ جہنم کی طیاری کرے منجملہ علامات اہل جنت کے ایک
یہ ہے کہ بندہ گناہون سے سلیم اور اکل شہوات سے جدا اور معاصی خدا سے ابلہ ہو جسطرح
نزدیک بیہقی کی حدیث مین آیا ہے اکثر اھل الجنۃ البلہ علما نے کہا ہے مراد وہ شخص ہے
جو خیر پر مطبوع ہوا ہے اور شر سے بالکل غافل ہے اور بعض نے کہا ہے ابلہ وہ ہی جسکا
سینہ ہر شئے سے جبر ہے کہ خدا کو غصہ آئے سالم و بے کینہ ہو لوگون کے ساتھہ حسن
ظن رکھتا ہو انتہی مین کہتا ہون غزالی رح نے تہافت الفلاسفہ مین کہا ہے البلاھۃ

ادنی الی الخلاص من فطانة بتراء والعمی اقرب الی السلامة من بصیرة حولاء انتہی

	ہماری سادہ لوحی کام آئی	۵	حساب روز محشر پاک نکلا	

اور منجملہ علامت اہل نار کے ایک کثرت محبت دنیا کی ہر جسطرح کہ یہ محبت اغنیاء و نساء کو بہت ہوتی ہے صحیح مین رفعًا آیا ہے کہ مینے جنت مین جھانکا اکثر جنت والے یہی فقراء و مساکین تھے اور دوزخ مین جھانکا اکثر لوگ وہان کے یہی عورتین تھین کہا اسکا کیا سبب ہے فرمایا کفر کرتے ہین کہا گیا ساتھہ اللہ کے فرمایا نہین بلکہ ناشکری خاوند کی اور انکار اوس کے احسان کا اگر سارے زمانہ تک اونمین سے کسی ایک کے ساتھہ تو نیکی کرے پھر وہ تجھسے کوئی ایک ناپسند بات دیکھے تو یہی کہے گی کہ مینے تجھسے کبھی کوئی بھلائی بہتری نہین دیکھی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ اغنیاء سے حساب لیا جائیگا اونکو صاف کیا جائیگا رہی عورتین اونکو سونے اور ریشم نے غافل کر رکھا ہے ابن عباس کہتے ہین دنیا کو دن قیامت کے ایک بڑھیا بدصورت چندی آنکھون کالی شکل کی ہیئت مین لائینگے وہ خلائق پر جھانکیگی کہینگے تم اسکو پہچانتے ہو وہ کہینگے خدا نکرے کہ ہم اسکو پہچانین کہینگے یہہ وہی دنیا ہے جسپر تم حسد و بغض کرتے تھے اور قطع رحم کرتے پھر اوسکو اوٹھاکر جہنم مین جھونکدینگے وہ ندا کریگی اور کہے گی میری اتباع و اشیاع کہان ہین اللہ تعالی کہے گا اسکے فرمان بردار و دوستدار ونکو بھی اس سے ملادو رواہ ابن ابی الدنیا نسال اللہ العافیۃ من محبۃ الدنیا ولجمیع اخواننا امین +

باب ۱۴ اس بیانمین کہ عرفاء آگ مین ہونگے

سنن ابی داؤد وغیرہ مین آیا ہے کہ ایک مرد نے آکر کہا اے رسول خدا میرا باپ شیخ کبیر

ہے اور وہ آپ شناس عریف الماء ہے یہ چاہتا ہے کہ آپ عرافت بعد اوسکے مجھکو دین
حضرت نے فرمایا کہ عرافت حق ہے اور لوگون کو عرفاء سے چارہ نہین ولکن عرفا آگ مین جائینگے
علما نے کہا ہے عریف وہ ہے جو قبیلہ و محلہ کا والی اور شناسا ہے اخبار ہو امراء وغیرہم کو
خبر اونکی دے یعنی جسکو آجکل میر محلہ یا چودہری کہتے ہین عرافت کو حق اسلئے فرمایا کہ اسمین
کام مصالح خلق و رفق کا کرنا ہوتا ہے اور وجہ نار مین ہونے کی یہ ہے کہ اوسمین ایک طرح کی
ریاست و امارت لوگون پر ہوتی ہے اسلیئے بصورت نہ ڈرنے کے اللہ سے دخول نار سے
تحذیر فرمائی ہے ابو داؤد طیالسی رفعًا کہتے ہین کہ خرابی ہو امراء و امناء و عرفاء کی الحدیث
فایاکم ایہا الاخوان ان تکونوا عرفاء فی سوقٍ او فی مظلمةٍ نزلت علی الناس
و باللہ التوفیق +

باب اس بیان مین کہ صاحب مکس و قاطع رحم جنت مین نہ جائیگا

صحیحین مین مرفوعًا آیا ہے کہ داخل نہوگا جنت مین قاطع سفیان ثوری نے کہا یعنی قاطع رحم
یعنی ناتا کاٹنے والا رشتہ توڑنے والا ابو داؤد مین رفعًا یون ہے کہ داخل نہوگا بہشت مین
صاحب مکس شعرانی کہتے ہین مکاس وہ شخص ہے جو دسوان حصہ لوگون کے مال کا لیتا ہے
اور سوداگرون بیوپاریون سے مال غیر واجب اوگہاتا ہے بطریق مکس یعنی عشر کے چنانچہ اس
زمانہ مین معروف ہے فایاکم ایہا الاخوان من مثل ذلک ثم ایاکم انتہی مین کہتا ہون
قطع و صلہ ارحام کے بیان مین میرا رسالہ ایقاظ النیام بغایت مختصر و جامع و نافع ہے
اور مکس کو اسوقت مین عمل سائرات کہتے ہین اسی مین ٹکس بھی داخل ہے سوا اون ہول
کے جنپر شرع مین زکوۃ واجب ہے اور مقدار زکوۃ کا متعین کسی تاجر وغیرہ مسافر کا مال لینا

اور اُس سے محصول حاصل کرنا آمدنی حرام قطعی ہے لیکن یہ آمدنی ایک مدت سے یاروں نے حلال کرلی ہے گویا حرمت مکس شرع منسوخ ہے ونعوذ باللہ من غضب اللہ +

باب ۴۳ اِس بیان مین کہ سب سے پہلی جنت و نار مین کون جائیگا

ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہے وہ تین شخص جو پہلے پہل جنت مین جائینگے ایک شہید ہے دوسرا عفیف متعفف صاحب عیال تیسرا وہ غلام جسنے اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کی اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا اور وہ تین آدمی جو پہلے پہل دوزخ مین جائینگے ایک امیر مسلط ہے دوسرا صاحب ثروت مال سے جو مال کا حق ادا نہین کرتا تیسرا فقیر اترانے والا صحیح مسلم مین ذکر شہید و عالم و قاری و مالدار ریاکار کا آیا ہے کہ یہ سب منہہ کے بل گھسیٹکر آگ مین ڈالے جائینگے آگ دن قیامت کے انہین سے پہلے پہل سلگائی جاوے گی فنسأل اللہ من فضلہ ان یلطف بنا وبجمیع العلماء والقراء امین +

باب ۴۴ اِس بیان مین کہ بے حساب جانیوالے جنت مین کون ہین

صحیح مسلم مین رفعاً آیا ہے کہ داخل ہونگے جنت مین میری امت سے ستر ہزار بغیر حساب کے کہا وہ کون ہین اے رسول خدا فرمایا جو منتر نہین کراتے فال بد نہین لیتے داغ نہین دیتے اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہین علمانے کہا اس حدیث کے یہ معنی ہین کہ جو لوگ سوا اون لوگون کے ہین جنہون نے کوئی منتر نہین کیا اور نہ فال بدلی اور نہ داغ دیا وہ گو منتر مین لیکن اس عدد سبعین مین داخل نہین ہین اگرچہ کسی اور عمل کیوجہ سے اہل جنت مین ہون اونکا حساب مثل اونکے غیر کے ہوگا پھر جنت مین جائینگے مین کہتا ہون کہ مراد

رقیہ سے گنڈا تعویذ ہے اسکا ترک افضل ہے فعل سے قرطبی نے کہا ہے کہ بعض صحابہ نے داغ
دیا تھا سو ہونا اونکا ان ستر ہزار مین کچھہ دور نہین ہے واللہ اعلم ابو امامہ کا لفظ یہ ہے کہ
وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم
ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلاث حثیات من حثیات
ربی رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ حکیم ترمذی نے رفعًا روایت کیا ہے
کہ اللہ نے مجھے ستر ہزار دیئے ہین جو جنت مین بے حساب جائین گے عمر بن خطاب نے
کہا آپنے زیادہ نمانگے تھے فرمایا مانگے تھے ہر واحد کے ساتھہ ستر ہزار مین سے ستر ہزار اور
ہونگے کہا اور مانگے ہوتے فرمایا ہان مانگے تھے مجھکو اتنے دئے راوی نے دونون ہاتھہ
کھول کر بتائے انتہی ہشیم نے کہا وھذا من اللہ لا یدری عددہ یعنی یہ زیادت
اسقدر طرف سے اللہ کے ہے اسکی گنتی معلوم نہین ہو سکتی حدیث مین آیا ہے تین آدمی
بغیر حساب کے جنت مین جائینگے ایک وہ جسنے اپنا کپڑا دھویا اور دوسرا نہ پایا جسکو بعد
اوسکے پہنتا دوسرا وہ جسنے چولہے پر دو ہانڈی نہین رکھین تیسرا وہ جسنے پانی مانگا اور
اوس سے یہ بات نہین کہی گئی کہ کونسا پانی تو چاہتا ہے رواہ ابن مردویہ والحافظ
السلفی ابن مسعود کہتے تھے جسنے جنگل مین کنوان کھودا ایمان واحتساب کی راہ سے
وہ بے حساب بہشت مین جائے گا علی بن حسین نے کہا ہے قیامت کے دن ایک منادی
ندا کرے گا تم مین اہل فضل کون ہین کھڑے ہو جائین اوسپر کچھہ تھوڑے سے لوگ کھڑے
ہو جائینگے اونسے کہین گے جنت کو چلو فرشتے اونکو آگے بڑھکر لینگے وہ کہین گے کدہر چلین
یہ کہینگے جنت کو وہ کہین گے حساب سے پہلے یہ کہین گے ہان یہ پوچھینگے تم کون ہو وہ کہینگے
ہم وہ لوگ ہین کہ جب ہم سے جہل کیا جاتا تو ہم حلم کرتے اور جب مظلوم ہوتے تو صبر کرتے

اور جب ہمارے ساتھہ برائی کیجاتی تو ہم معاف کردیتے یہ کہین گے ادخلوا الجنة فنعم اجر العاملین پھر ایک منادی ندا کرے گا کہ اہل صبر اوٹھہ کہڑے ہون کچھہ تھوڑے سے لوگ اوٹھہ کہڑے ہونگے اونسے کہین گے جنت کو چلو فرشتے آگے بڑہکر آئین گے اور یہی بات کہینگے اور پوچھین گے کہ تم کون ہو وہ کہینگے ہم اہل صبر ہین طاعت خدا پر اور معصیت خدا سے اونسے بھی یہی کہا جاوے گا کہ داخل ہو جنت مین اچھا بدلا ہے عمل کرنیوالون کا پھر ایک اور منادی ندا کرے گا کہ وہ لوگ کہان ہین جو آپسمین اللہ کے لئے ملتے تھے یکجا بیٹھتے تھے اللہ کی راہ مین خرچ کرتے تھے جب وہ اوٹھہ کہڑے ہونگے تو اونسے کہین گے چلو بہشت مین اچھا اجر ہے عمل کرنیوالون کا انس کہتے ہین جب اللہ اولین و آخرین کو ایک زمین پر جمع کریگا تو ایک منادی باطن عرش سے پکاریگا کہ اہل معرفت باللہ کہان ہین ایک جماعت لوگون کی اوٹھہ کہڑی ہوگی اور سامنے اللہ عز وجل کے آئیگی اللہ تعالیٰ فرمائیگا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ تم کون ہو وہ کہینگے ہم تیرے عارف ہین تو نے ہمکو اپنی معرفت دی تھی اور ہمکو اہل معرفت کیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیگا تم سچے ہو میری جنت مین میری رحمت سے جاؤ رواہ ابو نعیم والاحادیث فی ذلک کثیرة فنسال اللہ من فضلہ ان یجعلنا ممن یعمل الصالحات الی الممات دون السیئات امین +

باب اس بیان مین کہ امت حضرؐ کی نصف یا زیادہ جنت مین ہوگی

صحیح مسلم مین ابو سعید خدری سے بذیل قصہ بعث نار رفعًا آیا ہے والذی نفسی بیدہ ارجو ان تکونوا ربع اھل الجنة فکبرنا فقال ارجوان تکونوا ثلث اھل الجنة فکبرنا فقال ارجوان تکونوا نصف اھل الجنة فکبرنا فقال ما انتم فی الناس الا

کالشعرۃ السوداء فی جلد ثور ابیض او کشعرۃ بیضاء فی جلد ثور اسود
متفق علیہ ایک روایت مین یون ہے او کالرقمۃ فی ذراع الحمار بالجملہ یہ حدیث
دلیل واضح ہے اس بات پر کہ نصف جنتی یہی امت ہوگی وللہ الحمد ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ
میری امت دن قیامت کے دو ثلث اہل جنت کے ہوگی لوگ دن قیامت کو ایکسو بیس
صف ہونگے تم اونمین سے اسی صف ہوگے باقی امتون کی چالیس صفین ہونگی ترمذی
نے کہا یہ حدیث حسن ہے وللہ الحمد اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ یہ امت نصف جنت
سے بھی زیادہ تر ہوگی حالانکہ عدد و عدد مین سب سے کم اور ضعف قوی و قلت عمل مین سب سے
زیادہ ہے وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ابن عمر نے رفعاً کہا ہے کہ اجل تمہاری
اجل امم گذشتہ مین اتنی ہے جتنی کہ مدت نماز عصر سے غروب آفتاب تک ہوتی ہے اور
تمہاری اور یہود و نصاری کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے کئی آدمی کام پر مقرر کیے
اور کہا کون شخص دوپہر تک میرا کام ایک ایک قیراط پر کرے گا یہود نے آدھے دن تک
کام کیا ایک ایک قیراط لیا پھر اوسنے کہا کون میرا کام دوپہر سے نماز عصر تک ایک ایک
قیراط پر کرے گا نصاری نے دوپہر سے تا عصر ایک ایک قیراط پر کیا پھر اوسنے کہا کون
میرا کام نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر کرے گا سُن لو سو وہ تم ہو جنھون نے
نماز عصر سے غروب شمس تک کام کیا تمکو دوہری مزدوری ملے گی یہود و نصاری غصہ مین
آئے اور کہا کہ ہمنے کام زیادہ کیا اور عطا کم پائی اللہ تعالی نے کہا کیا مینے تمہارے حق
مین سے کچھ ہراہ ظلم رکھ چھوڑا ہے کہا نہین فرمایا تو پھر یہ میرا فضل ہے مین جسکو چاہون
دون رواہ البخاری حدیث بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ مین آیا ہے کہ حضرت نے اس
آیت مین فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کہ تم ستر امتون کے تمام کرنیوالے ہو

تم اون سب مین بہتر و اکرم تر علی اللہ ہو رواہ الترمذی و ابن ماجۃ والدارمی
وقال الترمذی ھذا حدیث حسن +

باب ۴۶

اس بیان مین کہ دن قیامت کی اللہ سے امید رحمت و معافی ہوگی

حسن بصری کہتے ہین اللہ عزوجل اپنے مخلص بندون سے فرمائیگا جوزوا الصراط بعفوی
وادخلوا الجنۃ برحمتی واقتسموھا باعمالکم یعنی پل کے پار ہو میرے عفو سے
او جنت مین جاؤ میری رحمت سے اور بانٹ لو بہشت کو مطابق اپنے عملون کے ایک حدیث
مین آیا ہے کہ ایک منادی عرش کے نیچے سے ندا کریگا اے امت محمد صلعم جو میرا حق تھا
طرف تمہارے وہ مینے تمکو بخشا اب تبعات رہگئی ہین وہ تم آپس مین بخشدو اور میری رحمت
سے جنت مین جاؤ **حکایت** ابن عباس نے یہ آیت پڑہی وکنتم علی شفا حفرۃ
من النار فانقذکم منھا ایک اعرابی نے کہا واللہ ما کان اللہ لینقذھم منھا
وھو یرید ان یوقعھم فیھا یعنی اگر اللہ کو آگ مین ڈالنا ہی منظور ہوتا تو خلاصی
کاہے کو دیتا ابن عباس نے کہا خذوھا من غیر فقیہ یعنی اس نکتہ کو اس ناسمجھ
آدمی سے حاصل کرو مسلم مین رفعًا آیا ہے جس نے گواہی دی اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ
وان محمد رسول اللہ حرام کرتا ہے اللہ اوسپر آگ کو دوسرا لفظ صحیح مسلم مین یون ہے کہ جسدن
اللہ نے آسمان زمین پیدا کئے اوسدن سو رحمتین بھی پیدا کین ہر رحمت مابین آسمان و زمین کے
بھر رہی ہے پھر اونمین سے ایک رحمت زمین مین رکھی اوسی کیوجہ سے مان اولاد پر مہربانی
کرتی ہے اور وحش و طیر بعض بعض پر عطوفت کرتے ہین جب دن قیامت کا ہوگا تو اس

رحمت سے اوسکو کامل کرے گا ابن مسعود کہتے ہین اللہ کی رحمت لوگون پر دن قیامت کے
یہانتک ہوگی کہ ابلیس کا سینہ جنبش کرے گا اور اوسکو بھی امید ہوگی کہ مجھے بھی وہ رحمت پہنچیگی

اگر در دہد یک صلائے کرم	۵	عزازیل گوید نصیبے برم

دوسرا لفظ یہ ہے حتی ان ابلیس لیتطاول الیھا رجاء ان ینال منھا شیئاً بخاری و ترمذی مین رفعاً آیا ہے والذی نفسی بیدہ للہ ارحم بعبدہ من الوالدۃ الشفیقۃ بولدھا یعنی اللہ کا رحم بندہ پر اور مہربان کے رحم سے بھی بچے پر زیادہ ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کچھ قیدی پاس حضرت کے آئے ایک عورت اونمین سے بچے کو لیکر پیٹ سے چپکاتی اور دودہ پلاتی حضرت نے ہم سے کہا تم اس عورت کو دیکھتے ہو کہ یہ اپنے بچے کو آگ مین پہینکے گی ہمنے کہا لا واللہ یا رسول اللہ اسکو قدرت ہے کہ یہ اوسکو آگ مین ڈالے فرمایا للہ ارحم بعبادہ من ھذہ بولدھا رواہ مسلم والبخاری ایضاً

حکایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک ہمسایہ بیمار کے پاس گیا مین نے دیکھا کہ وہ جان دیتا ہے اور اسکے پاس اوسکا چچا بیٹھا ہوا کہہ رہا ہے کہ اے دشمن خدا مین تجھکو فلان امر کا حکم اور فلان امر سے نہی کرتا تھا اوس جوان نے کہا اے چچا تو اگر مجھکو میری مان کے حوالہ کرے تو بتا کہ وہ میرے ساتھ کیا کرے گی مجھے جنت مین بہیجے گی یا دوزخ مین پہینکے گی کہا نہین وہ تو تجھکو جنت ہی مین داخل کرے گی جوان نے کہا واللہ ان اللہ تعالی ارحم بی من والدتی پہر وہ مرگیا اوسکے چچا نے کہا مین اوسکی قبر مین اوترا دیکھا کہ مد بصر تک وہ قبر کشادہ ہوگئی ہے اور نور سے بھری ہے انتہی ترمذی مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا دو شخص جو آگ مین گئے تھے وہ دوزخ مین خوب چیخے اللہ نے حکم دیا کہ انکو باہر نکال لاؤ اونسے فرمایا تم کسلئے اتنا چیختے ہو کہا ہم اسلئے چیخے کہ اے رب تجھکو ہم پر رحم

آئے اللہ نے فرمایا میری رحمت تمہارے لئے یہی ہے کہ تم دونون جاکر اپنی جان کو آگ
مین جھونکو جہان کہ تم پہلے تھے وہ دونون چلینگے ایک اونمین اپنی جان کو آگ مین ڈالدیگا
وہ آگ اوسپر برد و سلام ہو جائے گی دوسرا کھڑا رہکر القائِ نفس سے رک جائیگا اللہ اُس سے
کہیگا تونے اپنی جان کیون نہین ڈالی جسطرح کہ تیرے یار نے ڈالی ہے وہ کہیگا ای رب
مینے یہ گمان کیا تہا کہ تو مجھکو پھر آگ مین واپس نکرے گا جبکہ مجھکو اُس سے باہر
نکال چکا اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیگا لکَ رجاؤک پھر وہ دونون اللہ عزوجل کی رحمت
سے داخل جنت ہونگے حدیث مین رفعاً آیا ہے یقول اللہ عزوجل اخرجوا من النار
من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام یعنی جس کسی نے ایک دن بھی مجھکو یاد کیا ہو
یا کسی جگہہ مین مجھسے ڈرا ہو اوسکو دوزخ سے باہر نکالو مسلم بن یسار رضؓ رفعاً کہتے ہین اللہ تعالیٰ
ایک شخص کو حکم آگ مین لیجانیکا دے گا اوسنے کوئی عمل حسنہ نکیا ہوگا اور اوسکی سئیات بہت
ہونگی جب زبانیۂ آتش اوسکو پکڑینگے تو وہ اپنی پشت کی طرف دیکھنے لگیگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا
اسکو کھڑا رکھو وہ کھڑا رکہا جائیگا اُس سے فرمائیگا تو کیون ادہر اودہر التفات کرتا تہا
وہ کہیگا واللہ یارب ما کان ھذا ظنی فیک اللہ تعالیٰ فرمائیگا تو سچ کہتا ہے اور
اوسکے لئے حکم جنت کا ہوگا عبادہ بن صامت کہتے ہین حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ
جب حساب خلایق سے دن قیامت کو فارغ ہوگا تو دو آدمی باقی رہجاینگے اونکے لئے
حکم نار کا ہوگا ایک اونمین کا ادہر اودہر دیکھنے لگیگا رب جل وعلا فرمائیگا تو کیون دیکھتا ہے
وہ کہیگا یارب کنت ارجوا ان تدخلنی الجنۃ حکم ہوگا اسکو بہشت مین لیجاؤ عبادہ
کہتے ہین حضرت جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو آپکے چہرہ پر سرور نظر آتا انتہی حدیث
مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن قیامت کے مومنین سے کہیگا کیا تم مجھسے ملنا چاہتے تہے

وہ کہینگے ہان فرمائیگا کسلیئے وہ کہین گے رجونا عفوك ومغفرتك اللہ تعالیٰ کہیگا
فقد اوجبت لکم رحمتی ورضائی ؛

خاتمہ

ابو نعیم نے روایت کیا ہے کہ ایک شخص امم گذشتہ مین تھا وہ اپنے نفس پر عبادت مین
تشدید کرتا اور اجتہاد مین مبالغہ بجالاتا اور لوگون کو اللہ کی رحمت سے نا امید کرتا وہ
مرگیا اوسنے کہا اے رب میرے لیئے تیرے پاس کیا ہے فرمایا نار کہا اے رب میری عبادت
وکوشش کدہر گئی فرمایا تو لوگون کو میری رحمت سے دنیا مین نا امید کرتا تھا آج مین تجھکو
اپنی رحمت سے نا امید کرونگا انتہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے فقیہ وہ شخص ہے جو
لوگون کو اللہ کی رحمت سے نا امید نکرے اور اللہ کی معصیت مین رخصت ندے انتہی
مین کہتا ہون کتاب اللہ مین اللہ تعالیٰ نے وعد و وعید کو قرین یک دیگر ذکر کیا ہے اسیطرح
رسول خدا صلعم کی بھی عادت شریف تھی وکذا بشیر ونذیر ہونا آپکا وصف شہیر اسے کتاب
ترغیب وترہیب منذری کو دیکھو کس عنوان وشایستگی کے ساتھ ذکر ثواب وعقاب
کا ہمعنان یکدیگر جملہ ابواب کتاب مین آتا ہے کیونکہ جسطرح اوس مالک الملک کی ایک صفت
قہار ہے اوسیطرح دوسری صفت اوسکی غفار ہے اور احادیث سے ثابت ہے کہ رحمت
سابق ہے غضب پر اور یہ بات ثابت نہین ہے کہ غضب سابق ہے رحمت پر بلکہ خود
انہین اسمار سے سبق مغفرت کا قہر پر ثابت ہوتا ہے قاف کے عدد بحساب جمل یکصد
ہوتے ہین اور غین معجمہ کے عدد یکہزار تو رحمت بنسبت غضب کے ۹ چند زیادہ ٹھہری
اور اسبات کے کہ رحم بہ نسبت قہر کے زیادہ ہے بہت ہین مثلاً ایک حسنہ پر دس گنا ثواب ملتا ہے
الحسنۃ بعشر امثالہا اور ایک سیئہ پر ایک جزا مقرر ہے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا تو انعام

بنسبت انتقام کے زیادہ ٹھیرا بلکہ مجرد نیت خیر پر ایک حسنہ لکھا جاتا ہے پھر کسی حسنہ کا ثواب
سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے جسطرح کہ مکہ معظمہ مین ایک عمل خیر برابر لاکھ
عمل کے اور بیت المقدس و مدینہ منورہ مین ایک عمل برابر پچاس ہزار عمل کے ٹھیرتا ہے اور ذکر مضاعفت
سئیات کا صراحتًا ان محلات مین نہین آیا غایت درجہ یہ ہے کہ صغیرہ ان محلات مین بسبب مزید شرف
مکان کے برابر کبیرہ کے ہوتا ہے یہ اگر سبق رحمت علی الغضب نہین ہے تو کیا ہے اور بالخصوص
جو احادیث اس باب مین آئی ہین وہ بہت ہین ایک جملہ صالحہ اونکا رسالہ صدق اللجا مین مذکور ہے
اور عقیدہ اہل سنت و جماعت یہ ہے کہ ناامیدی رحمت خدا سے کفر ہے پھر اوس شخص سے
زیادہ احمق و بدنصیب کون ہوگا کہ اللہ تعالی تو امید دلائے وعدہ مغفرت ذنوب کا دے
اور یہ اوسکے وعید سنکر بالکل مایوس ہو جائے اور وعدہ پر مطلقًا یقین نکرے بلکہ شان ایماندار کی
یہ ہے کہ گناہون سے ڈرے اور اللہ سے حسن ظن و رجا صادق رکھے گناہون سے ڈرنیکا نتیجہ یہ ہوگا
کہ اول تو وہ گناہ سے بچیگا اور اگر شامت اعمال سے کوئی گناہ بھولے چوکے ہو جاوے گا تو
فی الفور توبہ کر ڈالیگا توبہ ماحی ذنوب ہوتی ہے اور اللہ تعالی سچی توبہ کو قبول فرماتا ہے اسکے
سوا بہت سے معالجات واسطے ازالہ امراض معاصی کے بتائے ہین جیسی کثرت استغفار کیونکہ کوئی شخص ہمراہ
استغفار کثیر کے ہلاک نہین ہوتا یا تدارک سئیات کا عمل حسنات سے کرے یعنی ہر گناہ کے مقابلہ مین
ایک طاعت بجا لائے اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان الحسنات یذہبن
السئیات ذلک ذکری للذاکرین حسن ظن و رجا صادق کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالی بندہ کے
ساتھہ ویسا ہی معاملہ کرتا ہے جیسا کہ بندہ کو ساتھہ اوسکے گمان ہوتا ہے یا جس بات کا بندہ امیدوار
ہوتا ہے حدیث صحیح مین آیا ہے انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ماشاء تو اب اشارت پر
بشارت پر بھی اگر کوئی نادان بدقسمت حسن ظن سے محروم رہکر ظن سوء ساتھہ خدائے کریم کے کرے

تو یہ اوسکی شقاوت ہے ورنہ اللہ تعالی نے تو اپنی طرف سے اوسکو راہ سعادت کی ہدایت فرما دی ہے
اب ہم کیون مایوس ہون اور راجی نہ بنین ؎

	گر طمع خواہد زمن سلطان دین	خاک بر فرق قناعت بعد ازین	

مجھے اپنا حال معلوم ہے بلکہ ہر بندہ اپنے نفس کا بصیر ہوتا ہے گو معاذیر پیش کرے کہ میرے گناہ بیحساب ہین لکن مین مومن ہون اور سچی زبان و دل سے تصدیق کلمۂ شہادتین کی کرتا ہون اور اپنے گناہون پر مجھکو سخت ندامت حاصل ہے اور مین تہ دل سے معاصی کو برا جانتا ہون اگرچہ آلودۂ جرایم ہون معہذا مجھے خوب معلوم ہے کہ اللہ کا عفو وسیع اور کرم فیاض اور فضل کثیر میرے گناہون سے عدد و شمار مین ہزارہا چند زیادہ ہے بلکہ کوئی بشر استقصاء مراتب رحمت الٰہی کا نہین کرسکتا ہے پھر مین کیون یہ خیال کرون کہ میری نجات نہوگی بلکہ انشاء اللہ تعالی میری سئیات مبدّل بحسنات ہو جائینگی ہمکو تو ہمارے رب کریم نے ہمارے نبی صلعم کی زبان پر یہ سند دیا ہے اور یہ مژدہ سنایا ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم اس آیت شریف مین جو وجوہ بلاغت کے بابت اثبات مغفرت کے نزدیک علماے بیان کے ثابت ہین اونکا بیان کرنا اسجگہ مشکل ہے تفسیر فتح البیان وغیرہ سے معلوم ہو سکتی ہین بے شبہہ ہم مسرف ہین اگرچہ اسراف کو برا جانتے ہین لکن ہمکو انبیاء علیهم السلام کیطرح عصمت حاصل نہین ہے اسیوجہ سے صدور ذنوب کا باوجود عزم عدم عود کے ہمسے بکرات و مرات ہوتا رہتا ہے اور ہم سخت گناہگار پروردگار کے ہین لکن جسطرح ہمکو اوسکے وعیدات پر ایمان ہے اسیطرح ہم اوسکے مواعید پر بھی ایمان رکھتے ہین ورنہ وہی بات لازم آئیگی یومنون ببعض ویکفرون ببعض سو ہمکو یہ امید کہ وہ دن قیامت کے انشاء اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے ہمارے گناہ بخشدیگا تقویت بخش خاطر ہے

اورخدا نکرے کہ اغوائے نفس و شیطان و حُبّ دنیا وہوائے طبع ہمکو اوسکی رحمت سے مایوس کردے کہ یہ یاس خاص واسطے شیاطین وکفار کے ہے تو مومن کے لئے کوئی وجہ یاس کی شریعت حقہ اسلام مین پائی نہین جاتی و بید الحمد آج ۲۷ - رمضان روز جمعہ سنہ ۱۳۰۵ ہجری کو یہ رسالہ ایک ہفتہ مین بحمدہ تعالی ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی وزیادہ وحبانا بمنہ وفضلہ السیادۃ فی دار السعادۃ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

تمت بالخیر

صحت نامہ ایقاظ الرقود

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴	۱۳	الخدری	الخدری رفعا	۴۳	۸	بیرے بندے	برے بندے
۵	۱۱	بتلك	بتلك	۵۲	۳	انقام	انتقام
۶	۱	نہ لو	خوشبو نہ لو	//	۱۸	لاست	راست
۷	۱۶	بنانی	بنانی	۵۳	۳	باکا	ہلکا
۹	۵	سے ہے	سے بھی	۵۴	۷	تواۃ	نواۃ
۱۴	//	خلایق	خلائق	//	۸	//	//
//	۱۳	ستزہ	ستتر	۵۶	۱	سے	تلکے سے
۱۸	۳	کرہتے	کرہتے	۶۳	۱۰	تجاوز	تجاوز
۱۹	۱۳	سمجھا	سمجھا	۶۴	۱۰	تقوا	تقوا
۲۰	۱۴	جلتا	جنتا	۶۷	۱۱	جہنمین	جنمیین
//	۱۵	شہید	شہیدا	۷۲	۸	بتائین	بنائین
۲۴	۱	نسود	نسود	۷۹	۱۶	مستضعف	منضعف
۲۷	۱۰	غایت	غایت	۸۱	۱۸	ابراہیم	اسمعیل ابو ابراہیم
//	۱۸	تلقاہ	تلقاہ	۸۲	۸	دریاکار	ریاکار
۳۶	//	رہتے سے	رہے سے				
۳۷	//	النافلہ	النافلہ	۹۰	۵	بعفوی	بعفوی
۴۰	۷	فلنقصص	فلنقصص				

تمت

3039

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

[illegible]

جامعہ عثمانیہ

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

۴۔ [illegible]

۵۔ [illegible]

۶۔ [illegible]

۷۔ [illegible]

۸۔ [illegible]